بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴۳

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

شرح چندہ

سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۶ ″
سہ ماہی ۹ ″
ماہوار ۳-۲۵ ″
فی پرچہ ۱۵ پیسے

بیرون ممالک

سالانہ بحری ڈاک ۵۰ روپے
ہوائی ڈاک لنڈن، افریقہ ۲۰۶
کینیڈا، امریکہ ۲۶۶

جلد ۵۷/۶۲ — ۱۰ شوال ۱۳۸۸ھ ۳۱ فتح ۱۳۴۷ ہش ۳۱ دسمبر ۱۹۶۸ء — نمبر ۲۹۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ ۱۹۶۷ء کی ایک یادگار تصویر

حضور ایدہ اللہ ڈنمارک کے دار الحکومت کوپن ہیگن میں سکنڈے نیویا کے مشہور نو مسلم احمدی جناب عبدالسلام میڈسن سے گفتگو فرما رہے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے حالیہ تبلیغی دورہ مشرق بعید کے دو مناظر

محترم الحاج کے ایچ محمد دحلان وزیر امور مذہبی انڈونیشیا کے ساتھ ملاقات کا ایک منظر
محترم صاحبزادہ صاحب وزیر موصوف سے ہاتھ ملا رہے ہیں

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے انڈونیشیا کی عوامی مشاورتی کانگریس کے صدر جنرل ناسوشن سے بھی ملاقات فرمائی۔ آپ جنرل موصوف کے ساتھ تشریف فرما ہیں

جلسہ سیرۃ النبیؐ کے سامعین

ڈاکٹر حسنی باجا جانی گورنر جزائر سلیبیز جماعت احمدیہ سلیبیز کے
زیر اہتمام منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی ۱۹۶۹ء میں صدارتی تقریر فرما رہے ہیں

مسجد احمدیہ کمپالا یوگنڈا (مشرقی افریقہ)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اکرا (غانا) کے ہوائی اڈہ پر
وہاں کے احباب جماعت کے ساتھ
(فروری ۱۹۶۵ء)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ فتح ۱۳۴۷ ہش

جلسہ سالانہ کی برکات

دسمبر یا فتح کا مہینہ ہمارے جلسہ سالانہ کا مہینہ ہے۔ اگرچہ جلسہ کی تاریخیں اس ماہ کی ۲۶، ۲۷، ۲۸ ہی ہوتی ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کی ہوئی ہیں لیکن پچھلے دو سال ماہ رمضان کی وجہ سے جلسہ جنوری میں منعقد ہوتا رہا ہے۔ امسال چونکہ ماہ رمضان ان تاریخوں سے چند دن پہلے رخصت ہو جائے گا اور جلسہ عید الفطر کے دو تین روز بعد شروع ہو گا اس لئے اپنی مقررہ تاریخوں کو انعقاد پذیر ہو گا۔ اصل میں جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ مہینہ جلسہ سالانہ کا مہینہ ہے۔ کیونکہ احباب اس مہینے کے شروع ہی سے جلسہ میں شمولیت کرنے کی تیاری کرنے لگتے ہیں۔ اسی لئے سارا مہینہ ہی جلسہ رہتا ہے۔ تیاری میں جو دن گھروں میں گذرتے ہیں وہ بھی اسی شغل میں گذرتے ہیں۔

دینی اجتماعوں میں سے ایام حج کے بعد ہمارے جلسہ سالانہ کو نہ صرف ارکان جماعت کی نظر میں بلکہ بہت سے غیر از جماعت دوستوں کی نظر میں بھی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اکثر غیر از جماعت دوست بھی اس جلسہ کی آمد کے منتظر رہتے ہیں اور بہت سے ایسے دوست جماعت میں شامل نہ ہونے کے باوجود بھی ان ایام کو بابرکت اور روحانی جذبات کی تازگی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ شمولیت کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد غیر از جماعت دوستوں کی ہوتی ہے۔ جو گو اکثر ایک دن کے لئے ضرور شامل ہوتے ہیں۔ ایسے احباب کا شمار چونکہ مشکل ہے اور شمولیت کرنے والوں کی تعداد معلوم کرنے کے دیگر ذرائع استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً کتنے افراد کا کھانا لنگروں سے تقسیم ہوا۔ جماعتوں کی رہائش گاہوں میں کتنے احباب فروکش ہیں اس لئے حقیقت یہ ہے کہ جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کی تعداد تخمینۃً ہی دی جاتی ہے۔ تاہم ایک بات ہر جلسہ پر واضح ہوتی رہتی ہے کہ ہر جلسہ پہ تعداد متواتر بڑھتی چلی جا رہی ہے ہمیں یقین ہے کہ امسال بھی پچھلے جلسہ کی تعداد سے بڑھ کر تعداد شامل ہو گی یہی جماعت کی ترقی کا ایک معیار ہے۔ اسی لئے دوستوں سے التماس ہے کہ کوئی دوست بغیر شرعی عذر کے جلسہ میں شمولیت سے گریز نہ کرے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔

جلسہ سالانہ سے ایک اور بات بھی واضح ہوتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو رسالہ الوصیت میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ تمام روئے زمین کی سعید روحوں کو توحید پر جمع کرے۔ سو اس جلسہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ کی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہو رہی ہے جلسہ میں شریک ہونے کے لئے تقریباً ہر براعظم کے رہنے والے دوست جمع ہوتے ہیں اور ہزاروں روپیہ خرچ اور دور دراز کا سفر اختیار کر کے ان ایام کی برکات سے مستفیض ہوتے ہیں۔ یہ بھی جلسہ کی ایسی خصوصیت ہے جو سوائے حج بیت اللہ کے کسی مذہبی اجتماع کو حاصل نہیں الا ماشاء اللہ۔ حج بیت اللہ کے ایام میں بھی مسلمان دور دراز کے سفر اختیار کر کے اور ہزاروں روپیہ خرچ کر کے سرزمین حجاز میں آتے ہیں۔ یقیناً اس سے بھی پتہ لگتا ہے کہ دنیا کی سعید روحیں توحید کے پرچم کے نیچے جمع ہو رہی ہیں اور ایک دن ایسا آئے گا کہ تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو گا اور تمام ادیان اسلام ہی میں مدغم ہو جائیں گے۔ دراصل اس لئے کہ تمام مذاہب کی اصل ایک ہی ہے۔ تاہم بیرونی اثرات کی وجہ سے ان میں تحریفیں ہو چکی ہیں لیکن اسلام نے جو دین کا حقیقی معیار قائم کیا ہے اس کے خالص نمونہ سے تمام مذاہب ذاتی اعتقادات اور رسومات سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور اسلامی توحید کو اختیار کر لیں گے۔ چنانچہ یہ کام آہستہ آہستہ ہو رہا ہے اور ایک دن جہاں تک مذہب کا تعلق ہے خالص توحید کا دین باقی رہ جائے گا۔

الغرض ہمارا جلسہ سالانہ بھی اس آنے والی حقیقت کی نشاندہی کر رہا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے کہ تمام دنیا کی سعید روحیں توحید کے پرچم کے نیچے جمع ہو جائیں گی۔

ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے جلسوں کی طرح صرف تقریروں کا جلسہ نہیں ہوتا اور نہ روپیہ جمع کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے بلکہ جیسا کہ ہم نے لکھا ہے یہ جماعت کی ترقی کا آئینہ ہوتا ہے اور نہ صرف تعداد میں ترقی کا بلکہ دنیا میں اسلام کے نفوذ و اثر کی ترقی کا بھی اندازہ اس سے ہوتا ہے۔ چنانچہ معمولی اجلاسوں کے علاوہ مختلف اجلاس ایسے ہوتے ہیں جن میں مختلف معاملات کے متعلق روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اب ایک اجلاس دنیا کی مشہور زبانوں میں تقریروں کا ہوتا ہے جس میں احباب دنیا کی مختلف زبانوں میں تقریریں کرتے ہیں۔ اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ اسلام کن کن ممالک میں پہنچ چکا ہے۔ اور ان ممالک کی زبانوں میں اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کس طرح ہو رہی ہے۔ کئی دوسرے معاملات ہیں جن پر جماعتیں تبادلۂ خیالات کرتی ہیں۔ بعض ایسے اجلاس بھی ہوتے ہیں جو سال میں صرف مرکز ہی میں ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان میں شامل ہونے والے مختلف دور کے مقامات میں رہائش رکھنے کی وجہ سے کسی اور جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

اور بھی بہت سی سرگرمیاں جماعت کی ایسی ہیں جن کا پورا پورا احساس جلسہ سالانہ پر ہی ہو سکتا ہے۔ مثلاً جلسہ پر ہی دوستوں کو صحیح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جماعت دنیا کے کن کونوں تک تبلیغ اسلام کس طرح کن کن ذرائع سے پہنچا رہی ہے۔ مشنوں کی رپورٹیں بے شک الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن ان مشنوں کے کام کا مجموعی تصور جلسہ پر ہی ہوتا ہے۔ پھر خود احباب نے ایک سال میں جماعت کو آگے بڑھانے کے لئے جو کام کئے ہیں ان کا موازنہ بھی جلسہ پر ہی ہوتا ہے اور سب سے آخر مگر سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ

اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ

جلسہ پر دوست ایک دوسرے سے ملاقات کا موقعہ حاصل کرتے ہیں اور بقول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس طرح قصاب دو چھریاں باہم رگڑ کر ان کی دھار تیز کرتا ہے۔ مومن بھی مومن سے مل کر ایک دوسرے کی تقویت کا باعث بنتے ہیں

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ہر ایک زبان میں قرآں سنا رہے ہیں ہم

صدائے "اللہ اکبر" لگا رہے ہیں ہم
وطن وطن تری مسجد بنا رہے ہیں ہم
خدا و بندہ کے ہیں درمیاں جو پردے
وہ درمیان سے پردے اٹھا رہے ہیں ہم
سعید روحوں کو توحید کے علم کے تلے
زمیں کے کناروں سے لا رہے ہیں ہم
بھڑک رہی ہے جو ہر سمت آتش نمرود
شرر شرر میں گلستاں کھلا رہے ہیں ہم
ہمیں مسیح زماں نے وہ سانس کی ہے عطا
بہار قلب خزاں میں سجا رہے ہیں ہم
سنا کے زمزمۂ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه
بتوں کو کلمۂ طیبہ پڑھا رہے ہیں ہم
ہر ایک دیس میں اپنی زبان سے تنویر
ہر ایک زبان میں قرآں سنا رہے ہیں ہم

تنویر

تضمین بر اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دشمنانِ اسلام سے!

(رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

سال سوا سال ہوا۔ دو سال تو ضرور گزر گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو اشعار پر یہ مصرعے لگائے تھے اتفاق ہے کہ پڑے رہ گئے اور ضروری کاغذات کے ساتھ آگئے۔ مبارکہ

(۱) کفر کے اقوال سے پا سکتے نہیں جائے مفر
نرغۂ بد باطناں ہے بڑھ رہا ہے شور و شر
کیوں نہ ہو ہر اہلِ دل کا دیکھ کر زخمی جگر
"تیر بر معصوم مے بارد خبیثِ بدگہر
آسماں را حق بود گر سنگ بارد بر زمیں"

(۲) قدر داں اسلام کے باقی نہ حامی۔ ہے یہ عید
جانتے ہیں سہل دشمن جنسِ ایماں کی خرید
ہیں گماں! آگے بڑھیں نصرت کو مردانِ سعید
"ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدیں"

مبارکہ

ایک دعا

(رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

کافی عرصہ ہوا کسی موقع پر یہ دو شعر زبان و قلم سے نکلے تھے۔ مجھے اب یاد نہیں کہ کس وقت کس کے لئے کہے تھے۔ بخواہش عزیزہ امۃ الرشید سلمہا کی فرمائش پر ہی ان کی بچی کی شادی پر عزیزہ کے لئے تحفہ دے دیا۔ مبارکہ

یارب یہی دعا ہے کہ ہر کام ہو بخیر
اکرام لازوال ہو انعام ہو بخیر
ہر وقت عافیت رہے ہر گام ہو بخیر
آغاز بھی بخیر ہو انجام ہو بخیر

مبارکہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا ایک اہم مکتوب گرامی

چند قیمتی نصائح

برادرم مکرم تنویر صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ یہ خط میں نے عزیزی محمود احمد کو لکھا ہے۔ جو مولوی قدرت اللہ صاحب کے لڑکے ہیں۔ ان کو زبانی کچھ نصیحت کی تھی۔ انہوں نے یادداشت کے لئے کچھ الفاظ لکھ کر دستخط کرنے کو بھیجے مگر وہ بہت مختصر تھے میں نے وہی باتیں خیال وقت مجھ کے لکھ دیں۔ وہی آپ کو بھیج رہی ہوں۔
مبارکہ

بیت النصر
۱۸-۱۲-۱۹۸۰

عزیزم محمود احمد سلمکم اللہ تعالیٰ

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب کی وفات سے بہت صدمہ پہنچا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت بے حساب اور درجات بلند عطا فرمائے اور آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ میرے دل میں تو آپ اور بہت خیال دعا یہ ہے کہ تمام جماعت نیک نمونہ حقیقی احمدیت کا بنے۔ نیک رہیں۔ نیک ہی انجام خاتمہ بخیر ہو اور نیک ہی نسل چلے یہی ہمیشہ سب کے لئے اور خصوصاً ان بزرگوں، خدام دین اور صحابہؓ کی اولادوں کے لئے جنہوں نے خدمات دین کیں اور اپنے نیک نمونے اور اپنی روز افزوں ایمانی اور روحانی ترقیوں سے آخر دم تک خود ایک نشان درخشاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا دکھا گئے خاص دعا کرتی ہوں۔

آپ نے اپنے والد مرحوم کو دیکھا ان کے ایمان کا مشاہدہ کیا۔ ان سے تربیت پائی ان سے نصائح سنیں اور ان سے دعائیں لی ہیں۔ اس خزانہ کو جو انہوں نے براہِ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پایا اور پھر آگے آپ لوگوں کو پہنچایا کبھی ضائع نہ ہونے دیں۔ سچے مومن بنیں اور ایمان پر ثابت قدم رہیں۔ اولادوں کی نیک تربیت کریں۔ ان چراغوں سے چراغ جلتے چلے جائیں اور قیامت تک آپ سب کے اور سب کے ہی گھروں کی روشنی ایک عالم کو روشن کرتی رہے۔ آمین

الٰہی سلسلوں میں منافقین اور فتنہ پرداز افراد بھی موجود رہتے ہیں۔ یہ ایک صورت ابتلا ہے جس سے ہمیشہ ہوشیار رہیں اور چوکس رہیں۔ شیطان انسان کی صورت میں ہر وقت تاک میں بیٹھا ہے۔ جہاں ذرا بھی کمزوری دیکھی اور اُس نے دوست بن کر حملہ کیا۔ اعتراض کرے گا اور ہمدرد جماعت بن کر گلہ ہر نظام سلسلہ کے ساتھ درد مند مگر ایک بیج آپ کے دل پر شکوک و شبہات کا ڈال کر خود پیچھے ہٹ جائے گا۔ یا تو آپ نے لاحول پڑھ کر اس فتنہ کو فوری طور پر ختم کر دیا۔ اور ایسا دھتکار دیا کہ وہ پھر پاس نہ پھٹک سکے یا خدانخواستہ اگر کچھ خاطر میں آگیا۔ کچھ تو دل سے اترے گا وہ بیج دل میں گڑا رہنے دیا تو یاد رہے کہ یہ ایک دن اپنا پورا پھیلاؤ کرکے آپ کی عاقبت خراب کر سکتا ہے۔ پس میری نصیحت ہے کہ ہشیار باش! قلوب کی صفائی کا خیال رکھیں۔ اور دعائے انجام بخیر خدا تعالیٰ کے حضور میں ہمیشہ کرتے رہیں۔

فتنہ و نفاق کی بو پہچاننے والی فراست بھی دعاؤں سے حاصل کریں اور اس سے بچنے کے لئے بھی اپنے مولا کریم کو ہی پکاریں۔ خدا تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور مولوی صاحب مرحوم کی روح کو ہمیشہ سب اولادوں اور نسلوں کی طرف سے بشارت ملتی رہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کے دلوں اور گھروں میں نیکی تقویٰ کے بیج ڈال دے اور اپنی محبت کی لازوال دولت عطا فرمائے۔ آمین

والسلام
مبارکہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم بصیرت افروز تقریر

آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے اُمتِ محمدیہ سے مختلف شکلوں میں قیامِ خلافت کا وعدہ کیا ہے

مجددیتِ عظمیٰ اور خلافتِ عظمیٰ اب تا قیامت صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع اور کامل اُمتی ہونے کی حیثیت میں اُمتِ محمدیہ کا آخری خلیفہ قرار دیا ہے

نئی صدی کے سر پر پہلے مجددین کی طرح کسی نئے مجدد کی آمد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ خلافتِ راشدہ اور خلافتِ ائمہ کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہیگا

فرمودہ ۲۷ اخاء ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

(مرتبہ: مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْکُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ۔ وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

(النور - ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں

اللہ کی اطاعت اور رسولؐ کی اطاعت کا حکم

دیا ہے اور بتایا ہے کہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ ذمہ داری ہے کہ وہ کھول کر الٰہی احکام اور شریعت کے ارشادات کو دُنیا کے سامنے پیش کریں اور مومنوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان احکام کی بجا آوری میں اطاعت کاملہ کا نمونہ دکھلاویں۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا کہ اگر تم کامل اطاعت کا نمونہ دکھاؤ گے تو ان راہوں کی طرف تمہیں ہدایت دی جائے گی جن پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور یہ بھی وعدہ دیا گیا کہ اگر کامل اطاعت کا نمونہ دکھاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بشری کمزوریوں کے پیشِ نظر خلافتِ حقہ کا انتظام تم میں جاری کرے گا اور ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کا تعلق پختہ اور کامل طور پر اپنے رب سے ہوگا۔ وہ اپنے اور تمہارے رب کے منشاء کے مطابق تمہاری راہنمائی کرتے رہیں گے اور تمہیں سہارا دیتے رہیں گے، تمہاری غفلتوں، سُستیوں اور کوتاہیوں کو دُور کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور ان نیک اعمال کی طرف رہنمائی کرتے رہیں گے جو حالاتِ حاضرہ کا تقاضا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو بہت سے احکام دیئے ہیں ان میں سے

ایک حکم تو یہ ہے

کہ ہم مُلکی قوانین کا احترام کریں اور حکومتِ وقت کے ساتھ تعاون کریں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی بُنیاد اسلامی احکام کے مطابق ہے (یعنی اطاعتِ قانون اور حکومتِ وقت سے تعاون) گو ظاہر میں اس کا تعلق سیاست سے ہے اس لئے ہمیشہ ہم پر یہ آوازے کسے جاتے رہے ہیں کہ تم خوشامدیوں کی جماعت ہو لیکن ایسے آوازے کسنے والے یہ نہیں سمجھتے کہ ہم دُنیا سے کوئی محبت اور پیار نہیں رکھتے لیکن ہمیں اس بات پر علیٰ وجہ البصیرت قائم کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی کے مطابق ہم اپنی زندگیوں کو گذاریں خواہ دُنیا جو مرضی سمجھے جو مرضی کہے۔ اِس لئے ہر فرد جماعت کا فرض ہے کہ وہ مُلکی قانون کا احترام کرے اور ہر جائز اور معروف کام میں حکومتِ وقت کے ساتھ پُورا پُورا تعاون کرے کسی قسم کے فتنہ کا باعث نہ بنے۔ امن اور صلح اور آشتی کی فضا جیسا کہ دُنیا کی ہر عقلمند حکومت اپنے مُلک میں قائم کرنا چاہتی ہے اس امن اور صلح کی فضا کو قائم کرنے کے لئے حکومتِ وقت کے ساتھ پُورا پُورا تعاون کرے۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ شاید دُنیا کے ایک حصّہ کو خوش کر سکے لیکن یقیناً وہ اپنے رب کو ناراض کرنے والا ہوگا۔ پس ہم حکومت سے تعاون اور قانون کی پابندی اِس لئے کرتے ہیں کہ ہمارا ربّ ہمیں کہتا ہے کہ ایسا کرو ورنہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا اور اللہ کی ناراضگی کی

ہمیں زیادہ پرواہ ہے بنسبت ان ناراضگیوں کے جن کا اظہار بعض دُنیا داروں کی طرف سے ہوتا ہے۔

ایک دوسرا حکم

جو اللہ کی اطاعت اور رسولؐ کی اطاعت کے بنیادی حکم کے تحت ہمیں ملا ہے (ایسے سینکڑوں احکام ہیں۔ میں اس وقت ان میں سے دو یا تین کروں گا) اپنے نفوس کی تربیت اور اپنے بچوں اور خاندان اور اپنے ماحول کی تربیت ہے جب اللہ تعالیٰ کے مامور کا زمانہ گزر جاتا ہے تو وہ طاقتیں جو خدا تعالیٰ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ابا اور غصہ اور غضب رکھتی ہیں وہ سمجھتی ہیں کہ پہلی نسل ہم سے بچ گئی اور دوسری بھی بچ گئی اب تیسری نسل پر حملہ آور ہو کر اس مقصد میں الٰہی تحریک کو ناکام کر دو جس مقصد کے لئے اسے کھڑا کیا گیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے بعض گھروں میں بدعات اور رسوم رائج ہو رہی ہیں۔ مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ میری ڈاک میں بعض دفعہ اس قسم کا سوال بھی ہوتا ہے کہ تعویذ اور گنڈے کرنے جائز ہیں یا نہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تربیت میں ایک حد تک کمی آگئی ہے ان گھرانوں میں۔ کہ انہیں یہ بھی پتہ نہیں کہ ہمارا اسہارا توکل اور ہمارا سارا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے وہی ہمارا سہارا ہے اور اس نے ہمیں ہماری ہر ضرورت اور کمزوری کے وقت سہارا دینے کے لئے جن راہوں کا جن طریقوں کو تجویز کیا ہے وہی طریقے صحیح اور درست ہیں اور ان سے اِدھر اُدھر ہونا خدا کے غضب کا موجب بن جاتا ہے۔ احکام شریعت کی پُوری پابندی اور سنّتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع ہمارے لئے ضروری ہے، ہماری بیویوں کے لئے ضروری ہے، ہمارے بچوں کے لئے ضروری ہے، ہمارے ماحول کے لئے ضروری ہے اور یہ ذمہ داری زیادہ تر جماعت کے اس گروہ پر پڑتی ہے جو عمر کے لحاظ سے انصار کہلاتے ہیں۔ جماعتی نظام میں بھی انہیں کا اثر اور نفوذ زیادہ ہوتا ہے۔ بڑی عمر کے ہوتے ہیں۔ زیادہ تجربہ والے ہوتے ہیں۔ ؟ بی تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ یہ تو صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دوسرے کی گمراہی تمہیں تکلیف نہیں پہنچا سکتی اگر آپ ہدایت پا جائیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ نے ان تمام احکام کی اللہ کے فضل اور اس کی توفیق سے بجا آوری کی طاقت اور توفیق حاصل کی اور ان احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کے بچوں کی اور آپ کے ماحول کی ذمہ داری آپ پر ڈالی گئی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپ میں سے ہر ایک کسی نہ کسی رنگ میں راعی کی حیثیت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے جواب طلبی کرے گا کہ اس ذمہ داری کو تم نے کس رنگ میں اور کس طور پر نبھایا۔ تو جو شخص بچوں کی تربیت سے غافل ہے یا جو شخص اپنی تربیت سے غافل ہے اور اس قسم کی باتیں گھر میں کرنے کا عادی ہے جس کے نتیجہ میں بچوں کے دلوں سے خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت آہستہ آہستہ منتقل ہو جائے اور نظام کے خلاف باتیں کرنے کی اسے عادت پڑ جائے تو خود کو بھی خراب کیا اور اگلی نسل کو بھی خراب کیا۔ خدا کے سامنے جب آپ جائیں گے اور وہ آپ سے پُوچھے گا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق اور میرے حکم کے ماتحت تم نے اس ذمہ داری کو کیسے نبھایا؟ تو کیا جواب دیں گے آپ۔ پس تربیت کی طرف خاص توجہ دیں اور اپنے ماحول کو نیک اور پاک اور ہر قسم کی گندگی اور ہر قسم کی ناپاکی سے صاف بنانے کی کوشش کریں۔ جب تک آپ کا ماحول اور آپ کا گھر پاک نہیں ہوگا، آپ کا لباسِ تقویٰ گندگی کی چھینٹوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

تیسری بات

جو میں ذرا تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہوں وہ نظامِ خلافت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیاء کی جماعتوں میں بھی ان لوگوں کے حالات کے مطابق رائج کیا تھا اور جسے اسلام میں بھی اللہ تعالیٰ نے قائم کیا اور ایک وعدہ اور بشارت کے رنگ میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جیسے اور جس رنگ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمّت میں خلفاء کا نظام قائم کیا گیا تھا اسی رنگ میں اور اسی طور پر اُمّتِ مسلمہ میں بھی خلفاء کا ایک نظام قائم کیا جائے گا جو خلیفہ اور مجدد ہوں گے۔ آیتِ استخلاف میں خلافت کا یہ وعدہ ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے جس میں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجا کرے گا جو اس کے دین کی تجدید کیا کریں گے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم سے زائد کوئی بات نہیں کی آپ نے جو بھی کہا ہے وہ قرآن کریم کے اصول کی اور قرآن کریم کے اجمال کی تفسیر اور تفصیل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اور جو لوگ ذی ولایتِ عظمیٰ کی روشنی سے منوّر ہیں وہ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کے گروہ میں داخل ہیں۔ ان سے بلا شبہ عادت اللہ یہی ہے کہ وقتاً فوقتاً دقائقِ مخفیہ قرآن کے ان پر کھولتا رہتا ہے اور یہ بات ان پر ثابت کر دیتا ہے کہ کوئی زائد تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہیں دی بلکہ احادیثِ صحیحہ میں مجملات و اشاراتِ قرآن کریم کی تفصیل ہے سو اس معرفت کے پانے سے اعجازِ قرآن کریم ان پر کھل جاتا ہے اور نیز ان آیاتِ بیّنات کی سچائی ان پر روشن ہو جاتی ہے جو اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے جو قرآن کریم سے کوئی چیز باہر نہیں۔"

(الحق مباحثہ لدھیانہ ص۹۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں یہ فرمایا کہ اُمّتِ محمدیہ میں ہمیشہ ایک مطہّر گروہ پیدا ہوتا رہا ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا۔ اور اس مطہّر گروہ کو قرآن کریم کے اس وعدہ کے مطابق کہ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ اللہ تعالیٰ وقت کی ضرورتوں کے مطابق قرآن کریم کے مخفی خزائن اور اسرار میں سے بہت سے اسرار اور بہت سی روحانی دولت عطا کرتا رہے گا۔ پھر وہ علیٰ وجہ البصیرت اس بات پر قائم ہو جائیں گے کہ جس طرح نئی نئی باتیں قرآن کریم کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جو مطہرین کے سردار تھے ان کو ہم سے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے معارف اور دقائق سکھایا کرتا تھا اور آپ نے جو بھی فرمایا وہ قرآن کریم کی تفسیر ہی ہے۔ قرآن کریم سے زائد کوئی بات آپ نے نہیں کی۔ اس وقت حوالہ تو میرے پاس نہیں لیکن مجھے یاد پڑتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد دوسری جگہ بھی وضاحت کے ساتھ اس بات کو بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر قول اور ہر ارشاد قرآن کریم کی تفسیر ہی ہے جیسے آپ کا ہر فعل اور عمل قرآن کریم ہی کی تفسیر ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب پُوچھا گیا تو آپ نے کہا اگر آپ کے اخلاق معلوم کرنا چاہتے ہو تو قرآن کریم پڑھ لو۔ قرآن کریم نے جو کہا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے وہ کر دکھایا۔ تو آپ کے اخلاق تو قرآن کریم میں تحریر ہیں کیونکہ آپ کے افعال اور اعمال عین قرآن کریم کے مطابق ہیں ان سے باہر نہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے

کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کرے گا یہ قرآن کریم کی کس آیت کی تفسیر ہے پھر ہمیں اس حدیث کے صحیح معنی معلوم ہونگے ورنہ ہم غلطی کھا جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد بار اور بڑی وضاحت اور تفصیل سے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث قرآن کریم کی آیت استخلاف کی ایک تفسیر ہے اس آیت میں بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں اور متعدد سلسلہائے خلافت کا ذکر ہے اور ایک بات کی تفسیر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کی کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد دین پیدا ہوگا۔ اس لحاظ سے اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بغور مطالعہ کریں تو آپ یہ دیکھیں گے کہ جہاں بھی آپ نے تجدید دین پر کوئی بحث کی یا کوئی نکتہ بیان کیا وہاں اس نکتہ کو بیان کرتے ہوئے آپ نے خلافت کا ضرور ذکر کر دیا (اِلّا مَا شَاءَ اللّٰہ) تو آپ نے اپنی ساری بحث میں وضاحتاً بھی اور اشارۃً بھی یہ بتایا ہے کہ خلافت اور تجدید دین ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور یہ وعدہ جو دیا گیا ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا وہ آیت استخلاف کے وعدے کا ایک حصہ ہے۔ آیت استخلاف میں اس وعدہ سے زیادہ وعدہ دیا گیا ہے یعنی مختلف شکلوں میں خلافت کے قیام کا وعدہ ہے۔ ایک شکل وہ ہے جس کا ذکر اس حدیث میں ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دیگر ارشادات میں جو دوسری شکلیں خلافت کی ہیں ان پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

خلافت کے معنی

جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ:-

"خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دُور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۴ صہ ۳۸۳)

پس خلیفہ کے معنی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس جانشین کے ہیں جو ضرورت کے وقت تجدید دین کی خاطر آئے اور ان میں صحیح رُوحِ اسلامی پیدا کرے اور بدعات کو اسلام سے باہر نکال کر پھینک دے اور ایسے سامان پیدا کرے اُمتِ مسلمہ کے لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کے زیادہ سے زیادہ وارث بن سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت استخلاف میں جو "کَمَا" کا لفظ ہے اور جو "مِنۡ قَبۡلِهِمۡ" کا لفظ ہے اس کو اس آیت کے معنی سمجھنے کے لئے ایک بنیادی اہمیت دی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ وعدہ یہ دیا گیا ہے کہ جس رنگ میں جس طور پر اُمتِ موسویہ میں خلافت کا انتظام قائم کیا گیا تھا اسی رنگ میں اسی شکل میں اُمتِ مسلمہ میں خلافت کا انتظام قائم کیا جائے گا۔ میں پہلے دو تین ایسے حوالے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑھنا چاہتا ہوں جن میں آپ نے یہ بتایا ہے کہ اُمتِ موسویہ کی خلافت اور اُمتِ محمدیہ کی خلافت میں مماثلت تامہ پائی جاتی ہے۔ آپ ان حوالوں کو غور سے سنیں اور پھر اس کے بعد میں بعض باتیں تفصیل سے بیان کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یعنی خدا تعالیٰ نے اس اُمت کے مومنوں اور نیکوکاروں کے لئے وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے پہلوں کو بنایا تھا یعنی اسی طرز اور اسی طریق کے موافق اور نیز اسی مدت اور زمانہ کے مشابہ اور اسی صورت جلالی اور جمالی کی مانند جو بنی اسرائیل میں سُنّتُ اللہ گزر چکی ہے اِس اُمت میں بھی خلیفے بنائے جائیں گے اور ان کا سلسلۂ خلافت اُس سلسلے سے کم نہیں ہوگا جو بنی اسرائیل کے خلفاء کے لئے مقرر کیا گیا تھا اور رنگ اور طرزِ خلافت اس طرز سے مبائن اور مخالف ہوگی جو بنی اسرائیل کے خلیفوں کے لئے مقرر کی گئی تھی .... مماثلتِ تامہ کا اشارہ جو کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ سے سمجھا جاتا ہے صاف دلالت کر رہا ہے کہ یہ مماثلت مدت ایام خلافت اور خلیفوں کی طرز اصلاح اور طرز ظہور سے متعلق ہے۔ سو چونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل میں خلیفۃ اللہ ہونے کا منصب حضرت موسیٰ سے شروع ہوا اور ایک مدت دراز تک نوبت بنوبت انبیاء بنی اسرائیل میں رہ کر آخر چودہ سَو برس کے پورے ہونے تک حضرت عیسیٰ بن مریم پر یہ سلسلہ ختم ہوا ...... پس جبکہ قرآن کریم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا غیر مطبوعہ منظوم کلام

(ارسال فرمودہ حضرت سیدہ اُم متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

یہ نظم یکم نومبر ۱۹۵۱ء کی لکھی ہوئی ہے

قدموں میں اپنے آپ کو مولا کے ڈال تُو
خوف و ہراس غیر کا دِل سے نکال تُو
لعل و گہر کے عشق میں دُنیا ہے پھنس رہی
تُو اس سے آنکھ موڑ ہے مولا کا لال تُو
سایہ ہے تیرے سر پہ خُدائے جلیل کا
دُشمن کے جور و ظلم سے ہے کیوں نڈھال تُو
اے میرے مہربان خُدا! اِک نگاہِ مہر
کانٹا جو میرے دِل میں چُبھا ہے نکال تُو

اس لالہ رُخ کے عشق میں مَیں مست حال ہوں
آنکھیں دکھا رہا ہے مجھے لال لال تُو
دُنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا ہوا ہے گند
ہر ہر قدم پہ ہوش سے دامن سنبھال تُو
تیرا جہان وہم ہے میرا جہاں عمل
مَیں مست حال ہُوں تو ہے مستِ خیال تُو

نے صاف صاف بتلا دیا کہ خلافتِ اسلامی کا سلسلہ اپنی ترقی اور تنزل یا اپنی جلالی اور جمالی حالت کی رُو سے خلافتِ اسرائیلی سے بکلّی مطابق و مشابہ و مماثل ہوگا اور یہ بھی بتلا دیا کہ نبی اُمّی عربی مثیل موسیٰ ہے تو اس صورت میں قطعی اور یقینی طور پر بتلایا گیا کہ جیسے اسلام میں سرور خدا الٰہی خلیفوں کا مثیل موسیٰ ہے جو اس سلسلۂ اسلامیہ کا سپہ سالار اور بادشاہ اور تختِ عزت کے اوّل درجہ پر بیٹھنے والا اور تمام کا مصدر اور اپنی رُوحانی اولاد کا مورثِ اعلیٰ ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایسا ہی اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبتِ تامہ وہ مسیح ابنِ مریم ہے جو اس اُمّت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہو گیا ہے۔"

(ازالہ اوہام طبع اوّل صفحہ ۶۶۲ - ۶۷۳)

اسی مضمون کو بیان فرماتے ہوئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ خلافت میں اوّل درجہ کا مقام رکھتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانا چاہتا ہوں تو خلیفۃ اللہ صحیح معنی میں اور سچے اور کامل طور پر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ذات ہے

اور کسی کی نہیں اس لئے آپ کو خلافتِ عظمیٰ حاصل ہے اور اسی لئے آپ ہی مجددِ اعظم ہیں۔ مجددِ اعظم سوائے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہیں۔ لیکچر سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اظہارِ سچائی کے لئے ایک مجددِ اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دُنیا میں لائے۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۷)

اور آپ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ ساری دُنیا کو تاریکی اور ظلمت سے نکال کر نُور کی طرف لانے کا کام سوائے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی نے نہیں کیا۔ پہلے انبیاء اپنے اپنے زمانہ اور اپنی اپنی قوموں کی طرف مبعوث ہوئے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی اور ان قوموں کو بھی جن کی طرف وہ مبعوث ہوئے تھے توفیق دی ایک محدود وقت اور زمانہ میں ایک خاص قوم کو انہوں نے ظلماتِ شیطانی سے نکالا اور ان کی استعداد کے مطابق انوارِ ربّانی سے منوّر کیا مگر ایک ہی شخص دُنیا میں پیدا ہوا ہے صلے اللہ علیہ وسلم جو ساری دُنیا کی طرف مبعوث ہوا اور اب قیامت تک کے لئے جو مجددیتِ عظمیٰ کے مقام پر قائم اور فائز رہے گا اور ساری دُنیا کو تاریکی اور ظلمت سے نکال کر اللہ تعالیٰ کے نُور کی طرف کھینچ کر لانے کا کام اس مجددِ اعظم کے سپرد ہے اور اسی لئے وہ مجددِ اعظم ہے۔

تو اب

خلافتِ عظمیٰ اس سلسلہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے

اپنے رنگ میں محدود وقت کے لئے اور بنی اسرائیل کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے مجدد اور خلیفہ تھے لیکن ساری دُنیا میں ایک ہی مجددِ اعظم تھا اور وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

مماثلتِ تامہ کے متعلق جو آیتِ استخلاف میں کَمَا کے لفظ میں پائی جاتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر اس مماثلت سے مماثلتِ تامہ مراد نہیں تو کلام عبث ہوا جاتا ہے کیونکہ شریعتِ موسوی میں چودہ سو برس تک خلافت کا سلسلہ ممتد رہا نہ صرف تیس برس تک اور صدہا خلیفے روحانی اور ظاہری طور پر ہوئے نہ صرف چار اور پھر ہمیشہ کے لئے خاتمہ۔" (شہادت القرآن صفحہ ۱۹)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"کیا کسی نیک دل انسان کی ایسی رائے ہو سکتی ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت تو یہ اعتقاد رکھے کہ بلاشبہ ان کی شریعت کی برکت اور خلافتِ راشدہ کا زمانہ برابر چودہ سو برس تک رہا لیکن وہ نبی جو افضل الرسل اور خیر الانبیاء کہلاتا ہے اور جس کی شریعت کا دامن قیامت تک ممتد ہے اس کی برکات گویا اس کے زمانہ تک ہی محدود رہیں ... اور مِنْكُمْ کے لفظ سے یہ جتانا بھی منظور ہے کہ پہلے بھی وہی لوگ خلیفے مقرر کئے گئے تھے کہ جو ایماندار اور نیکوکار تھے اور تم میں سے بھی ایماندار اور نیکوکار ہی مقرر کئے جائیں گے۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۲۲ - ۲۳ - ۲۴)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"بلکہ اس جگہ مع حفاظتِ ظاہری حفاظتِ فوائد و تاثیراتِ قرآنی مراد ہے اور وہ موافق سُنّت اللہ کے تبھی ہو سکتی ہے کہ جب وقتاً فوقتاً نائب رسول آویں جن میں ظلّی طور پر رسالت کی تمام نعمتیں موجود ہوں اور جن کو وہ تمام برکات دی گئی ہوں جو نبیوں کو دی جاتی ہیں جیسا کہ ان آیات میں اس امرِ عظیم کی طرف اشارہ ہے اور وہ یہ ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۲۱)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم کب کہتے ہیں کہ مجدد اور محدث دُنیا میں آکر دین میں سے کچھ کم کرتے ہیں یا زیادہ کرتے ہیں بلکہ ہمارا تو یہ قول ہے کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالاتِ فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے تب اس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کے لئے مجدد اور محدث اور روحانی خلیفے آتے ہیں ... مجددوں اور روحانی خلیفوں کی اس اُمّت میں ایسے ہی طور سے ضرورت ہے جیسا کہ قدیم سے انبیاء کی ضرورت پیش آتی رہی ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی مرسل تھے اور ان کی توریت بنی اسرائیل کی تعلیم کے لئے کامل تھی ..... لیکن باوجود اس کے بعد توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"چنانچہ توریت کی تائید کے لئے ایک ایک وقت میں چار چار سو نبی بھی آیا جن کے آنے پر اب تک بائبل شہادت دے رہی ہے۔"

(شہادت القرآن طبع اول صفحہ ۱۹ تا ۲۹)

پھر اسی مماثلتِ تامہ کے ذکر میں آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے تم میں سے بعض نیکوکار ایمان داروں کے لئے یہ وعدہ ٹھہرا رکھا ہے کہ وہ انہیں زمین پر اپنے رسولِ مقبولؐ کے خلیفے کرے گا انہیں کی مانند جو پہلے کرتا رہا ہے۔۔۔ یہ تو ظاہری طور پر بشارت ہے مگر جیسا کہ آیاتِ قرآنیہ میں عادت اللہ جاری ہے اس کے نیچے ایک باطنی معنی بھی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ باطنی طور پر ان آیات میں خلافتِ رُوحانی کی طرف بھی اشارہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک خوف کی حالت میں کہ جب محبتِ الٰہیہ دلوں سے اُٹھ جائے اور مذاہب فاسدہ ہر طرف پھیل جائیں اور لوگ رو بدنیا ہو جائیں اور دین کے گم ہونے کا اندیشہ ہو تو ہمیشہ ایسے وقتوں میں خدا رُوحانی خلیفوں کو پیدا کرتا رہے گا کہ جن کے ہاتھوں پر رُوحانی طور پر نصرت اور فتح دین کی ظاہر ہو اور حق کی عزت اور باطل کی ذلت ہو تا ہمیشہ دین اپنی اصلی تازگی پر عود کرتا رہے اور ایماندار ضلالت کے پھیل جانے اور دین کے مفقود ہو جانے کے اندیشہ سے امن کی حالت میں آجائیں۔"

(براہین احمدیہ طبع اوّل صفحہ ۲۳۵ - ۲۳۶ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

کَمَا کی تفسیر

لکھتے ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمّت میں جس قسم کے جس رنگ کے جس زمانہ تک جن وقتوں کی تحدید کے ساتھ خلفاء پیدا ہوتے رہے بالکل اسی طرح اُمّتِ محمدیہ میں پیدا ہوں گے۔ اُمّتِ موسویہ کے خلفاء کی تاریخ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو وہاں ہمیں کئی قسم کے خلفاء نظر آتے ہیں ایک وہ سلسلۂ خلافت جو چودہ خلفاء پر مشتمل ہے جن کے پہلے اور اپنی اُمّت میں بڑے خلیفہ اور مجدد حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے اور جن کے چودھویں اور سب سے آخری خلیفہ اور مجدد حضرت مسیح علیہ السلام تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اُمّتِ محمدیہ میں بھی اس قسم کی خلافت اور تجدیدِ دین جاری رہی ہے یعنی اس نقطۂ نگاہ سے ایک ایسا سلسلہ اُمّتِ محمدیہ میں پیدا ہوا جس سلسلۂ تجدیدِ دین کے مجددِ اعظم جنہیں خلافتِ ظلّی حاصل تھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ کے بعد پہلے خلیفہ حضرت ابوبکرؓ تھے اور حضرت ابوبکرؓ کو ایک کامل مشابہت حضرت یوشع بن نون سے تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد پہلے خلیفہ ان تیرہ خلفاء کے سلسلہ میں پیدا ہوئے اور آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس مشابہت پر بحث کی ہے جو حضرت ابوبکرؓ کی حضرت یوشع بن نون کے ساتھ تھی۔ اور پھر آپ نے فرمایا کہ آخر میں نیم ہوں اور میری مشابہت کاملہ حضرت مسیح ناصریؑ سے ہے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب ایک سلسلہ لمبے عرصہ پر ممتد ہو (چودہ سو سال پر) تو ہر ایک کڑی کو لے کر تفصیلی بحث کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں کیونکہ تاریخ نے ان واقعات کی تفصیل کو محفوظ نہیں رکھا لیکن خدا کی حکمتِ کاملہ نے پہلی کڑی کی تاریخی تفصیلات کو محفوظ رکھا اور آخری کڑی کی تاریخی تفصیلات کو بھی محفوظ رکھا یعنی یوشع بن نون کے متعلق بھی ہمیں تفصیلی حالات معلوم ہیں اور حضرت مسیح ناصریؑ کے متعلق بھی تفصیلی حالات ہمیں معلوم ہیں۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی تفصیلی حالات ہمیں معلوم ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی تفصیلی حالات ہمیں معلوم ہیں جو آپ کے صحابہ اب بھی زندہ ہیں انہوں نے تو اپنی آنکھوں سے دیکھا جو دیکھا اور جو ان کے بعد آنے والی نسل ہے ان کے سامنے بھی بار بار یہ تفصیل آتی ہے اور اس تفصیل کو جاننے والے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کن رنگوں میں اور کس طریق پر

ایک کامل مشابہت حضرت مسیح علیہ السلام سے

رکھتے ہیں۔ وہی حالات آپ کی زندگی پر گزرے جو حالات حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی پر گزرے۔ میں تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ اس سلسلۂ خلافت اور اس سلسلۂ مجددین کا میں آخری خلیفہ ہوں سب سے آخر پر آنے والا۔ میرے بعد اس سلسلہ میں کوئی مجدد پیدا نہیں ہو گا بشمولیت ہمارے مجددِ اعظم اس سلسلہ کے خلفاء چودہ تھے اور چودہ کا عدد میں نے پورا کر دیا۔ اور آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ جس طرح وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت مسیح ناصریؑ تک جو آپ کے آخری خلیفہ تھے تیرہ خلفاء پیدا ہوئے جن میں سے پہلے بارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے تعلق رکھتے تھے اور تیرھواں بے باپ پیدا ہونے کی وجہ سے آپ کی قوم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ ان کے باپ بنی اسرائیل میں سے نہیں تھے۔ اسی طرح اُمّتِ محمدیہ کے تیرہ خلفاء میں سے پہلے بارہ اسی مشابہت کَمَا کی وجہ سے قریش میں سے ہوئے اور ضروری تھا کہ تیرھواں قریش میں سے نہ ہوتا ورنہ مماثلت قائم نہ رہتی اور وہ میں ہوں موعود مسیحیت کا دعویٰ کرنے والا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ کے آخر میں خود کو قرار دیا ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سے حوالے ہیں یہاں چند کو میں نے منتخب کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی سلسلۂ محمدیہ کی خلافت کا آخری خلیفہ جو مسیح موعودؑ سے موسوم ہے سلسلہ موسویہ کے آخری خلیفہ سے جو حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ ہے مشابہت رکھے۔"

(تحفہ گولڑویہ صہ۹۲ طبع اوّل رُوحانی خزائن جلد ۱۷، صہ۱۹۱)

پھر آپ اسی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

"اس سلسلۂ مساوات سے لازم آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلام کے مسیح موعود سے جو شریعتِ اسلامیہ کا آخری خلیفہ ہے مشابہت رکھتے ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ صہ۹۳ رُوحانی خزائن جلد ۱۷، صہ۱۹۲)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ حسبِ وعدہ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ آخری خلیفہ اس اُمّت کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رنگ میں آئے گا۔"

(تحفہ گولڑویہ صہ۹۵ رُوحانی خزائن جلد ۱۷، صہ۲۰۲)

پھر اسی کتاب میں فرماتے ہیں:۔

"اور مماثلت کی پہلی بنیاد ڈالنے والا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے اور مماثلت کا آخری نمونہ ظاہر کرنے والا وہ مسیح خاتم خلفاءِ محمدیہ ہے جو سلسلۂ خلافتِ محمدیہ کا سب سے آخری خلیفہ

ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۵ رُوحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۳)

پھر آپ حضرت موسیٰ کی شریعت اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اور مکمل شریعت جو قرآن کریم کی شکل میں ظاہر ہوئی پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک شریعتِ موسویہ دوسری شریعتِ محمدیہ۔ اور ان دونوں سلسلوں میں تیرہ تیرہ خلیفے مقرر کئے ہیں!"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۳ رُوحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۳)

پس اس واسطے

آخری خلیفہ کے ہم کوئی اور معنی نہیں کر سکتے

سوائے اس کے جو اس کے ظاہری معنی ہیں کیونکہ آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اس سلسلہ میں صرف تیرہ خلیفے ہیں اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اس سلسلہ میں صرف تیرہ خلیفے ہیں اور مَیں آخری ہوں۔ تو معلوم ہوا کہ اس آخری کے اور کوئی معنی نہیں ہو سکتے اور اس سلسلۂ خلافت میں کسی اور کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب مَیں کچھ حوالے اِس ضمن میں اور پڑھتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں:۔

"جس آیت سے دونوں سلسلوں یعنی سلسلۂ خلافتِ موسویہ اور سلسلۂ خلافتِ محمدیہ میں مماثلت ثابت ہے یعنی جس سے قطعی اور یقینی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ سلسلۂ نبوتِ محمدیہ کے خلیفے سلسلۂ نبوتِ موسویہ کے مشابہ و مماثل ہیں وہ آیت یہ ہے۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ۔ ۔ ۔ تو ہمیں ماننا پڑتا ہے جو ان دونوں سلسلوں کے خلیفوں میں مماثلت ضروری ہے اور مماثلت کی پہلی بُنیاد ڈالنے والا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے اور مماثلت کا آخری نمونہ ظاہر کرنے والا وہ مسیح خاتم خلفاءِ محمدیہ ہے جو سلسلۂ خلافتِ محمدیہ کا سب سے آخری خلیفہ ہے"

(تحفہ گولڑویہ طبع اوّل صفحہ ۵۶-۵۷)

پھر آپ فرماتے ہیں (یہ بھی اسی کی وضاحت ہے):۔

"اور پھر خدا نے محمدی سلسلہ کے خلیفوں کو موسوی سلسلہ کے خلیفوں سے مشابہت دے کر صاف طور پر سمجھا دیا کہ اس سلسلہ کے آخر میں بھی ایک مسیح ہے اور درمیان میں بارہ خلیفے ہیں تا موسوی سلسلہ کے مقابل پر اس جگہ بھی چودہ کا عدد پُورا ہو" (یعنی بشمولیت حضرت موسیٰ اور رسولِ اکرم مجددِ اعظم صلے اللہ علیہ وسلم)

(تحفہ گولڑویہ طبع اوّل صفحہ ۲۳)

پس اس سلسلۂ خلافت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد

چودھویں خلیفہ کی کوئی گنجائش نہیں

اگر آپ کو شامل کیا جائے تو پندرھویں خلیفہ کی اس سلسلۂ خلافت میں کوئی گنجائش نہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"اور جس حالت میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مثیلِ موسیٰ ٹھہرے اور نیز سلسلۂ خلفاءِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مثیلِ سلسلۂ موسوی ٹھہرے علیہ السلام قرار پایا جیسا کہ نصِ صریح اس پر دلالت کرتی ہے پس واجب ہوا کہ سلسلۂ محمدیہ ایک ایسے خلیفہ پر ختم ہو کہ وہ مثیلِ عیسیٰ علیہ السلام ہووے جیسا کہ سلسلۂ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوا تا کہ یہ دونوں سلسلے باہم مطابق ہو جائیں اور تا کہ وعدۂ مماثلت اِس سلسلہ کے خلیفوں کا اور اُس سلسلہ کے خلیفوں کا پُورا ہو جائے جیسا کہ امر مماثلت کَمَا کے لفظ سے ظاہر ہے جو آیت میں موجود ہے"

(ترجمہ خطبہ الہامیہ طبع اوّل صفحہ ۵۱-۵۲ رُوحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۹۱-۹۲)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"اور پھر ماسوا اس کے سورۃ مرسلات میں ایک آیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قربِ قیامت کی ایک بھاری علامت یہ ہے کہ ایسا شخص پیدا ہو جس سے رسولوں کی حد بست ہو جائے (یہاں آپ نے فرمایا ہے کہ یہاں رسولوں سے مُراد اس سلسلہ کے خلفاء ہیں جن کا مَیں ذکر کر رہا ہوں جو مجددِ اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ ہیں جن میں سے پہلے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور جن کے آخر میں اور چودھویں اور آخری اور چودہ کے عدد کو پُورا کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں آپ فرماتے ہیں) "یعنی سلسلہ استخلافِ محمدیہ کا آخری خلیفہ جس کا نام مسیح موعود اور مہدیٔ معہود ہے ظاہر ہو جائے اور وہ آیت یہ ہے وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ یعنی وہ آخری زمانہ جس سے رسولوں کے عدد کی تعیین ہو جائے گی یعنی آخری خلیفہ کے ظہور سے قضاء و قدر کا اندازہ جو مرسلین کی تعداد کی نسبت مخفی تھا ظہور میں آ جائے گا۔۔۔ اور اس جگہ خلفاءِ سلسلۂ محمدیہ کی تعیین مطلوب ہے۔۔۔ گویا یوں فرماتا ہے وَاِذَا الْخُلَفَاءُ بُیِّنَ لَھُمْ عَدَدُھُمْ وَحُدِّدَ عَدَدُھُمْ بِخَلِیْفَۃٍ ھُوَ اٰخِرُ الْخُلَفَاءِ الَّذِیْ ھُوَ الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ فَاِنَّ اٰخِرَ کُلِّ شَیْءٍ یُعَیِّنُ مِقْدَارَ ذٰلِکَ الشَّیْءِ وَتَعْدَادَہٗ فَھٰذَا ھُوَ الْمَعْنٰی وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۹ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۴-۲۴۵)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"لَا وَلِیَّ بَعْدِیْ اِلَّا الَّذِیْ ھُوَ مِنِّیْ وَعَلٰی عَھْدِیْ"

(خطبہ الہامیہ طبع اوّل صفحہ ۳۵)

میرے بعد کوئی ایسا ولی اور مقرب اور مجددِ دین اور خلیفہ پیدا نہیں ہو گا جو مجھے چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کر سکے اور مجھ سے علیحدہ بھی رہے اور مقامِ قرب اور مقامِ مجددیت حاصل کر سکے کیونکہ مَیں ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کے مطابق اُمتِ محمدیہ کے آخری خلیفہ کی حیثیت سے آیا ہوں۔

ہم جب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے مجددین کی تاریخ

پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ایک خصوصیت نمایاں طور پر سب میں موجود ہے جو یہ ہے کہ کسی مجدد نے کسی پہلے مجدد سے اس رنگ میں فیض حاصل نہیں کیا کہ اس نے دعویٰ کیا ہو

کر فلاں مجدد کے فیض اور برکت سے میں نے اس مقام اطاعت رسولؐ اور فنافی الرسولؐ کو حاصل کیا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام ایسا ارفع اور اعلیٰ ہے کہ آپ کے فیض سے کوئی باہر نہیں رہ سکتا۔ جو شخص کسی قسم کی رُوحانی برتری کو حاصل کرے گا یا کسی رُوحانی مقام یا قرب کے مقام کو پائے گا یا اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کو حاصل کرے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پختہ تعلق قائم کرے اس واسطے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کے متعلق بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کئے بغیر کسی رُوحانی مقام کو حاصل کیا۔ اس کے بغیر نہ وہ صالح بن سکتا ہے، نہ صدیق بن سکتا ہے، نہ وہ شہید بن سکتا ہے، اور نہ ولی بن سکتا ہے، نہ وہ اُمّہ کا درجہ حاصل کر سکتا ہے، نہ وہ علماء ربّانی کا مقام پا سکتا ہے کسی قسم کا رُوحانی درجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان جو بارہ خلفاء ہوئے ان میں سے کسی نے اپنے سے پہلے خلیفہ یا مجدد سے فیض حاصل کرکے یہ مقام قرب حاصل نہیں کیا نہ کسی پہلے مجدد کے طفیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پائی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بعض پہلے مجددین سے علمی لحاظ سے جو بعض غلطیاں ہوگئی تھیں بعد میں آنے والے مجدد نے اس غلطی کی نشان دہی کی اور اسے دُور کیا۔ آپ کو ایسی بہت سی مثالیں ملیں گی۔ تو جس مجدد کی علمی غلطی کو کوئی دوسرا مجدد دُور کر رہا ہے اس سے کامل تعلق اطاعت تو اس کا نہیں ہو سکتا اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے فلاں پہلے مجدد سے کامل تعلق پکڑا اور پھر محبتِ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) اور مقام مجددیت کو حاصل کیا۔ اس رنگ میں وہ مختلف تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چونکہ فنافی اللہ اور فنافی الرسولؐ کا ایک کامل اور حقیقی اور سچا تعلق عطا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ یعنی ایک طرف اللہ میں کامل فنائیت اور دوسری طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں کامل فنا۔ یعنی آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک کامل متبع، کامل فرمان بردار اور کامل اُمتی تھے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ انتظام کیا کہ وہ

ٹھاٹھیں مارتا ہُوا رُوحانی دریا

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس دُنیا میں تمام بنی نوع انسان کو روحانی طور پر سیراب کرنے کے لئے جاری کیا گیا تھا اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خادمِ رسولؐ کی حیثیت سے دُنیا میں پوری اشاعت کی غرض سے مختلف نہروں میں ڈال دیا۔ یہ رُوحانی آبِ حیات محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہی کا ہے صرف اس کا جو برتن ہے وہ بدلا ہے۔ دیکھو نہر کا اپنا تو کوئی پانی نہیں ہوتا دریا کا ہی پانی ہے جو اس کا سرچشمہ ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا کوئی پانی نہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وہ سارا پانی ہے۔ تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی ٹھاٹھیں مارتا ہُوا دریا اب بھی جاری ہے مختلف نہروں کی شکل میں۔ کیونکہ یہ مقدر تھا کہ اس آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ اشاعتِ اسلام کے ایسے سامان پیدا کرے گا کہ ساری دُنیا میں قرآن کریم کے حقائق اور معرفت کی باتیں اور تاثیراتِ قدسیہ پھیل جائیں اور ہر قوم اور ہر ملک اور ہر نسل کو اللہ تعالیٰ کا یہ رُوحانی پانی (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے بھیجا گیا) یہ آبِ زلالِ محمدیہ سیراب کرے۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ مختلف نہروں میں اس کو ڈالا جاتا۔ اب وہ پانی ان نہروں میں ڈال دیا گیا ہے۔ یہ انتظام بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی ماتحت آپ کے ایک عظیم رُوحانی فرزند کے ذریعہ کیا گیا ہے کیونکہ مغایرت کوئی نہیں اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد اب اس قسم کا کوئی ولی نہیں پیدا ہوگا جس قسم کے مجھ سے پہلے پیدا ہوتے رہے ہیں اور وہی ولی اور مجدد بن سکے گا جو اپنے دل میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اللہ کا عشق

اس نمونہ کے مطابق پیدا کرے گا جو میں اس کے سامنے رکھتا ہوں۔ اور پھر اُن انوارِ قرآنی اور فیوض و برکاتِ محمدؐ سے حصہ لے گا جو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے میرے ذریعہ سے روشن کئے اور جاری کی ہیں۔ مجھ سے پرے اور دُور رہ کر اور مجھ سے پختہ تعلق قائم کئے بغیر کوئی شخص بھی مقامِ ولایت نہیں پا سکتا۔ پس نئی صدی کے سر پر پہلے مجددین کی طرح کسی نئے مجدد کی آمد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پہلے مجدد اور نوعیت کے آتے رہے ہیں آنے والے امام مہدی کے ظِل ہوں گے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے اور اسے اچھی طرح کان کھول کر سن لو کہ چودھویں صدی کا بھی میں ہی مجدد ہوں اور پندرھویں صدی کا بھی میں ہی مجدد ہوں اور سولھویں صدی کا بھی میں ہی مجدد ہوں اور سترھویں اور اٹھارویں اور اُنیسویں اور بیسویں صدیوں کا بھی میں ہی مجدد ہوں کیونکہ میں صرف صدی کا ہی مجدد نہیں بلکہ اس آخری ہزار سال کا میں ہی مجدد ہوں۔ پس نئی صدی کے سر پر نئے مجدد کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ آپ اگر صرف صدی کے سر کے مجدد ہوتے تو بعض لوگ یہ سوال کر سکتے تھے کہ جو صدی آ رہی ہے اس کے سر پر کون مجدد ہوگا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گویا یوں فرمایا ہے کہ نئی صدی آ رہی ہے اور حسبِ فرمانِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم

نئی صدی کے سر پہ ایک مجدد

بھی ہوگا لیکن وہ کوئی اور نہیں ہوگا وہ میں ہی ہوں گا۔ آپ لیکچر سیالکوٹ میں فرماتے ہیں:۔

"پھر ہزار ہفتم کا دَور آیا جو ہدایت کا دَور تھا۔ یہ وہ ہزار ہے جس میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور خُدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر توحید کو دوبارہ دُنیا میں قائم کیا۔۔۔ ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں چونکہ یہ آخری ہزار ہے اِس لئے ضرور تھا کہ امام الزّمان اس کے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظِلّ کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دُنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے اور یہ امام جو خُدا تعالیٰ کی طرف سے ہے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۶)

پس اس آخری ہزار کے سر پہ امام الزّمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظِلّ کے ہو چونکہ اس ہزار میں دُنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ صرف میرا دعویٰ نہیں ہر نبی اس بات پر

شہادت دیتا ہے اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدّد صدی بھی ہے اور مجدّد الف آخر بھی۔ پورے ہزار سال کا مجدّد ہے۔ اس واسطے کوئی شخص یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ پندرھویں صدی کے سر پر مجدّد نہیں ہوگا یا سولہویں صدی کے سر پر کوئی مجدّد نہیں ہوگا لیکن جو شخص یہ کہتا ہے کہ پندرھویں۔ سولہویں۔ سترھویں یا اٹھارھویں صدی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور مجدّد ہوگا وہ غلط کہتا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کو جھٹلاتا ہے۔ وہ آپ کی جماعت کی طرف منسوب نہیں ہوسکتا۔ اب یہ ایک سلسلۂ مجدّدین ہے جس کے متعلق آیتِ استخلاف میں کَمَا کا لفظ اشارہ کر رہا ہے جن چودہ خلفاء کی تحدید اور تعیین اُمّتِ موسویہ میں کی گئی تھی جن کے سر پر حضرت موسیٰ تھے اور جن کے بعد آپ کے تیرہ خلفاء۔ اس مشابہت کے نتیجہ میں ایک سلسلہ چودہ خلفاء کا پیدا ہونا ضروری تھا جس کے سر پر ہمارے افضل الرسل خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور جس کے آخر میں مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر یہ سلسلۂ مجدّدین (جس کا مذکورہ حدیث میں ذکر ہے) جس کی تعداد چودہ تھی اور جس سلسلے کے مجدّدِ اعظمؐ اور آخری خلیفہ کے درمیان بارہ خلفاء تھے وہ سلسلۂ خلافت تو ختم ہوگیا اس وجہ سے بھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صرف ایک صدی کے مجدّد کی حیثیت میں نہیں بلکہ دنیا کی زندگی کے آخری ایک ہزار سال کے مجدّد ہونے کی حیثیت میں مبعوث ہوئے۔ اس سلسلہ میں آنے والی ہر صدی کے سر پر سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کوئی مجدّد پیدا نہیں ہوگا آپ ہی مجدّد ہوں گے لیکن یہ کَمَا کی ایک تشریح ہے۔

کَمَا کی ایک دوسری تفسیر کے مطابق

خلافتِ راشدہ کی ایک دوسری شاخ

کا وعدہ دیا گیا ہے۔ دراصل چودہ کا یہ سلسلۂ خلفاء و مجدّدین اور خلافتِ راشدہ ایک ہی سلسلۂ خلافت ہے جو آگے دو حصوں میں تقسیم ہوگیا خلافتِ راشدہ کی ایک شاخ تو چودہ مجدّدین کی ہے (بشمولیت مجدّدِ اعظم صلے اللہ علیہ وسلم) اور خلافتِ راشدہ کی دوسری شاخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے آنے والے خلفاءِ راشدین و مجدّدین اور آپ کے بعد آنے والے خلفاءِ راشدین و مجدّدین (جو آپ کے ظل کے طور پر مبعوث ہوں گے) پر مشتمل ہے۔ پس خلافتِ راشدہ دو حصوں میں منقسم ہوگئی ایک وہ خلفاء اور مجدّدین جو چودہ مجدّدین کی شاخ میں منسلک ہوئے کیونکہ سارے خلافتِ راشدہ کا حصّہ ہیں اور ایک وہ خلفاءِ راشدین جو اس سلسلہ میں منسلک نہیں ہوئے اور اس سے باہر رہے لیکن ہیں وہ بھی خلفاءِ راشدین۔ جیسے مثلاً حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علی رضوان اللہ علیہم یا مثلاً وہ قدرتِ ثانیہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہزار سالہ مجدّدیت کے زمانہ میں ظاہر ہونی تھی تو یہ ایک دوسری شاخ خلافتِ راشدہ کی ہے جو چلی آرہی تھی۔ اور چلی جارہی ہے۔

پس کَمَا کے لفظ میں جس خلافت کا وعدہ دیا گیا ہے اس کا پہلا سلسلہ (جیسا کہ میں نے بتایا ہے) دو شاخوں میں منقسم ہو جاتا ہے ایک وہ سلسلہ جو چودہ پر مشتمل ہے جس کے پہلے اُمّتِ محمدیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں مجدّدِ اعظم کی حیثیت سے اور جس کے آخر میں مسیح موعود علیہ السلام ہیں فانی فی محمدؐ کی حیثیت میں۔ دراصل آپ کے رتبہ اور مقام کا انحصار ہی اس فنا فی محمدؐ پر ہے۔

لوگ سمجھتے نہیں اور خواہ مخواہ اعتراض پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں کامل طور پر فنا ہو کر آپ ہی کا نام محمدؐ اور احمدؐ نہ پاتے تو آپ کو یہ مقام حاصل نہ ہوتا کہ اگلے ہزار سال کی مجدّدیت آپ کو دے دی جاتی۔ یہ سب فیض محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ مجھ تو ہے وہ شخص جو یہ کہے کہ میں نے آپ کے فیض سے باہر خدا کی محبت اور فیوض کو پایا۔ اور وہ بھی سچ نہیں کہتا جو ہماری طرف اس بات کو منسوب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم کرے۔ ہم اس کامل یقین پر قائم ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض پہلے بھی جاری تھے (آپ کی بعثت سے بھی) اور آپ کی بعثت کے بعد بھی جاری رہے اور رہیں گے قیامت تک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی

خلافتِ راشدہ کا سلسلہ جاری رہے گا

جیسا کہ آپ نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (اللہ تعالیٰ)

(۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔

(۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کرتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے (یعنی آیتِ استخلاف کے وعدہ کو پورا کیا اور آیتِ استخلاف میں انجمن کا وعدہ نہیں ہے خلافت کا وعدہ ہے)۔۔۔۔ سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے (اب دیکھیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت میں "قدیم سے سنّت اللہ" کے مطابق کسی انجمن کو خلیفہ اور جانشین بنایا گیا نہ کسی اور نبی کی جماعت میں یہ "قدیم سے سنّت اللہ" ہمیں نظر آتی ہے) اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے

اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔" (الوصیۃ صفحہ ۷)

پس پہلے سلسلۂ خلافت کی دو شاخوں کا، میں نے اس وقت ذکر کیا ہے ایک پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور ایک کی طرف اختصار سے اشارہ کیا ہے یعنی (۱) چودہ خلفاء کا وہ سلسلہ جس کے سر پر بطور سردارِ اعظم اور افضل الرسل محمد و معظم کی حیثیت سے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور جس کے آخر میں مسیح موعود علیہ السلام جس کا اپنا وجود ہی کوئی نہیں اس لئے ہم لوگوں کو سمجھانے کے لئے بعض دفعہ عظیم روحانی فرزند بھی کہہ دیتے ہیں، موعود مسیح اور مہدی معہود بھی کہہ دیتے ہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ

انسان کی زبان میں وہ لفظ ابھی نہیں بنا

کہ ہم اس مقام کو بیان کر سکیں جس فنا فی محمدؐ کے مقام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پایا اور کامل فنا اپنے وجود پر طاری کی آپ کا اپنا وجود ہی باقی نہ رہا سارا وجود سارے اخلاق سارے جذبات اور ساری قوتیں اور استعدادیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو گئیں تمثیلی زبان میں آپ ہی دنیا میں دوبارہ نازل ہوئے بروز کے رنگ میں۔ یہ تمثیلی زبان ہے کسی کو اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تمثیلی زبان کا رواج ساری دنیا میں پایا جاتا ہے اور اسی لئے پایا جاتا ہے کہ بعض باتوں کی حقیقت کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں ملتے اس لئے مثال دے دی جاتی ہے۔

دوسرے خلافتِ راشدہ کی وہ دوسری شاخ ہے جو ان بارہ سے مختلف ہے یعنی خلفاءِ راشدین میں سے بعض پہلی شاخ کا حصہ بن گئے اور چودہ میں شامل ہو گئے۔ اور بعض ایسے ہیں جو ان چودہ خلفاء کے سلسلہ میں شامل نہیں اور خلافتِ راشدہ کی دوسری شاخ ہم انہیں کہیں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد آپ کے ظل کے طور پر آنے والے خلفاء اسی سلسلہ کی کڑی ہیں پس خلافتِ راشدہ تو قائم ہے حسب وعدہ آیتِ استخلاف مگر خلافتِ راشدہ کا یہ ایک دوسرا سلسلہ اور دوسری شاخ ہے۔ کچھ کڑیاں پروئی گئیں کچھ آئندہ پروئی جائیں گی۔ جب تک خدا چاہے گا یہ سلسلہ اپنی کڑیوں کے لحاظ سے بڑھتا چلا جائے گا۔

پھر آیتِ استخلاف میں

خلافت کے ایک دوسرے سلسلہ کا وعدہ بھی دیا گیا ہے

جو پہلی دو شاخوں سے مختلف ہے۔ ہے تو یہ خلافتِ حقہ ہی لیکن ہم نے ایک اصطلاح بنائی تھی اس لئے اس کو ہم خلافتِ راشدہ نہیں کہتے گو رشد سے وہ بھی بھری ہوئی ہے ہم اسے خلافتِ ائمہ کہیں گے اور خلافت کا یہ سلسلہ جو ہے اس کی رُو سے اُمتِ محمدیہ میں سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں خلفاء پیدا ہوئے جیسا کہ اُمتِ موسویہ میں سینکڑوں ہزاروں خلفاء پیدا ہوئے کچھ انبیاء کے نام سے اور کچھ ربانی علماء کے نام سے آئے۔ پس "کَمَا" جو آیتِ استخلاف میں ہے یہ "کَمَا" ہم سے ایک دوسرا وعدہ بھی کرتا ہے اور وہ یہ کہ جس طرح اُمتِ موسویہ میں اللہ تعالیٰ کے ہزاروں نیک بندے خلیفہ کی حیثیت میں یعنی نائب رسول کی حیثیت میں رسول ہی کا کام کرنے والے پیدا ہوئے اسی طرح اُمتِ محمدیہ میں سینکڑوں ہزاروں ایسے خدا کے بزرگ بندے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے والے پیدا ہوں گے جو اسلام کے چہرہ کو روشن رکھیں گے

اور جیسا کہ ایک ایک وقت میں اُمتِ موسویہ میں چار چار سو نائب اور خلیفہ بھی پیدا ہوئے اس کے مقابلہ میں چونکہ اُمتِ محمدیہ کا دائرہ وسیع ہے ہو سکتا ہے کہ اُمتِ موسویہ کے چار سو کے مقابلہ میں ایک ہی وقت میں چار ہزار بزرگ پیدا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام کی حیثیت میں اور آپ کی نیابت میں آپ کا کام کریں تب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان ظاہر ہوگی۔

پس یہ بھی "کَمَا" کے لفظ میں ایک وعدہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پر بھی بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند حوالے میں اکٹھے پڑھ دوں گا آپ بھی اس پر غور کریں میں بھی بعد میں مختصر طور پر نتیجہ نکالوں گا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جس حالت میں خدا تعالیٰ شریعتِ موسوی کی تجدید ہزارہا نبیوں کے ذریعہ سے کرتا رہا ہے اور گو وہ صاحبِ کتاب نہ تھے مگر مجدد شریعتِ موسوی تھے یہ اُمت خیر الامم ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس اُمت کو خدا تعالیٰ بالکل گوشۂ خاطر عاطر سے فراموش کر دے۔"

{مکتوبات حضرت مسیح موعودؑ بنام حاجی محمد ولی اللہ صاحب ۳۰ دسمبر ۱۸۸۱ء مشمولہ مکتوبات احمدیہ جلد ششم حصہ اول ص۱}

پھر آپ فرماتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ وعدہ دے چکا ہے

کہ اس دنیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفے پیدا کرے گا آیتِ استخلاف میں یہ وعدہ دیا قیامت تک اس کو قائم کرے گا یعنی جس طرح موسیٰ کے دین میں مدت ہائے دراز تک خلیفے اور بادشاہ بھیجتا رہا ایسا ہی اس جگہ بھی کرے گا اور اس کو معدوم نہیں ہونے دے گا۔ فرمایا:۔

"پس یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے دائمی خلیفوں کا وعدہ دیا تا وہ ظلی طور پر انوارِ نبوت پا کر دنیا کو ملزم کریں اور قرآن کریم کی خوبیاں اور اس کی برکات لوگوں کو دکھلا دیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ ہر ایک زمانہ کے لئے اتمامِ حجت بھی مختلف رنگوں سے ہوا کرتا ہے اور مجددِ وقت ان قوتوں اور ملکوں اور کمالات کے ساتھ آتا ہے جو موجودہ مفاسد کا اصلاح پانا ان کمالات پر موقوف ہوتا ہے ۔۔۔۔ اگر صرف بنی اسرائیل کے نبیوں اور مرسلوں اور محدثوں پر ہی نظر ڈالی جائے تو ان کی کتابیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چودہ سو برس کے عرصہ میں یعنی حضرت موسیٰ سے حضرت مسیح تک ہزارہا نبی اور محدث ان میں پیدا ہوئے جو خادموں کی طرح کمربستہ ہو کر توریت کی خدمت میں مصروف رہے ۔۔۔۔ اب کوئی سوچنے والا سوچے کہ جس حالت میں موسیٰ کی ایک محدود شریعت کیلئے جو زمین کی تمام قوموں کے لئے نہیں تھی اور نہ قیامت تک اس کا دامن پھیلا ہوا تھا خدا تعالیٰ نے یہ احتیاطیں کیں کہ ہزارہا نبی اس شریعت کی تجدید کے لئے بھیجے اور بارہا آنے والے نبیوں نے ایسے نشان دکھلائے کہ گویا بنی اسرائیل نے نئے سرے سے خدا کو دیکھ لیا تو پھر یہ اُمت جو خیر الامم کہلاتی ہے اور خیر الرسل کے دامن سے لٹک رہی ہے کیونکر ایسی بدقسمت سمجھی جائے کہ خدا تعالیٰ نے صرف

تیس برس اس کی طرف نظرِ رحمت کرکے اور آسمانی انوار دکھلا کر پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ ... کیا اس کریم خدا سے ایسا ہو سکتا ہے جس نے اس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ کے مفاسد دُور کرنے کے لئے بھیجا تھا ہم یہ گمان کرسکتے ہیں کہ پہلی اُمتوں پر تو خدا تعالیٰ کا رحم تھا اس لئے اس نے توریت کو بھیج کر پھر ہزارہا رسول اور محدّث توریت کی تائید کے لئے اور دلوں کو بار بار زندہ کرنے کے لئے بھیجے لیکن یہ اُمت مورد غضب تھی اس لئے اس نے قرآن کریم کو نازل کرکے ان سب باتوں کو بھلا دیا اور ہمیشہ کے لئے علماء کو ان کی عقل اور اجتہاد پر چھوڑ دیا۔ ... لیکن دینِ اسلام کے طالبوں کے لئے وہ انتظام نہ کیا گویا جو رحمت اور عنایتِ باری حضرت موسیٰؑ کی قوم پر تھی وہ اس اُمت پر نہیں ہے۔ ... انسان نہایت ضعیف اور ہمیشہ تقویتِ ایمان کا محتاج ہے اور اس راہ میں اپنے خود تراشیدہ دلائل کبھی کام نہیں آسکتے جب تک تازہ طور پر معلوم نہ ہو کہ خدا موجود ہے۔ ہاں جھوٹا ایمان جو بدکاریوں کو روک نہیں سکتا نقلی اور عقلی طور پر قائم رہ سکتا ہے۔ اور اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ دین کی تکمیل اس بات کو مستلزم نہیں جو اس کی مناسب حفاظت سے بکلّی دستبردار ہو جائے۔ ... یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنی بعد اس کے جو خلیفے بھیجے جائیں پھر جو شخص اس کا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔

اب

خلاصہ اس تمام تقریر کا

کسی قدر اختصار کے ساتھ ہم ذیل میں لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ دلائل مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس اُمت میں فساد اور فتنوں کے وقتوں میں ایسے مصلح آتے رہیں جن کو انبیاء کے کئی کاموں میں سے یہ ایک کام سپرد ہو کہ وہ دینِ حق کی طرف دعوت کریں اور ہر یک بدعت جو دین سے مل گئی ہو اس کو دُور کریں اور آسمانی روشنی پاکر دین کی صداقت ہر یک پہلو سے لوگوں کو دکھلاویں اور اپنے پاک نمونہ سے لوگوں کو سچائی اور محبت اور پاکیزگی کی طرف کھینچیں۔"

(شہادت القرآن طبع اوّل صفحہ ۳۰-۳۱)

دلائل مذکورہ دینے کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے اس اُمت کے لئے خلافتِ دائمی کا صاف وعدہ فرمایا ہے۔ اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعتِ موسوی کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنی رکھتا تھا۔ ... چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دُنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دُنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔ ... اور پھر یہ آیت خلافتِ ائمہ پر گواہِ ناطق ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ۔ کیونکہ یہ آیت صاف صاف پکار رہی ہے کہ اسلامی خلافت دائمی ہے اس لئے کہ يَرِثُهَا کا لفظ دوام کو چاہتا ہے وجہ یہ کہ اگر آخری نوبت فاسقوں کی ہو تو زمین کے وارث وہی قرار پائیں گے نہ صالح۔ اور سب کا وارث وہی ہوتا ہے جو سب کے بعد ہو۔

پھر اس پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ جس حالت میں خدا تعالیٰ نے ایک مثال کے طور پر سمجھا دیا تھا کہ میں اسی طور پر اس اُمت میں خلیفے پیدا کرتا رہوں گا جیسے موسیٰ کے بعد خلیفے پیدا کئے تو دیکھنا چاہیئے تھا کہ موسیٰؑ کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا۔ ... تو پھر کیونکر ہو سکتا تھا کہ حضرت موسیٰؑ کے خلیفوں کا چودہ سو برس تک سلسلہ ممتد ہو اور اس جگہ صرف تیس برس تک خلافت کا خاتمہ ہو جاوے۔"

(شہادت القرآن)

اور دوسری جگہ آپ نے فرمایا ہے کہ

اُمتِ موسویہ میں ہزارہا خلفاء اس سلسلہ میں پیدا ہوئے

ایک ایک وقت میں چار چار سَو نبی بھی ہوتا تھا جو تجدیدِ دین کے لئے آتا تھا مثلاً جب موسیٰ علیہ السلام کی اُمت پھیل گئی تو اس زمانہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنا یا ان کی تربیت کرنا بڑا مشکل تھا۔ تو جب بنی اسرائیل مختلف علاقوں میں پھیل گئے اور مختلف قبائل اور گروہوں میں تقسیم ہو گئے تو ان کو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ اور بشارت کے مطابق سنوارنا تھا ایسی حالت میں چار چار سَو نبی کی بھی ضرورت پیدا ہوئی جتنے کی ضرورت تھی اور جس رنگ میں ضرورت تھی خدا نے جو وعدہ کیا تھا وہ اُس نے پورا کیا کیونکہ وہ سچے وعدوں والا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

"برائے خدا سوچو کہ اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ قیامت تک تم میں رُوحانی زندگی اور باطنی بینائی رہے گی اور غیر مذہب والے تم سے روشنی حاصل کریں گے اور یہ رُوحانی زندگی اور باطنی بینائی جو غیر مذہب والوں کو حق کی دعوت کرنے کے لئے اپنے اندر لیاقت رکھتی ہے یہی وہ چیز ہے جس کو دوسرے لفظوں میں خلافت کہتے ہیں۔"

(شہادت القرآن طبع اوّل صفحہ ۳۶-۳۸)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سلسلہ جاری ہے مگر آپ ہی سے ہو کر اور آپ کی مہر سے۔ اور فیضان کا سلسلہ جاری ہے کہ ہزاروں اس اُمت میں سے مکالمات اور مخاطبات کے شرف سے مشرف ہوئے اور انبیاء کے خصائص ان میں موجود ہوتے رہے ہیں۔ سینکڑوں بڑے بڑے بزرگ گزرے ہیں جنہوں نے ایسے دعوے کئے چنانچہ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب فتوح الغیب ہی کو دیکھ لو۔" (الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۲ کالم ۳)

پھر آپ نے تحفۂ گولڑویہ میں یہ فقرہ بھی لکھا ہے جسے پڑھ کر بڑی لذت آتی ہے۔ وہاں بحث یہ ہے جہاں سے میں نے یہ فقرہ لیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ پہلی تین صدیاں انتہائی بزرگی، تقدس اور قربِ الٰہی پانے والوں کی ہوں گی اور اسلام اپنی رُوحانیت کے کمال کو پہنچا ہُوا ہو گا لیکن پھر اس کے بعد ایک تنزّل کا دَور آئے گا جو ہزار سالہ دَور ہے اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اصطلاح میں اس دَور کو فیج اعوج کا زمانہ کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اس غیرت کی وجہ سے جو اسلام کے لئے آپ کو تھی اور اس شدید محبت کی وجہ سے جو آپ کے دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی یہ خیال پیدا ہُوا کہ معترض یہ اعتراض کرے گا کہ پہلی تین صدیوں کے بعد پھر اندھیرا چھا گیا یہ کیا ہُوا؟ اس سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض آتا ہے تو آپ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ :۔

"گو دوسرے فرقوں کی نسبت درمیانی زمانہ کے صلحائے اُمّتِ محمدیہ بھی باوجود طوفان بدعات کے ایک دریائے عظیم کی طرح ہیں"

(تحفۂ گولڑویہ طبع اوّل صفحہ ۲۰۔ رُوحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۳۹)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے کہ آیتِ استخلاف میں "کَمَا" کے لفظ کے ساتھ ایک اَور سلسلۂ خلافت کا وعدہ بھی کیا گیا ہے اور یہ دوسرا سلسلۂ خلافت ہے کیونکہ

پہلے دو سلسلہ ہائے خلافت دراصل ایک ہی سلسلہ کی دو شاخیں ہیں

ان کو میں نے خلافتِ راشدہ کا نام دیا ہے یہی نام میرے خیال میں زیادہ مناسب ہے۔ تو ایک تو خلافت کا وہ سلسلہ ہے جو دو شاخوں پر مشتمل ہے اور جسے میں خلافتِ راشدہ کا نام دیتا ہوں۔ اور ایک دوسری خلافت کا وعدہ ہے جو خلافتِ ائمہ ہے اور اس کا وعدہ بھی "کَمَا" کے لفظ میں ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمّت سے یہ وعدہ کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کو اس رنگ میں پورا کیا کہ حضرت موسیٰ کی اُمّت کو اپنے مذہب اور ہدایت اور تورات سے دُور جانے سے بچانے کے لئے حسبِ ضرورت ایک ایک وقت میں چار چار سَو نبی پیدا کئے اسی طرح اُمّتِ محمدیہ سے یہ وعدہ ہے کہ وہ اُمّتِ محمدیہ میں قرآن کریم کے انوار کی شمع کو روشن رکھنے کے لئے ہر زمانہ میں ہر ملک میں ہر قریہ اور شہر میں ایسے لوگ پیدا کرتا رہیگا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اور اس دوسرے سلسلۂ خلافت کی کڑیاں ہوں گے وہ دُنیا کو صحیح قرآنی تفسیر کی طرف بُلانے والے ہوں گے اور اسلام کے چہرہ کو روشن رکھنے والے ہوں گے اور یہ وہ نجوم ہیں جن کا وعدہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُمّت کو دیا ہے اور ان کی کثرت بھی اُن نجوم کی کثرت کی طرح ہی ہے جو آسمان پر ہمیں چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ پس اس سلسلۂ خلافت میں دو یا چار یا بارہ کا سوال نہیں ہزاروں لاکھوں ہیں جو اُمّتِ محمدیہ میں پیدا ہوئے اور ہزاروں لاکھوں ہیں جو اُمّتِ محمدیہ میں پیدا ہوں گے اور اسلام کے چہرہ کو روشن رکھیں گے اور ان کی مثال نجوم کی مثال ہے اور ان کی تعداد کی کوئی حد بست نہیں خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنے پیدا ہو گئے اور کتنے پیدا ہوں گے جیسا کہ اُمّتِ موسویہ میں ہزارہا اس قسم کے خلفاء پیدا ہوئے اسی طرح اُمّتِ محمدیہ میں ہزارہا بلکہ لکھوکھہا شاید کروڑہا اس قسم کے خلفاء پیدا ہوں کیونکہ اُمّتِ محمدیہ اپنی وسعت علاقہ اور وسعتِ زمانی میں اُمّتِ موسویہ سے بہت بڑھ کر ہے۔

ایک سوال رہ جاتا ہے

کہ اس دوسری قسم کے خلفاء کا رشتہ اور تعلق پہلی قسم کے خلفاء سے کیا ہے کیونکہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ اگر ایک ہی وقت میں یہ خلفاء پیدا ہو گئے تو کہیں انارکی تو نہیں ہو جائے گی یعنی ہر ایک اپنی چلائے تو اس کے متعلق اسلام نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ پہلا سلسلہ تو وہ ہے کہ جس سلسلہ کا خلیفہ اپنے وقت کے تمام خلفاء کا سردار ہوتا ہے اور وہ اس کے اجزاء ہوتے ہیں یہ کہنا کہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانۂ خلافت میں حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور دوسرے بزرگ صحابہؓ میں رُشد و ہدایت نہیں تھی غلط ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں وہ تمام بزرگ صحابہؓ جن میں سے بعض کو بعد میں خلافت ملی گو اکثر کو نہیں ملی اس دوسرے وعدہ کے مطابق جس کا میں نے اب آخر میں ذکر کیا ہے اُمّتِ محمدیہ کے خلفاء کے زُمرہ میں ہی تھے۔ وہ مصلح اور ائمہ تھے مگر وہ شریعت کے استحکام اور اشاعتِ قرآن کی مہم میں خلیفۂ وقت کی مدد کرنے والے تھے اور خلافت کے ماتحت تھے۔ اگر خلافتِ راشدہ سے اپنا تعلق قطع کر لیتے تو وہ خدا کی نگاہ میں خدا سے دُور ہو جاتے اور تمام برکتیں اُن سے چھین لی جاتیں جیسا کہ ان لوگوں سے برکتیں چھین لی گئیں جنہوں نے ظاہری طور پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے تعلق کا اظہار کیا لیکن حضرت ابوبکرؓ سے علیحدہ ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی بات نہیں مانتے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم مانتے تھے آپ ہم میں نہیں رہے تو ہم آزاد ہو گئے۔ بعض ایسا کہنے والے بھی تھے لیکن ساری برکتیں ان سے چھین لی گئیں۔ آج ان کے ناموں سے بھی آپ واقف نہیں لیکن اس دوسرے سلسلہ کے خلفاء اُمّت، صلحاءِ اُمّت، ائمۂ اُمّت خلافتِ راشدہ کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اگر اس سے اپنا رشتہ قطع کر لیں تو بلعم باعور بن جاتے ہیں خدا تعالیٰ کا ان سے تعلق قطع ہو جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے آ جاتے ہیں لیکن جب تک ان کا رشتہ قائم رہتا ہے خلافتِ راشدہ کا خلیفہ ان تمام کا سردار ہوتا ہے اور بڑا خوش قسمت ہے وہ خلیفۂ وقت جس کے ماتحت دوسروں کی نسبت زیادہ اس دوسرے سلسلہ کے خلفاء و ائمہ موجود ہوں کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی طاقت دی ہے ایسے ہتھیار دیئے ہیں جو بعض دوسروں کو نہیں دیئے۔ اسی لئے ایک موقع پر حضرت علیؓ کو یہ کہنا پڑا جس وقت کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خدا نے میرے جیسے انسان دیئے تھے اور مجھے تمہارے جیسے انسان دیئے ہیں۔ تو یہ سلسلۂ خلافت تو ہزاروں خلفاء پر مشتمل ہے لیکن جب تک خلافتِ راشدہ کسی شکل میں رہے یا رہی

یہ ہزاروں خلفاء خلیفۂ راشد کے ماتحت ہوں گے

پہلے سلسلۂ خلافت کی ایک شاخ تو بعد نبی مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ خلفاء و مجددین پر مشتمل تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ختم ہو گئی۔ اگلی صدی کے مجدد کی ہر ایک کو تلاش کرنی چاہیئے لیکن ہر آنے والی صدی کے سر پر جو شخص مجدد کی تلاش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو آخری ہزار سال کے مجدد ہیں) کے علاوہ کوئی ایسا چہرہ دیکھتا ہے جو آپ کے خلیفہ کا نہیں آپ کے

ظل کا نہیں وہ سچے مجدد کا چہرہ نہیں دیکھتا لیکن پہلے سلسلۂ خلافت کی دوسری شاخ اور وہ بھی خلافتِ راشدہ کا حصہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اظلال کی شکل میں جاری ہے۔ آپ فرماتے ہیں تم ایمان کی اور اعمالِ صالحہ کی شرط پوری کرتے رہنا تمہیں قدرتِ ثانی کے مظاہر یعنی خلافتِ راشدہ کا اللہ تعالیٰ قیامت تک وعدہ دیتا ہے۔ خدا کرے کہ محض اسی کے فضل سے جماعت عقائدِ صحیحہ اور پختہ ایمان اور طیب اعمال کے اُوپر قائم رہے تاکہ اس کا یہ وعدہ قیامت تک جماعت کے حق میں پُورا ہوتا رہے اور جب تک یہ سلسلۂ خلافت جاری رہے گا اور قائم رہے گا وہ ہزاروں لاکھوں خدا کرے کہ کروڑوں خلفاء جو دوسرے سلسلۂ خلافت میں منسلک ہیں یعنی سلسلۂ خلافتِ ائمہ میں خلیفۂ راشد کے ماتحت ہوں گے اور اس کی اطاعت میں اپنا فخر سمجھیں گے اور اس کی اطاعت سے ہر برکت اور فیض حاصل کریں گے وہ اس حقیقت پر قائم ہوں گے اور ان کو ان کا رب سمجھا دے گا کہ جو شخص وقت کے امام کو پہچانتا نہیں اور اس سے روگردانی کرتا ہے وہ اللہ کے حکم سے روگردانی کرنے والا ہے۔

پس

اے میرے عزیز بھائیو!

جو مقاماتِ قُرب تمہیں حاصل ہیں اگر انہیں قائم رکھنا چاہتے ہو اور رُوحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو خلیفۂ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا کیونکہ اگر یہ دامن چھوٹا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوٹ جائے گا کیونکہ خلیفۂ وقت اپنی ذات میں کوئی شے نہیں اسے جو مقام بھی حاصل ہے وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا مقام ہے نہ اس میں اپنی کوئی طاقت نہ اس میں اپنا کوئی کمال۔ پس اس شخص کو نہ دیکھو اس کُرسی کو دیکھو جس پر خدا اور اس کے رسولؐ نے اس شخص کو بٹھا دیا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے جس خلافتِ راشدہ کے وقت میں جتنے زیادہ خلفاء اس دوسرے سلسلے کے ہوں گے یعنی سلسلۂ خلافتِ ائمہ کے جو مضبوطی کے ساتھ اس کے دامن کو پکڑے ہوئے ہوں گے اور جن کے سینہ میں وہی دل جو خلیفۂ وقت کے سینہ میں دھڑک رہا ہے دھڑک رہا ہو گا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ ان کو طاقت بخشتی رہے گی۔ آپ کے رُوحانی فیوض سے وہ حصہ لیتے رہیں گے اتنا ہی زیادہ اسلام ترقی کرتا چلا جائے گا اور دُنیا میں غالب آتا چلا جائے گا اور غالب رہتا چلا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اس کے فضلوں کو انسان حاصل کرتا چلا جائیگا لیکن جو شخص خلافتِ راشدہ کے دامن کو چھوڑتا اور خلافتِ راشدہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس شخص پر خدا تعالیٰ اپنی حقارت کی نظر ڈالتا ہے اور وہ اس کے غضب اور قہر کے نیچے آجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسا سامان پیدا کرے کہ ہم میں استثنائی طور پر بھی کوئی ایسا بدقسمت پیدا نہ ہو۔

اب میں دُعا کروا دیتا ہوں

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان تمام وعدوں کو آپ کے اور آپ کی نسلوں کے وجود میں پُورا کرے جو اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آپ کو اُمتِ مسلمہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اپنے نفسوں کے شر سے بھی آپ کو محفوظ رکھے اور دوسرے کے نفسوں کے شر سے بھی آپ کو محفوظ رکھے۔ فرشتوں کا پہرہ آپ پر ہمیشہ رہے۔ خدا اور اس کے فرشتوں کی محبت کے بول آپ کے کانوں میں ہمیشہ پڑتے رہیں۔ آپ کی آنکھیں اس کے نُور سے ہمیشہ منور رہیں۔ آپ کے سینے اس کی قدوسیت سے ہمیشہ تزکیہ حاصل کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اور ہر رنگ میں آپ کے ساتھ ہو اور آپ کے ساتھ رہے۔

آمین

"سوال:۔ کیا خلیفہ کی موجودگی میں مجدد آسکتا ہے؟

جواب:۔ خلیفہ تو خود مجدد سے بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام ہی احکامِ شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتا ہے پھر اس کی موجودگی میں مجدد کس طرح آسکتا ہے؟ مجدد تو اُس وقت آیا کرتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔"

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی مجلس علم و عرفان کا ایک جو الفضل ۲۶ شہادت/اپریل ۱۹۴۷ء ہش صفحہ ۴ کالم ۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا غیر مطبوعہ منظوم کلام

(ارسال فرمودہ حضرت سیدہ اُمِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

یہ رباعی ۳۱ جنوری ۵۵ء کی لکھی ہوئی ہے۔

تری اُلفت کا جو شکار ہوا
مر کے پھر زندہ لاکھ بار ہوا
سر کو سینہ پہ رکھ لیا میرے
غم سے جب بھی مَیں اشکبار ہوا

المنصور بیوی قطعہ ۲۰ جولائی ۱۹۵۱ء کا لکھا ہوا ہے۔

اپنا لیا عدو نے ہر اک غیر قوم کو
تقسیم ہو کے رہ گئے ہو تم شعوب میں
سالک! تجھے نویدِ خوشی دینے کے لئے
پھرتا ہوں شرق و غرب و شمال و جنوب میں
فقھی سے اس سوال کا حل ہو نہیں سکا
ہیں تجھ میں ہی قلوب کہ تُو ہے قلوب میں

قبولیتِ دعا کی شرائط اور اس کے زندہ نشانات

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا

قرآن کریم کی آیت کریمہ ہے۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔

یعنی دعا کو رشد اور ہر قسم کی بھلائی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ رُشد کے معنی عربی زبان میں ہدایت کے ہوتے ہیں۔ ایک ہدایت عام ہوتی ہے جس میں انسان اپنی کمالی درجہ کو پہنچتا ہے۔ اس کے مقابل میں ایک روحانی ہدایت بھی ہے۔ جو عرفان کامل سے پیدا ہوتی ہے۔

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ یہ روحانی ہدایت دعاؤں سے ہی حاصل ہوتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات وراء الوریٰ ہے انسانی عقل و فکر اور دماغ کی رسائی سے وہ بالا ہے۔ چہ جائیکہ آنکھ اسے دیکھ سکے مگر خدا تعالیٰ خود اپنا وجود بندوں کو محسوس کرواتا ہے وہ اس طرح کہ جب انسان ابتلاء و مشکلات میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ سارے اسباب اس سے منقطع ہو جاتے ہیں اگر انسان میں ایمان باللہ ہو تو وہ گھبرا کر خدا کی طرف اسی طرح جھکتا ہے۔ جس طرح ایک بچہ اپنی ماں کی طرف تب کامل مایوسی کی حالت میں امید کی کرن اس کے ماحول کی تاریکی کو دور کر دیتی ہے سخت ناموافق حالات میں اللہ تعالیٰ کی معجزانہ مدد و نصرت کے نظارے ہر زمانہ میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ غافل انسان بہت جلد انہیں فراموش کر دیتا ہے۔ پیشتر اس کے کہ میں اپنے مضمون کی تفصیلات میں جاؤں۔ دعا کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا بیان کرنا ضروری ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ

یعنی دعا عبادت کا مغز ہے۔ ظاہر ہے کہ جس میں مغز نہیں وہ حقیقت میں قطعی بے جان ہے۔ وہ نمازیں ہیں یعنی شرائط کے ساتھ دعا نہیں وہ بھی بے جان ہے۔

آیت اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ میں فرمایا کہ میرے متعلق اگر میرے بندے پوچھیں تو میں قریب ہی ہوں میں دعا کرنے والے کی اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے لیکن چاہیئے کہ وہ مجھے قبول کریں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں۔ تا وہ اپنے علم و عرفان میں ہدایت کو پالیں۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق قائم کر کے اس کے مظہر بنیں۔

ہم روزانہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور اس میں بار بار

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

کی دعا کرتے ہیں۔ مگر ہماری کئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

حقیقت یہ ہے کہ بے جان دعا۔ جو صرف الفاظ تک ہی محدود ہو جس کے اندر روح نہیں وہ کیونکر قبول ہو سکتی ہے؟ دعا تو وہ قبولیت کا شرف پاتی ہے۔ جو دینی مقاصد کے تحت کی جائے۔ سب سے بڑی شرط جو سورہ فاتحہ میں بیان کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اطاعت و محبت کا ثبوت پیش کیا جائے۔ مثلاً۔ خدا کے حکم کے مطابق سچ بولنے کا حکم ہے لیکن اگر کوئی جھوٹ بولتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ دوسرے کا مال غصب کرتا ہے اور کسی کا حق مار کر کرتا ہے جو خدا کے احکام کے خلاف ہو۔ تو وہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ کی دعا کرنے میں سچا نہیں ہے۔

اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ دعا کی قبولیت کے چند ایک گُر بتاتی ہوں تاہم ان کو مدنظر رکھ کر اپنی دعاؤں کو کریں۔

نمبر۱۔ دعا کی قبولیت کا پہلا گُر یہ ہے کہ دعا کرنے والا جب دعا کرے تو اس کے اندر یقین کامل ہو کہ اللہ تعالیٰ پوری قدرت رکھتا ہے۔ ہر اسباب کے پیدا کرنے کی جو انسانی خیال میں ناممکن معلوم ہوتی ہے۔

نمبر۲۔ جیسا کہ سورۃ فاتحہ میں ہمیں تعلیم دی گئی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کا نمونہ دکھائیں۔ اس کے احکام پر عمل کریں۔ اس سے محبت کا تعلق قائم کریں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جہاں محبت کا تعلق ہوتا ہے۔ وہاں جب ایک دوسرے کی بات مانتے ہیں ہے اگر یہ نہیں اور دعا جیسا کہ ہم چاہتے ہیں قبول نہ ہو تو یقیناً یقیناً ہمارے اس ایمانی تعلق میں نقص ہو گا۔

آج سب سے بڑھ کر دعا کا محتاج اسلام اور امت اسلامیہ ہے۔ سو اس کے لئے دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے دعا کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب تم دعا کرو۔ تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں۔ کیونکہ وہ مردود ہیں۔ ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی۔ وہ اندھے ہیں نہ سجاکھے۔ وہ مردہ ہیں نہ زندے۔ خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں۔ اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں۔ اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں سو ان سے ویسا ہی معاملہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ ان کی حالت ہے۔ لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا رب ہر چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہو گی۔ اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا۔ جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے اس شخص کی دعا کیونکر قبول ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں۔ دعا کرنے کا حوصلہ پڑے۔ جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا مگر اے سعید انسان! تو ایسا مت کر تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آ جائے گا؟"

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبہ کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔

ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے۔ کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے؟

پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے۔ تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟

خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو۔ کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں۔ اور نہ تمہارے اسباب

اور تدبیریں کچھ چیز ہیں —
"غیر قوموں کی تقلید
نہ کرو — کہ جو بکلی اسباب
پر گر گئی ہیں۔ اور جیسے سانپ
مٹی کھاتا ہے۔ انہوں نے سفلی
اسباب کی مٹی کھائی اور جیسے
گدھ اور کتے مردار کھاتے
ہیں انہوں نے مردار پر دانت
مارے وہ خدا سے بہت دور جا
پڑے۔ انسانوں کی پرستش
کی اور خنزیر کھایا۔"
(کشتی نوح)

ہم دعاؤں کی قبولیت کے معجزے اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ پارٹیشن کے دوران ... وہ حالات جانتے ہیں کس قدر پریشان کن تھے ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات دن جماعت کے کام کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے ہوئے تھے — اور جماعت کی حفاظت کے لئے دعائیں بھی کرتے ہوتے تھے۔ حضور کی اس کیفیت کا اندازہ کچھ وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جو آپ کے قریب تھے — تب آپ کو دعا کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کی اور آپ کی جماعت کی مدد کرنے کی بشارت دی۔

حضرت قادر کی طرف سے دی ہوئی بشارت کس قدر شاندار طور پر لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ ہر اس کا بار بار مشاہدہ ہے۔

ربوہ کی سرزمین جو بالکل بنجر اور غیر آباد تھی۔ آج اس سرزمین کو خدا نے مرکزی حیثیت دی ہے۔ جس طرح قادیان کے مرکز میں اللہ تعالیٰ کی نصرت ... اللہ تعالیٰ کی آتی تھی۔ اسی طرح آج ربوہ میں بھی آ رہی ہے۔ اور اسی طرح یہ خدا تعالیٰ نے جماعت کو پھر اپنے امام کے ذریعہ سے اکٹھا کر دیا۔ وہ پہلے کی طرح اللہ تعالیٰ کے راستے پر گامزن ہے۔ وہ اسی کے نام کو بلند کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ وہ تبلیغ کر رہی ہے۔

یہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کا زندہ نشان ہے مگر یہ نشانات بھی انہی کو نصیب ہو سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحیح معنوں میں اپنے تعلق کو قائم کرنے والا ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا ... کے ساتھ زیادہ سے زیادہ دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے۔ وہ دعائیں سلسلہ کی ترقی کے لئے ہونی چاہئیں۔ وہ دعائیں سلسلہ کے موجودہ امام اور راہنما کے لئے ان کی لمبی زندگی۔ اور کام میں ترقی کے لئے ہوں۔ ہمیں تا یہ سلسلہ اور بھی پروان چڑھے۔ اور چڑھتا چلا جائے اور ہم ہر زمانہ میں قبولیت دعا کے نشانات دیکھتے رہیں۔

روشنی

مہدی سے مل گئی ہے ہدایت کی روشنی
عشقِ خدا و لطفِ عبادت کی روشنی

پھر دیکھتا ہوں گلشنِ اسلام پر بہار
آنکھوں میں ہے گلوں کی طراوت کی روشنی

آتے نہ کیوں مسیحِ زمن کے حضور ہم
ہم کو ملی حیاتِ سلامت کی روشنی

ان کے لئے چراغِ عقیدت ہیں جل رہے
جن سے ملی ہے رشد و ہدایت کی روشنی

رہتے ہیں مست بے پئے دورِ حیات میں
حاصل ہے جب سے ان کی زیارت کی روشنی

ہم بڑھ رہے ہیں منزلِ مقصود کی طرف
رہبر ہے آفتابِ خلافت کی روشنی

پایا خدا ہمیں نے ملا ہے سکونِ دل
پائی ہے ہم نے حق و صداقت کی روشنی

روشن ہے بینات سے ہر گوشۂ حیات
شمس و قمر نے دی ہے شہادت کی روشنی

شکوہ نہیں تغافلِ بے جا سے آپ کے
دل میں ہے اپنے صبر و قناعت کی روشنی

دل میں اگر خدا کی محبت کی ہو تڑپ
ملتی ہے آسماں سے بشارت کی روشنی

اس دورِ پُر فساد میں خوش بخت ہیں وہ قوم
جن کو خدا نے دی ہے شناخت کی روشنی

رجسٹرڈ
A-F-R
نمک نور پوڈر ٹکیاں
ہاضمہ کی خرابی۔ معدہ کی کمزوری
گیس کی شکایت اور دیرینہ بیماری کیلئے
مفید ترین اکسیر ہے۔
قیمت ۱۰۰ ٹکی ۲-۲۵ روپیہ
۵۰ ٹکی ۱-۲۵ روپیہ
ڈاک محصول اس کے علاوہ ہوگا۔
پوڈر ۲ اونس ایک روپیہ پچیس پیسہ

امرت بوٹی
امرت بوٹی۔ اعصاب کو قوی کرتی ہے
امرت بوٹی۔ دل، جگر، دماغ کیلئے مفید ہے
امرت بوٹی۔ قوت حافظہ کو تیز کرتی ہے
امرت بوٹی۔ آپ کے جسم کو مضبوط کرنے کے لئے ان شاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔
قیمت ۵۰ گرام ... علاوہ محصول ڈاک

سول ڈسٹری بیوٹر ناصر دین میڈیکل اسٹور گولبازار ربوہ
شاہ نور فارمیسی
...

حوالشافی پیرق
خواہ کسی ہی کیوں نہ ہو صرف کھانے کی دوا ہے ... جاتی ہے۔ ... سائنس اور جدید ... فارمولے کے مطابق
تیار شدہ آزمائش کے لئے ایک ماہ کی دوائی ... روپے۔ ... دواخانہ ... ربوہ

اشاعتِ اسلام کے عالمگیر نظام کی بنیادی ضرورتیں

از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

اسلام ساری دنیا کے لئے ہے

اسلام اپنے دعویٰ، اپنی فطرت، اپنی تعلیمات اور اپنے احکام کے لحاظ سے ایک عالمگیر دین ہے۔ روزِ اول سے اس کی عالمگیر اشاعت کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا

کہ تو اعلان کر دے کہ اے سب انسانو، تم سیاہ ہو یا سفید، مشرقی ہو یا مغربی، اس زمانہ کے ہو یا آئندہ زمانوں میں پیدا ہو گے میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہوں۔ میری لائی ہوئی شریعت سب قوموں اور سارے زمانوں کے لئے ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر اس ارشاد کی زبانی تعمیل فرمائی ہر کو مہ کو آپ نے پیغام حق پہنچایا۔ تحریری طور پر بھی آپ نے قاصدوں کی اور خطوں کے ذریعہ سب کو حق کی دعوت دی۔ مصر کے مقوقس کو بھی خط لکھا، قیصر روم کو بھی اسلام کا پیغام پہنچایا۔ ایران کے کسریٰ کو بھی توحید کی دعوت دی۔ اور اسلام کی طرف بلایا۔ آپ نے اپنے نمائندوں کو دین حق کی منادی کرنے کے لئے چاروں طرف پھیلا دیا۔ پس اسلام ہر لحاظ سے عالمگیر دین ہے۔

اولین مسلمانوں کی جاندار تبلیغ

مسلمانوں پر دورِ غلبہ و رفعت کے دور بھی آئے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اقتدار بھی بخشا وہ فاتح اور حکمران بھی بنے۔ مگر وہ اپنی نیک نیت اور دعوت الی الحق کے ذریعہ وہ اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ صوفیاء اور فقراء کے گروہ اطرافِ عالم میں اسی نیک مقصد کے لئے پھیل گئے اور بے سروسامانی کے باوجود اللہ تعالیٰ کے پیغام کو ہر خطۂ زمین میں پہنچا دیا۔ یہ ایک لاکھوں انسانوں کی ہدایت کا موجب بنے۔ ان کی تبلیغ زندہ اور جاندار تبلیغ تھی ہمیشہ اور ہر جگہ بااثر اور بار آور ثابت ہوئی۔

موجودہ کمزوری کے اسباب

آخری چند صدیوں سے اسلامی تبلیغ کمزور ہو گئی ہے۔ اس کا اصل سبب تو مسلمانوں کی عملی کمزوری ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ایک مسلمان کے عقائد و اعمال پر ضعف آ جائے۔ تو وہ غیر مسلموں کو جرأت کے ساتھ دعوتِ اسلام نہیں دے سکتا۔ اس کمزوری کا دوسرا نتیجہ یہ ہوا کہ مخالف اسلام طاقتیں پورے زور سے میدان میں آ گئیں۔ پادریوں، پنڈتوں اور دہریوں نے خیال کیا کہ اب مسلمانوں کو حق سے برگشتہ کرنا آسان ہے۔ وہ ہمارے سامنے تر نوالہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ظاہری اقتدار بھی کچھ عرصہ سے عیسائیوں اور دیگر غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہے۔ یہ ساری باتیں جمع ہو کر مسلمانوں کے ضعف و ہوان اور تبلیغ اسلام کے جمود کا موجب بن گئیں۔

گذشتہ صدی کے حالات

عام حالات یہی تھے مگر کہیں کہیں دردمند مسلمان اشاعتِ اسلام کے جذبہ سے سرشار نظر آتے تھے۔ بعض ممالک میں انفرادی اسلامی تحریکات کا آغاز بھی ہوا مگر گذشتہ سو سال کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریکات پنپ نہیں سکیں۔ اس کے اسباب خواہ کچھ ہوں مگر یہ حقیقت ہے کہ اشاعتِ اسلام کا کام حالتِ جمود میں رہا ہے۔ جو یہ ضرور موجود ہے مگر وہ کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکا۔

اسلامی شعور بیدار ہو رہا ہے

آج بھی مسلمانوں میں یہ احساس بشدت موجود ہے کہ اشاعتِ اسلام کا عالمگیر انتظام ہونا چاہئیے۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا نظریہ مختلف ممالک میں مختلف رنگوں میں ابھر رہا ہے۔ حالات بتلا رہے ہیں کہ خدائی وعدوں کے مطابق آخری زمانہ میں اسلام کے کامل غلبہ کا وقت آ گیا ہے۔ ادیانِ باطلہ بھی پورے جوش کے ساتھ سرگرم عمل ہیں اور اسلامی شعور بھی بیدار ہو رہا ہے۔ حق اور باطل میں ایک عظیم روحانی معرکہ کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔

عالمگیر اشاعتِ اسلام کا قرآنی وعدہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسلام کے عالمگیر غلبہ کا واضح طور پر وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ کئی مقامات پر فرمایا۔

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

کہ دینِ اسلام کو ادیانِ باطلہ پر ضرور غالب کیا جائے گا۔ یہ قرآنی وعدہ منہاجِ انبیاء کے طور پر ہی پورا ہو سکتا ہے۔ ہماری مراد یہ ہے کہ یہ کام انسانی تدبیروں کی بجائے خدائی ہاتھوں سے سرانجام ہو گا جس طرح دین کا قیام خاص رنگ میں ہوا۔ اسی طرح اس کا عالمگیر غلبہ بھی جو اس کے قیام سے کسی طرح کم اہمیت نہیں رکھتا انسانی تجاویز کا مرہونِ منت نہیں ہو سکتا یہ ایک ظاہر و باہر بات ہے۔ امتِ مسلمہ کا یہ اجماع کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ مسیح موعود کے ذریعہ مقدر ہو گی اسی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ آخری زمانہ میں اسلام کی عالمگیر اشاعت کا نظام آسمانی نظام کا ہی حصہ ہے۔

عالمگیر اشاعتِ اسلام کے لئے پہلی بنیادی شرط

زندہ ایمان

عام دنیا کے حالات اور اسلامی ممالک کے کوائف پر غور کرنے سے عقلی طور پر اشاعتِ اسلام کے عالمگیر نظام کا ڈھانچہ اور اس کے شرائط حسب ذیل ہونے ضروری ہیں۔ ہم اس ڈھانچہ کو پیش کر کے اسلام کے تمام بہی خواہوں اور اشاعتِ اسلام کے لئے تڑپ رکھنے والے سب بھائیوں کو دعوت فکر دیتے ہیں ہمارے نزدیک آج اشاعتِ اسلام کے عالمی نظام کی بنیادیں یہ ہیں۔ اس وقت الحادی تحریکات اس دور کے کارفرما ہیں اور مادیت اس طرح انسانی ذہنوں کو ماؤف کر رہی ہے کہ انسان خدا کی ہستی کے منکر ہو رہے ہیں۔ وہ ایک طرف تو خدا کے وجود کو قرونِ مظلمہ کی پارینہ داستان قرار دے رہے ہیں۔ ہر چیز مادہ کے ترازو میں وزن کی جا رہی ہے۔ روحانیت، اخلاقی اقدار اور نیک اعمال بے وزن ہو رہے ہیں۔ اس الحاد و دہریت کا مقابلہ محض نام کا مذہبی انسان خواہ وہ مسلمان ہی کہلاتا ہو نہیں کر سکتا۔ اس طرح کہ میں تمام مذاہب کی کشتی ڈگمگاتی نظر آتی ہیں۔ اور مردوں کو ایمان پر مقیدہ بنانا تو درکنار خود مسلمانوں کو اپنے ایمانوں کی فکر پڑ رہی ہے۔ اور مسلمانوں کی نئی پود الحاد کا شکار ہوتی نظر آتی ہے۔ پس اگر اشاعتِ اسلام کا عالمگیر نظام ہستی باری تعالیٰ کے متعلق زندہ اور پیہم ایمان کے بغیر کبھی قائم نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان برگزیدوں کی ضرورت ہے جو سچ مچ خدا پر ایمان رکھتے ہوں، اسے دیکھتے ہوں اور منکروں کو دکھا سکتے ہوں محض عقلی دلائل اور منطقی باتوں سے آج کی دنیا میں اتنا اہم کام ہرگز سرانجام نہیں پا سکتا۔

عالمگیر اشاعتِ اسلام کی دوسری بنیادی شرط

سیاست سے بالا ہونا

آج دنیا سیاست کے لحاظ سے مختلف دھڑوں میں بٹی ہوئی ہے۔ اور مختلف اقوام اور مادی تحریکات دنیا پر حکمران ہیں حتی کہ کہلانے والے ممالک بھی متضاد سیاسی نظریات کے حامل ہیں۔ خود مسلم ممالک میں سیاست اور حکومت کے طور و طریقے جدا جدا ہیں۔ یہ درست ہے کہ اسلام جامع مذہب ہے۔ وہ انسان کی سب ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ اسے اخلاقی، تمدنی، سیاسی اور روحانی ہر پہلو سے مکمل طریق عمل بتاتا ہے۔ اس لئے ہم اس جگہ اس بحث میں نہیں پڑتے کہ اسلام میں دین و سیاست جدا جدا ہیں یا نہیں۔ لیکن ہم موجودہ حالات میں اشاعتِ اسلام کے عالمگیر نظام کے لئے یہ ضروری اور لازمی سمجھتے ہیں کہ وہ ہر قسم کی سیاسی الجھنوں سے بالکل الگ تھلگ رہے۔ ہر ملک کی اپنی سیاست ہے اور ہر خطۂ زمین میں انداز فکر الگ مختلف

ہے۔ عالمگیر تحریک کا فرض ہے کہ وہ سب ممالک کو اپنی آغوش میں لے اور ہر قسم کے اپنے لئے میدان وسیع کرے۔ پس اسلام کے پیغام کی عالمگیر اشاعت تب ہی ممکن ہے جب یہ تسلیم کر لیا جائے کہ جو جماعت یا گروہ اس کا علمبردار ہو وہ سیاست کی دلدل سے کنارہ کش رہے۔ اسے ملکی، وطنی اور قومی سیاست سے بالاتر ہو کر عالمی سیاست کا رنگ اختیار کرنا ضروری ہے۔ یہ کام مشکل ضرور ہے مگر عالمگیر اشاعت اسلام کے لئے اس راستہ کے سوا اور کوئی راستہ نہیں انبیائے کرام کی سوانح میں بھی اس کے لئے واضح راہ نمائی ملتی ہے

تیسری بنیادی شرط

مال و جان کی قربانی اور زندہ تنظیم

آج دنیا بہت پھیلی ہوئی ہے وہ منظم براعظم بھی آج دنیا میں پوری اہمیت رکھتے ہیں جو اسلام کے دور اول کے وقت یا تو بالکل غیر معلوم تھے یا ان کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ اس لئے آج اسلام کی عالمگیر اشاعت کا منصوبہ چند مہینوں یا چند سالوں کا کام نہیں۔ اس کے لئے ایک صدی یا اس سے بھی زیادہ زمانہ درکار ہوگا۔ اور اس لمبے عرصہ پر پھیلنے والے کام کے لئے بہت بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ یہ قربانیاں اس مسلسل جہاد کے لئے جانی اور مالی طور پر پیش کرنی ضروری ہیں۔ ایسے مخلصین کی ضرورت ایک بنیادی ضرورت ہے جو ساری زندگی اسلام کے لئے وقف کر دیں دنیا کے آراموں اور لذتوں کو تیاگ دیں۔ اور اپنے رب کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے پر آمادہ ہوں۔ ان سرفروشوں کے لئے اور روحانی اسلحہ کا مہیا کرنا بھی عالمگیر اشاعت کے نظام کا فرض ہے۔ یہ روحانی اسلحہ قرآن کریم اسلامی تعلیمات اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے مدلل و مسکت جوابات پر مشتمل کتب و رسائل ہیں۔ یہ سارا وسیع کام بہت اموال کو چاہتا ہے۔ اس لئے اسلام کی عالمگیر اشاعت کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا، جب تک کہ بڑے کارخانے کے لئے زر و جواہرات کے ڈھیر نہ کر دیئے جائیں۔ گویا اس راہ میں اپنے اموال کو پانی کی طرح بہا دینے کی ضرورت ہے۔ ہم اس

جگہ میں وجہ البصیرت اس عقیدہ پر قائم ہیں کہ جب تک نشأۃ ثانیہ بد نصیبی جاریہ اور اموال وقف کرنے والے سرفروشوں کی جماعت نہ ہو۔ ان کا ایک مستحکم روحانی نظام نہ ہو۔ اور اس نظام کا ایک مرکزی نقطہ نہ ہو۔ جسے اسلامی اصطلاح میں خلیفۂ وقت کہتے ہیں جس کی آواز پر سب لبیک کہنے والے ہوں۔ جو سب کا مطاع ہو اور سب نے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنے خدا سے یہ عہد کیا ہو۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے ہم اور ہماری اولادیں ہمیشہ کے لئے اس عہد کی پابند ہوں گی۔ جب تک یہ صورت معرض وجود میں نہ آئے۔ اور ایسی روحانی اور ملکی سیاست سے بالاتر جماعت اس کام کو لیکر اسلام کی عالمگیر اشاعت کا بیڑہ نہ اٹھائے حقیقی طور پر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ آدھے دل یا بے دلی سے کیا ہوا کام ہمیشہ ناتمام رہتا ہے۔ پس یہ تین بنیادی ضرورتیں ہیں جن کو پورا کئے بغیر اسلام کی عالمگیر اشاعت کا کام پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔

دعوت فکر

بہت ضروری ہے کہ صحیح غور و فکر کرنے والے انسان بجا طور پر سوچیں کہ پھر تو یہ کام بجز جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ ایسے سب لوگوں کو ہم سنجیدگی سے غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ بہرحال اشاعت اسلام کا عالمگیر کام ہونا لازمی ہے۔ یہ آسمانی تقدیر ہے یہ کام ہو کر رہے گا۔ مگر خوش نصیب وہ لوگ ہیں جن کو یہ سعادت حاصل ہو۔ ہماری دعا ہے اور دلی تمنا ہے کہ ہم ان لوگوں میں شامل ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس خدمت میں حصہ دار فرمائے

آمین یا رب العالمین

اعجاز دعا

ساقی کے التفات کا آغاز ہو گیا
بزم طرب کا دلنشین انداز ہو گیا

دیکھا جو بزم ناز میں اک پیار سے مجھے
اپنا نصیب حامل صد ناز ہو گیا

آ دیکھ آج ان کی دعا کے جواب کو
مغرب کی وادیوں میں جو اعجاز ہو گیا

فیض دعائے حضرت ناصر سے آج پھر
اس باغ میں بہار کا آغاز ہو گیا

تھک تھک کے رہ گیا تھا مسافر جو راہ میں
وہ پھر سے آج صرف تگ و تاز ہو گیا

یہ وقت، وقت رحمت رب جلیل ہے
پھر زندگی کا ساز خوش آواز ہو گیا

پھر گلشن حیات پہ رنگ آ گیا ہے شوقؔ
نغمات عندلیب کا آغاز ہو گیا

آپ کی صحت و توانائی کے لئے مفید اور
مجرب نسخے SPECIFICS
صفحہ ۲۸ پر درج ہیں جن کا مطالعہ آپ کے لئے از حد مفید ہے۔

لبوب کبیر ۔ بدن کو فربہ اور نشاط آور رکھنے والا بہترین ٹانک ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

احمدیت کا مستقبل

(محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا)

★

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر ☆ از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

ترجمہ:۔ اے وہ جو میری طرف سو کلہاڑے لیکر دوڑتا ہے ۔۔۔ اس باغبان سے ڈر جس کی میں پھلدار شاخ ہوں (از مسیح موعودؑ)

> خدا تعالیٰ کے مامور خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہوتے ہیں۔ اور جب سے دُنیا بنی ہے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ خدا نے ایک پودا لگایا ہو اور وہ ضائع ہو گیا ہو وہ پھلتے اور پھولتے ہیں اور کوئی نہیں جو ان کے راستے میں روک بن سکے یا انہیں اکھاڑ سکے۔ حوادث کی آندھیاں بیشک آتی ہیں لیکن خدا تعالیٰ خود ان کی حفاظت فرماتا ہے اور انہیں ہر قسم کے نقصان سے بچاتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے مامور خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہوتے ہیں۔ اور جب سے دنیا بنی ہے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ خدا نے ایک پودا لگایا ہو اور وہ ضائع ہو گیا ہو وہ پھلتے اور پھولتے ہیں اور کوئی نہیں جو ان کے راستے میں روک بن سکے یا انہیں اکھاڑ سکے۔ حوادث کی آندھیاں بیشک آتی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ خود ان کی حفاظت فرماتا ہے اور انہیں ہر قسم کے نقصان سے بچاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے بھیجے جانے کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ان کی تعلیم سے انسانوں کو نفع پہنچتا ہے اگر خدا کی طرف سے بھیجے ہوؤں کے لئے یہ فیصلہ نہ ہوتا تو ظالم بد کردار ان کو کبھی زندہ نہ چھوڑتے۔

حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور باقی سب نبیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک رہا۔ اور سب سے آخر میں ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ نے حد ہی کر دی۔ آپ پر بڑی آندھیاں چلیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی حفاظت کا عجیب نظارہ دکھایا اور آپ کو عجیب طور سے ترقی دی آپ کی لائی ہوئی تعلیم کو مٹانے کی انتہائی کوشش کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے تمام اقوام عالم میں پھیلا دیا اور اس کے نور سے کائنات انسانی کے دلوں کو روشن کر دیا جن لوگوں نے آپ کو مٹانے کے لئے تلواریں اٹھائیں اور جو اپنی فوجوں اور ان کے ہم نواؤں نے جنگیں لڑیں اور ہر طرف طوفان اور آندھیاں آئیں ان کا زور ٹوٹا۔ وہ نور قائم رہا اور سب سرکشوں سے اس کو بچا لیا گیا۔

اسلام کے لئے ایک زوال کا زمانہ بھی مقدر تھا جس کی خبر اس مخبر صادق حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور جس کو ہم نے آنکھوں سے دیکھ لیا۔ لیکن اس زوال کے بعد اس کی تازگی اور ترقی کی خبر بھی دی گئی تھی جس کے لئے مسیح موعود نے آنا تھا قرآن کریم میں سورہ جمعہ۔ سورہ کہف کے آخر۔ سورہ تکویر اور سورۃ فاتحہ میں اس کا ذکر کیا گیا ہے اور بعض اور مقامات میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ حدیثوں میں اسے کثرت سے بیان کیا گیا ہے۔ اور مسیح موعودؑ کا کام یحیی الدین ویقیم الشریعۃ بتایا گیا ہے یعنی وہ دین اسلام کو زندہ کرے گا اور شریعت اسلامی کو اپنی صحیح صورت میں قائم کرے گا اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو چنا۔ آپ شروع سے ہی خدا تعالیٰ کی طرف ایسے کھینچے گئے کہ اس کی یاد میں محو ہو کر دنیا و ما فیہا سے بے نیاز ہو گئے اور خلوت نشینی کو اپنے لئے پسند کر لیا۔ محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ذوق قرآن آپ کی پاک فطرت میں خمیر کئے گئے تھے اور ابتداء سے ہی آپ خدمت اسلام کے بے پناہ جذبہ سے معمور کئے گئے۔

۱۸۵۷ء کے ہنگامہ کے بعد انگریزی حکومت اور پادریوں نے ملک ہندوستان میں عیسائیت کے پھیلانے اور اسلام کے مٹانے کے لئے ایک منظم ہم شروع کی۔ انجمنیں بنا کر اسلام اور مقدس بانی اسلام اور قرآن کریم پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی۔ دوسری طرف آریہ سماج بھی اسی کام میں مشغول تھا۔ آپ کے قلب مطہر پر جس طرح یہ حالات اور اعتراضات اثر انداز ہوتے وہ آپ کے اپنے الفاظ میں سنئے۔

"اس زمانہ میں جو کچھ دین اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعت ربانی پر حملے ہوئے اور جس طرح ارتداد اور الحاد کا دروازہ کھلا گیا اس کی نظیر کسی اور زمانہ میں بھی مل سکتی ہے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس ملک ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کے مخالف کتابیں تالیف ہوئیں اور بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے یہاں تک کہ وہ جو آل رسول کہلاتے تھے وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمن رسول بن گئے اور اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا اور دل رو رو کر گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریمؐ کی کی گئی دکھا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۲،۵۱)

اسی کتاب کے عربی حصہ میں آپ فرماتے ہیں:۔

وما ذٰلک شیئی کما استحقرتم فی شان المصطفیٰ وحزب اسلام فی عرض خیر الوریٰ وما والاہ لعنت من عیسیٰ فی داود احمد المصطفیٰ باعیشنی و دخضت ایدی دانی و اخرجت لؤلؤ آلقلہ من عینی والبعدت من کل فرادی ۔۔۔۔ ما کان لی الشفق من ذلک دب انظر الشار فی ما اقتلبہا واخذ ما ذنو ما واخر من معرضینا لا یقتضی اصغر منہ ولا تغیرہ ولا یاتی ولا یبرئ الا بسعید بیک۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۵)

ترجمہ:۔ اور میرے دل کو اس سے زیادہ ایذا دینے والی کوئی چیز نہ تھی جیسا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ان کی گستاخی اور ان کی خیر الوریٰ کی ہتک۔ اور خدا کی قسم اگر میرے سارے بچے اور جوان بیٹے اور میرے پوتے میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دئے جاتیں۔ اور میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے جاتیں اور میری آنکھیں نکال دی جاتیں اور میں ہر مراد سے محروم کر دیا جاؤں تو اس سے مجھے اس قدر تکلیف نہ ہوتی

اے میرے رب تو ہماری طرف نظر فرما اور ہماری آزمائش کو دیکھ اور ہم گنہگاروں کو بخش اور ہماری نا چیز دعا سے وہ گئے درز تیرے بدلے کوئی چیز نہیں بدلتی اور تیری تقدیر کے بغیر کوئی بلا آتی ہے اور نہ دور ہوتی ہے۔

پھر غیرت حق نے اس قابل تھا کہ اسلام کو از سر نو زندہ کرنے کا کام اس کے سپرد ہوتا۔ چنانچہ ابھی آپ کی عمر بیس سال کے قریب تھی کہ ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان رؤیا دکھائی جس میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پرشوکت اور پرلذت زیارت کے ساتھ آپ کو یہ خوشخبری دی گئی کہ حضور کی برکت سے اور حضور کے طفیل اسلام کو دوبارہ زندگی اور ترقی آپ کے مقدس ہاتھوں سے دی جائیگی۔ وہ رؤیا اگرچہ کسی قدر لمبی ہے لیکن اسے یہاں درج کر دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے:-

"اور اوائل ایام جوانی میں ایک رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک عالیشان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضور کہاں تشریف فرما ہیں انہوں نے مجھے اس مکان کے ایک کمرہ کا پتہ دیا۔ میں اس کے اندر چلا گیا اور جب میں حضور کی خدمت میں پہنچا تو حضور خوش ہوئے اور آپ نے مجھے بہترین طور پر سلام کا جواب دیا۔ جیسا کہ میں نے سلام عرض کیا تھا آپ کا حسن و جمال اور ملاحت اور مجھ پر آپ کی پرشفقت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے اور وہ مجھے کبھی بھول نہیں سکتی۔ آپ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا اور آپ کے حسین و جمیل چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اس وقت آپ نے مجھے فرمایا کہ اے احمد تمہارے ہاتھ میں کیا چیز ہے۔ جب میں نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور وہ مجھے اپنی ہی ایک تصنیف معلوم ہوئی۔ میں نے عرض کیا حضور یہ میری ایک تصنیف ہے۔"

(یہاں تک آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۸

کی عربی عبارت کا ترجمہ ہے جو اس سے آگے براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۸، ۲۴۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ کی اصل اردو عبارت ہے۔ پہلے حصہ کی زیادہ تفصیل آئینہ کمالات اسلام میں ہے اس لئے وہ وہاں سے لیا گیا ہے۔)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کتاب کا نام میں نے قطبی رکھا ہے جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کے تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔

غرض آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوشرنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرت نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا تب ایک مردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا آنحضرت کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔

پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے زندہ ہوا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دے دی اور اس نے وہیں کھا لی۔ اور جب وہ نیا زندہ وہ قاش

کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی۔ اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرت کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔ والحمد للہ علی ذالک۔"

اس رؤیا کے بعد آپ نے تبلیغی میدان میں قدم رکھا اور پادریوں اور آریوں سے مذہبی گفتگو اور مناظرے شروع کر دئے اور پھر ملک کے مختلف اخباروں میں اسلام کی صداقت اور دیگر مذاہب کی تردید میں مضامین بھیجے۔ یہاں تک کہ آپ نے ۱۸۸۰ء سے براہین احمدیہ تصنیف فرمائی جو ۱۸۸۴ء تک چار حصوں میں چھپی۔ اس کتاب میں آپ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور قرآن کریم کی حقانیت اور اسلام کے برحق ہونے پر زبردست دلائل دئے اور دیگر مذاہب کے غلط عقائد کا رد کیا اور بے شمار اعتراضات کے جواب دئے۔ اس وقت کی ضرورت اور دلائل کی قوت اور شوکت کی وجہ سے اس کتاب کو علمی اور عوامی حلقوں میں بے حد مقبولیت حاصل ہوئی بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ان حالات میں یہ کتاب ایک جری سپہ سالار اور شیر کی طرح سب مذاہب کو للکارا۔ آپ نے اس کتاب کے دلائل کی تردید کرنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ کا انعام بھی رکھا جو اس زمانہ کے لحاظ سے ایک بڑی خطیر رقم تھی۔

اس کتاب پر سب سے بڑا ریویو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سرگروہ اہل حدیث نے لکھا۔ یہ ریویو ان کے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں چھپا اور قریباً دو سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس ریویو کا ایک نہایت مختصر سا حصہ یہاں درج کیا جاتا ہے تا اس کتاب کی اہمیت واضح ہو۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:-

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔ اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔

ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھا لیا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آ کر مشاہدہ و تجربہ کر لے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔"

(اشاعۃ السنۃ جلد ہفتم نمبر ۶ صفحہ ۱۶۹، ۱۷۰)

مولوی محمد حسین صاحب کے علاوہ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی جو بڑے باکمال صوفی تھے نے بھی ایک نہایت اعلیٰ ریویو لکھا جس کی چند سطریں بھی یہاں لکھنے کے قابل ہیں:-

"مصنف بے شک اس زمانہ کے مجدد اور محدث ہیں اور جس کتاب کو لکھ رہے ہیں اور جس وقت ظاہر ہوتا ہے بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ... مصنف صاحب اس چودھویں صدی کے مجدد اور مجتہد اور محدث اور کامل مکمل افراد امت میں سے ہیں۔"

(آثار قدرت قادیان ۱۸۸۴ء۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول)

اسی طرح مولانا محمد شریف صاحب بنگلوری مشہور اخبار منشور محمدی کے مدیر نے لکھا جس کا ایک حصہ یہ ہے:-

"مخالفوں اور دشمنوں کے جو حملے دین اسلام پر ہو رہے ہیں اور دہریہ پن کا زور۔ اور مطلق لامذہبی کا شور۔ نیچریت پر بھی ... ان کے مذہب کو فیصلہ قاطع نظر پر دین اسلام پر غالب کیا جا سکتے ہیں۔

جیون بوٹی سفید اکھڑا امراض اکھڑا کا مشہور اور کامیاب علاج مکمل کورس بیس روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ۔ کوٹ کچہری بازار لائلپور

ہاں بے عیسائی بھائیوں کی ساتھ گفتگو
ہمت تو اسلام کے استیصال پر صرف
ہے۔۔۔ غرض سارے مذہب
اور تمام دین والے یہ چاہتے ہیں
کہ کسی طرح دین اسلام کا چراغ
گل ہو۔۔۔۔ مدت سے ہماری
آرزو تھی کہ علمائے اہل اسلام
سے کوئی حضرت جن کو خدا نے دین
کی تائید اور حمایت کی توفیق دی
ہے کوئی کتاب ایسی تالیف یا
تصنیف کریں جو زمانہ موجودہ کی
حالت کے موافق ہو اور جس میں
دلائل عقلیہ اور براہین نقلیہ
قرآن کریم کے کلام اللہ ہونے
پر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ثبوت نبوت پر قائم ہوں۔ خدا
کا شکر ہے کہ یہ آرزو بر آئی یہ
وہی کتاب ہے جس کی تالیف یا
تصنیف کی مدت سے ہم کو آرزو
تھی۔۔۔۔

ایہا الناظرین! یہ وہ کتاب ہے
جو فی الحقیقت لاجواب ہے۔۔۔
(منشور محمدی بنگلور ۵ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ
صفحہ ۲۱۴ تا ۲۱۷ بحوالہ تاریخ احمدیت)

کچھ عرصہ بعد مولانا محمد شریف صاحب نے
پھر لکھا:

"حقیقت یہ ہے کہ جس تحقیق و
تدقیق سے اس کتاب میں مخالفین
اسلام پر حجت اسلام قائم کیا گیا
ہے۔ وہ کسی کی تعریف و توصیف
کی محتاج نہیں۔۔۔"
(۵ جمادی الآخر ۱۳۰۱ھ)

ایک سکھ صحافی سردار جن سنگھ صاحب ایڈیٹر
"وکٹوریہ پیپر" لاہور نے بھی اس کے متعلق لکھا:

"اس وقت کے مسلمان عالم یہ
سمجھتے تھے کہ مرزا صاحب نے براہین
احمدیہ لکھ کر اسلام کی کوئی بڑی
خدمت کی ہے۔ چنانچہ گھر گھر
براہین احمدیہ کا چرچا تھا اور
تمام پڑھے لکھے مسلمان اس کتاب
کے مطالعہ کو ضروری سمجھتے تھے کیونکہ
مسلمان عالموں کا خیال تھا کہ اس
کتاب میں آریہ اور عیسائیوں کے
تمام اعتراضوں کا جواب آ چکا ہے
ہر ایک مسلمان ناظر اس کتاب کو ایک
نظر دیکھ لینا ضروری خیال کرتا تھا
الغرض اس کتاب کی تصنیف کی وجہ
سے جناب مرزا صاحب ایک طرف
ہندوستان کے مسلمانوں کی آنکھ کا تارا
بن گئے وہاں آپ کو عیسائیوں اور
آریوں میں بھی کافی شہرت حاصل
ہو گئی اور عیسائیوں اور آریوں نے
جواب در جواب کی جانب توجہ کی۔"
(خلیفہ قادیان صفحہ ۳ از ارجن سنگھ
بحوالہ تاریخ احمدیت حصہ اول صفحہ ۲۰۶)

یہ ہے آپ کی ابتدائی خدمت اسلام کی ایک
سی جھلک۔ اس کے بعد اوائل ۱۸۸۹ء
میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیحیت کے
مقام پر فائز فرمایا اور آپ نے احیائے
اسلام کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک
جماعت کی بنیاد رکھی اور آپ کے ہاتھ پر
پہلی بیعت ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ
کے مقام پر ہوئی۔ بس پھر کیا تھا مخالفت
کا ایک طوفان اٹھ آیا۔ مولوی محمد حسین
صاحب بٹالوی بھی جنہوں نے آپ کی
اس قدر تعریف و توصیف کی تھی گویا
ساری امت محمدیہ میں کوئی ایسا شخص پیدا
نہیں ہوا آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو
گئے وہ آپ پر فتویٰ کفر لگانے میں
پیش پیش تھے۔ ایک طرف مخالفت
کا یہ عالم دوسری طرف حضرت مسیح موعود
علیہ السلام مخالفوں سے بے نیاز ہو کر اور
اسی خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے جس نے
آپ کو مامور کر کے بھیجا تھا۔ احیائے دین
اسلام اور اسے دنیا میں غالب کرنے کے
لئے پہلے سے بھی کہیں زیادہ عزم اور
کوشش کے ساتھ لگ گئے۔ اللہ تعالیٰ
کی نصرتیں عجیب عجیب طریق سے آپ کے
شامل حال ہوئیں۔ اس خدا نے آپ کو پہلے
سے ہی بتا رکھا تھا۔

إِنِّي نَاصِرُكَ إِنِّي حَافِظُكَ
إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا
أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا۔ قُلْ هُوَ
اللّٰهُ عَجِيبٌ يَجْتَبِي مَنْ
يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ۔ لَا يُسْئَلُ
عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ
وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا
بَيْنَ النَّاسِ۔

یعنی میں تیری مدد کروں گا۔ میں تیری
حفاظت کروں گا۔ میں تجھے لوگوں کے
لئے پیشوا بناؤں گا کیا لوگوں کو
تعجب ہوا کہ خدا ذوالعجائب
ہے ہمیشہ عجیب کام ظہور میں لاتا
ہے۔ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں
میں سے چن لیتا ہے۔ وہ اپنے
[illegible]
کھیلا گیا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں
اور ہم یہ دن ان لوگوں میں پھیرتے
رہتے ہیں۔ یعنی کبھی کسی کی نوبت
آتی ہے اور کبھی کسی کی اور انعامات
الٰہیہ نوبت بہ نوبت امت محمدیہ
کے مختلف افراد پر وارد ہوتے
رہتے ہیں۔"
(تذکرہ صفحہ ۱۰۳ الہامات ۱۸۸۳ء)

"بشریٰ لک یا احمدی
انت مرادی ومعی غرست
کرامتک بیدی
تو خوشخبری ہو تجھے اے احمد۔ تو میرا
مراد ہے اور میرے ساتھ ہے میں
نے تیری کرامت کو اپنے ہاتھ سے
لگایا ہے"
(تذکرہ صفحہ الہامات ۱۸۸۳ء)

انک الیوم لدینا مکین
امین۔ وان علیک رحمتی
فی الدنیا والدین۔ وانک
من المنصورین
آج تو میرے نزدیک بامرتبہ اور امین
ہے اور تیرے پر میری رحمت دنیا
اور دین میں ہے اور تو مدد دیا گیا ہے۔"
(تذکرہ الہامات ۱۸۸۳ء)

یحمدک اللہ ویمشی
الیک۔
خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری
طرف چلا آتا ہے"

"تبت یدا ابی لہب و
تب۔ ما کان لہ ان
یدخل فیہا الا خائفا
وما اصابک فمن اللہ
ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو
گئے اور وہ بھی ہلاک ہوا اور اس
کو لائق نہ تھا کہ اس کام میں بجز
خائف اور ترساں ہونے کے یونہی
دلیری سے داخل ہو جاتا۔ اور
جو تجھ کو پہنچے وہ تو خدا کی طرف
سے ہے۔
یہ کسی شخص کی طرف اشارہ
ہے جو بذریعہ تحریر یا بذریعہ کسی
فعل کے اس سے ظہور میں آوے
واللہ اعلم بالصواب"

"انی مہین من اراد
اہانتک"
یعنی میں اس شخص کو ذلیل کروں گا
جو تیرے ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا
[illegible]
اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
انی متوفیک ورافعک الی
وجاعل الذین اتبعوک
فوق الذین کفروا الی
یوم القیامۃ۔ وقالوا
انی لک ہذا۔ قل ہو اللہ
عجیب یجتبی من یشاء
من عبادہ۔ وتلک الایام
نداولہا بین الناس۔

ترجمہ:۔ کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو
تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم
سے محبت رکھے۔ میں تجھے وفات
دوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا
اور جو تیرے تابعین کو تیرے منکروں
پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ لوگ
کہیں گے کہ یہ مقام تجھے کہاں سے
حاصل ہوا۔ کہہ وہ خدا عجیب ہے
جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں
سے چن لیتا ہے اور یہ دن ہم لوگوں
میں پھیرتے رہتے ہیں۔

اور یہ آیت کہ جاعل الذین
اتبعوک فوق الذین کفروا الی
یوم القیامۃ بار بار الہام ہوئی اور
اس قدر متواتر ہوئی کہ جس کا شمار خدا
ہی کو معلوم ہے۔ اور اس قدر زور
سے ہوئی کہ میخ فولادی کی طرح دل
کے اندر داخل ہو گئی۔ اس سے یقیناً
معلوم ہوا کہ خداوند کریم ان سب
دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر
قدم ماریں بہت سی برکتیں دے گا۔
اور ان کو دوسرے طریقہ کے لوگوں
پر غلبہ بخشے گا اور یہ غلبہ قیامت
تک رہے گا اور اس عاجز کے بعد
کوئی مقبول ایسا آنے والا نہیں کہ جو
اس طریق کے خلاف قدم مارے۔ اور
جو مخالف قدم مارے گا اس کو خدا
تباہ کرے گا اور اس کے سلسلہ کو پائیداری
نہیں ہوگی۔ یہ خدا کی طرف سے وعدہ
ہے جو ہرگز تخلف نہیں کرے گا۔
اور کفر کے لفظ سے اس جگہ شرعی
کفر مراد نہیں۔ غرض یہ وہ سچا طریقہ
ہے جس میں ٹھیک ٹھیک حضرت نبی
کریم کے قدم پر قدم ہے۔ اللھم
صل علیہ وآلہ وسلم"
(الہامات جون ۱۸۸۳ء
تذکرہ صفحہ ۔۔)

سو جس طرح خدا تعالیٰ نے جیسا کچھ فرمایا تھا
اسکو اپنے مقصد کی کامیابی اور دین

تبخیر معدہ، پریشانی، خوف، وہم کی کا مثالی علاج گاہ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ، گول کچہری بازار لائلپور

جماعت کی ترقی اور غلبہ میں کیا شبہ ہو سکتا تھا۔ وہ تمام مخالف جو تباہ کرنے آئے تھے پیچھے ہٹے۔ سب مخالف ایڑی کا چوٹی کا زور لگا کر بھی ناکام ہوئے اور خدا تعالیٰ آپ کے نام کو بلند کرتا گیا اور آپ کے ذریعہ غلبہ اسلام کو قریب لاتا گیا۔ آپ کے کاموں میں اس نے وہ برکت دی جو سوائے خاص نبیوں کے کسی کو نہیں ملا کرتی۔ وہ ہر وقت آپ کی تسلی کے لئے آسمان سے اترتا رہا۔ آپ فرماتے ہیں کہ بعض وقت میں ہموم اور غموں سے چور ہو کر اپنا سر تکیہ پر رکھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے بار بار الہام کرتا رہتا ہے اِنِّی مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ جتنا دنیا آپ سے عداوت میں بڑھی اتنا ہی خدا پیار میں بڑھتا۔ آپ کو یہ بھی الہام ہوا "I love you" کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ کس کس طرح وہ محبت کرنے والا خدا آپ کے قریب ہوا اور کیا کچھ اس نے آپ کے لئے کیا یہ ایک لمبی داستان ہے جس کے لئے اس وقت گنجائش نہیں۔

اس نے یہ بھی فرمایا تھا:۔

" کَمِثْلِکَ دُرٌّ لَا یُضَاعُ

یعنی تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ بھلا دنیا کی کہاں طاقت تھی کہ وہ آپ کا مقابلہ کر سکتی۔ آپ خدا کا قیمتی موتی تھے اور دنیا کی دستبرد سے محفوظ کئے گئے تھے۔ لیکن نادانوں نے اس بات کو نہ سمجھا اور اپنی سرکشی میں بڑھتے گئے۔ البتہ سعید روحیں آپ کی طرف کھنچی گئیں اور غلبہ اسلام کے کام میں آپ کی انصار بنیں اور آپ پر سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی فرمایا ہوا ہے:

" بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا اور تیری برکتیں پھیلاؤں گا۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا

(تذکرہ صفحہ ...)

ایک جگہ آپ نے اپنے متعلق تحریر فرمایا:۔

" مجھ سے یہ لوگ کیوں لڑائی کرتے ہیں۔ اگر خدا نہ چاہتا تو میں نہ آتا۔ بعض دفعہ میرے دل میں یہ بھی خیال آیا کہ میں درخواست کروں کہ خدا مجھے اس عہدہ سے علیحدہ کرے اور میری جگہ کسی اور کو اس خدمت سے ممتاز فرمائے۔ پر ساتھ ہی میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ اس سے زیادہ اور کوئی سخت گناہ نہیں کہ میں خدمت سپردہ میں بزدلی ظاہر کروں۔ میں جس قدر پیچھے ہٹنا چاہتا ہوں اسی قدر خدا تعالیٰ مجھے کھینچ کر آگے لے آتا ہے۔ مجھ پر ایسی رات کوئی کم گذرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلی نہیں دی جاتی کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں۔ اگرچہ جو لوگ دل کے پاک ہیں مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے لیکن مجھے اسی کے منہ کی قسم ہے کہ میں اب بھی اس کو دیکھ رہا ہوں۔ دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خدا کے ماموروں کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو۔ یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲-۱۳)

آپ نے دنیا میں آنے کے مقصد کے متعلق تحریر فرمایا:۔

" میں رسالہ فتح الاسلام میں بھی لکھ آیا ہوں کہ اسلام کے ضعف اور غربت اور تنہائی کے وقت میں خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے تا میں ایسے وقت میں جو اکثر لوگ عقل کی بد استعمال کی وجہ سے ضلالت کی راہیں پھیلا رہے ہیں اور روحانی امور سے رشتہ مناسبت بالکل کھو بیٹھے ہیں۔ اسلامی تعلیم کی روشنی ظاہر کروں۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ آ گیا ہے کہ اسلام اپنا اصلی رنگ نکال لائے گا اور اپنا وہ کمال ظاہر کرے گا جس کی طرف آیت لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ میں اشارہ ہے۔ سنت اللہ اسی طرح واقعہ ہے کہ خزائن و معارف و حقائق اسی قدر ظاہر کئے جاتے ہیں جس قدر ان کی ضرورت پیش آتی ہے۔ سو یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے جو اس نے ہزارہا عقلی مفاسد کو ترقی دے کر اور بیشمار معقولی شبہات کو بمنصہ ظہور لا کر بالطبع اس بات کا تقاضا کیا ہے کہ ان اوہام و اعتراضات کے دفع کے لئے فرقانی حقائق و معارف کا خزانہ کھولا جائے ۔ ۔ ۔ ۔ سو اب وہی وقت ہے اور ہر ایک شخص حقانی روشنی کا محتاج ہو رہا ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس روشنی کو دے کر ایک شخص کو دنیا میں بھیجا۔ وہ کون ہے؟ یہی ہے جو بول رہا ہے۔

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ...)

اس کام کے سرانجام دینے کے لئے ایک جماعت کا ہونا بھی ضروری تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعت بھی ملی جس نے دنیا میں نیکی کو قائم کرنے اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اسکے عالمگیر غلبہ کے لئے کام کرنا تھا۔ اس کے متعلق آپ نے فرمایا:۔

" خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اسکی آبپاشی کرے گا اور اسکو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر ایک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔ فالحمد لہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً۔ اسلمنا لہ۔ ھو مولانا فی الدنیا والآخرۃ۔ نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

(ازالہ اوہام صفحہ ... طبع اول)

اسی کے متعلق ایک اور جگہ فرمایا:۔

" پس تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے

(تذکرۃ الشہادتین)

اکسیر پائیوریا مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) کیلئے اکسیر۔ مکمل کورس ۲ روپے ۵۰ ۔ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ ۔ گول کچہری بازار لائلپور

جماعت احمدیہ کا یوم تاسیس (۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء) سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ دن ہمیں ہمیشہ یاد دلاتا رہے گا کہ ہم ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہونے والی روحانی جماعت ہیں۔ ہمیں ہمیشہ اپنے جماعتی نظام کو مضبوط رکھنا چاہیئے اور کوئی ایسی بات نہ کرنی چاہیئے جس سے نظام جماعت یا جماعتی اتحاد و محبت میں رخنہ پیدا ہو تا جلد ہم اسلام کی فتح کا دن دیکھ سکیں۔

جماعت احمدیہ کا یوم تاسیس

اور

اس کی اہمیت

از مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۸۸۲ء کے قریب ماموریت کا مندرجہ ذیل پہلا الہام ہوا۔

"یَا اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔"

(ترجمہ) اے احمد! اللہ نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ جو کچھ تو نے چلایا وہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔ خدا نے تجھے قرآن سکھلایا تاکہ تو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تاکہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ (تذکرہ طبع اول صفحہ ۲۳)

ماموریت کے اس اعلان کے بعد بعض احباب نے حضور علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ ان کی بیعت لیں۔ حضور نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ آپ اس بات کے لئے مامور نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء اور فلاسفروں میں ایک بنیادی فرق ہوتا ہے۔ فلاسفر اپنی ساری سکیم اور اس کی منازل پہلے سوچتا ہے۔ اور ساری سکیم کا خاکہ ابتداء امر سے ہی اس کے ذہن میں ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے مامورین اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ وہ خدا ہی کے کہنے پر ہی چلتے ہیں جیسے جیسے ان کو الہام نازل ہوتے ہیں وہ دنیا کو سناتے چلے جاتے ہیں۔

بیعت لینے کا حکم

بیعت لینے کے حکم کا اظہار حضور نے سب سے پہلے سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں یوں فرماتے ہیں۔

(۱) "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔

پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں اور میں ان کا غمخوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا۔ اور خدا تعالیٰ میری دعا اور توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا۔ بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان تیار ہوں گے۔ یہ ربانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے۔ اس بارہ میں عربی الہام یہ ہے۔

اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا۔ اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ"

(یکم دسمبر ۱۸۸۸ء سبز اشتہار بحوالہ تذکرہ طبع اول صفحہ ۱۵۵)

یعنی جب تو نے (احیاء اسلام کا اللہ تعالیٰ کے حکم سے) عزم کر لیا ہے تو (اس کام کی تکمیل کے لئے) اللہ پر ہی بھروسہ کر اور (اس مقصد کے حصول کے لئے نظام جماعت کی) کشتی تیار کر ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق۔ جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے وہ درحقیقت خدا ہی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوگا۔

بیعت لینے کے اس حکم کے معاً بعد آپ نے یہ سلسلہ شروع نہ کیا۔ کیونکہ حضور کو جماعت بنانے اور اس کی تعداد بڑھانے کا اتنا فکر نہ تھا جتنی فکر اس بات کی تھی کہ یہ جماعت متقین اور مخلصین اور دین کے لئے قربانی کرنے والوں کی جماعت ہو۔ اور ہر قسم کے رطب و یابس سے پاک ہو۔

اس لئے آپ نے بیعت لینے میں اس وقت تک تاخیر کی۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی وحی خفی سے آپ نے ان شرائط بیعت کا اعلان نہ کر لیا جن پر عمل کرنا بیعت کنندہ کے لئے ضروری قرار دیا گیا اور جماعت کی تطہیر کے لئے ایک خاص تقریب نہ پیدا کر دی۔ پس پہلے دن سے ہی جماعت احمدیہ کی امتیازی شان یہ ہے کہ اس کا قیام خدا تعالیٰ کی وحی سے ہوا۔ اور ایسے شرائط کی بناء پر ہوا۔ جن کے ذریعہ سے مومنین و مخلصین ادنیٰ اور بودے لوگوں سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔

تاخیر بیعت میں حکمت

حضور اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"واضح رہے کہ اس دعوت میں بیعت کا حکم تخمیناً دس ماہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکا ہے لیکن اس تاخیر اشاعت کی یہ وجہ ہوئی کہ اس عاجز کی طبیعت اس سے کراہت کرتی رہی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ میں داخل ہو جائیں اور دل یہ چاہتا رہا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے۔ اور جو کچے اور سریع التغیر اور مشکوک الحال نہیں ہیں۔ اس وجہ سے ایک ایسی تقریب کی انتظار رہی کہ جو سچوں اور کچوں اور مخلصوں اور منافقوں میں فرق کر کے دکھلا دے۔ سو اللہ جل شانہ نے اپنی کمال حکمت اور رحمت سے وہ تقریب بشیر احمد کی موت کو (مراد بشیر اول ہیں جو مصلح موعود والی پیشگوئی کے بعد پیدا ہوا کر ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو وفات پا گئے) قرار دے دیا۔ اور خام خیال کچوں اور بدظنوں کو الگ کر کے دکھلا دیا۔ اور وہی ہمارے ساتھ رہ گئے جن کی فطرتیں ہمارے ساتھ رہنے کے لائق تھیں اور جو فطرۃً قوی الایمان نہیں تھے۔ اور جھگڑالو تھے وہ سب الگ ہو گئے اور شکوک و شبہات میں پڑ گئے۔ پس اسی وجہ سے ایسے موقعہ پر دعوت بیعت کا مضمون شائع کرنا نہایت چسپاں معلوم ہوا تا کہ جس کم جان پاک کو فائدہ بھی حاصل ہو۔ اور خشک شبیہ کے بدانجام کی بھی اطلاع ہو جائے اور تا جو لوگ اس ابتلاء کی حالت میں اس دعوت بیعت کو قبول کر کے اس سلسلہ مبارکہ میں داخل ہو جائیں وہی ہماری جماعت سمجھے جائیں اور وہی ہمارے خالص دوست متصور ہوں اور وہ وہی ہیں جن کے حق میں خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں ان کو ان کے غیروں پر قیامت تک فوقیت دوں گا اور برکت اور رحمت ان کے شامل حال رہے گی۔ اور مجھے فرمایا کہ تو میری اجازت سے میری آنکھوں کے روبرو یہ کشتی تیار کر جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے وہ خدا سے بیعت کریں گے خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر ہو جاؤ اور

اپنے رب کریم کو ایک دم مت چھوڑو۔ جو شخص اسے ایک چھوڑتا ہے وہ ایک چھوڑا جائے گا۔"
(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

دس شرائط بیعت

اسی اشتہار میں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو جس دن سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دس شرائط بیعت کا بھی اعلان فرمایا۔ چنانچہ حضور نے تحریر فرمایا:

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے۔ شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ، زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضا ہو گا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔"

حضور علیہ السلام نے ان تمام مخلصین کو جو حضور علیہ السلام سے بیعت کرنا چاہتے تھے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء میں بمقام لدھیانہ بلایا اور ان سے بیعت لی۔ چنانچہ ۲۳ مارچ کا دن سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یوم تاسیس ہے۔

بیعت کے الفاظ

حضور علیہ السلام نے مندرجہ ذیل الفاظ میں احباب سے بیعت لی۔

"آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام ان گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا اور سچے دل سے اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری سمجھ اور طاقت ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کی لذات پر مقدم رکھوں گا اور ۱۲ جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور اب بھی اپنے گذشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ أَتُوْبُ إِلَيْهِ
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

رَبِّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

إِلَّا أَنْتَ"
(سیرت المہدی حصہ اول روایت نمبر ۹۰ بحوالہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۱ء)

نئی جماعت بنانے کی وجہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ "احمدیت کے پیغام" میں فرماتے ہیں:

"وہ دلیل غیر احمدی اکثر حیران ہیں کہ جب احمدی دوسرے مسلمانوں کی طرح مسلمان ہیں تو پھر اس نئے فرقہ کو قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ان کے نزدیک احمدیوں کا عقیدہ اور احمدیوں کا عمل قابل اعتراض نہیں۔ لیکن ان کے نزدیک ایک نئی جماعت بنانا قابل اعتراض امر ہے۔ کیونکہ جب فرق کوئی نہیں تو افتراق کرنے کی وجہ کیا ہوئی اور جب اختلاف نہیں تو دوسری مسجدیں بنانے کا مقصد کیا ہوا؟

اس سوال کا جواب دو طرح دیا جاتا ہے عقلی طور پر اور روحانی طور پر۔ عقلی طور پر اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جماعت صرف تعداد کا نام نہیں۔ ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں افراد کو جماعت نہیں کہتے بلکہ جماعت ان افراد کے مجموعہ کو کہتے ہیں جو متحد ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہوں اور ایک متحدہ پروگرام کے مطابق کام کر رہے ہوں۔ ایسے افراد اگر پانچ سات بھی ہوں تو جماعت ہیں اور جن میں یہ بات نہ ہو وہ کروڑوں بھی جماعت نہیں۔"

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابھی کسی جماعت کے بنانے کی ضرورت کیا تھی۔ یہی باتیں دوسرے مسلمانوں میں بھی تو پائی جاتی تھیں۔ اس کا عقلی جواب یہ ہے کہ ایک کام اُنہی لوگوں کو لڑائی میں بھیج سکتا ہے جو فوج میں بھرتی ہو چکے ہوں جو لوگ فوج میں بھرتی نہیں ان کو بھیج کس طرح سکتا ہے؟ اگر جماعت ہی کوئی نہ بنائی جاتی تو بانی سلسلہ کس سے کام لیتا اور کس کو حکم دیتا اور ان کے خلفاء کس سے کام لیتے اور کس کو حکم دیتے۔ کیا وہ بازاروں میں پھرنا شروع کرتے اور ہر مسلمان کو بلا کر کہتے کہ آج فلاں جگہ اسلام کے لئے ضرورت ہے تم وہاں چلے جاؤ۔ وہ آگے سے یہ جواب دیتا کہ میں آپ کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں اور پھر وہ اگلے آدمی کو جا پکڑتے اور پھر اس سے اگلے آدمی کو جا پکڑتے۔ یہ ایک عقلی حقیقت ہے کہ جب کوئی منظم کام کرنا ہو تو اس کے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہوتی ہے بغیر ایسی جماعت کے کوئی منظم کام نہیں ہو سکتا۔ اگر کہو کہ جماعت تو بنا لے لیکن سب میں ملے جلے رہتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جان کو جوکھوں میں ڈالنے والے کاموں کے لئے ہر شخص کہاں تیار ہوتا ہے۔ ایسے کام تو دیوانے ہی کیا کرتے ہیں اور دیوانوں کو چھانٹ کر الگ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر ہوشیار دیوانوں کو بھی اپنے جیب با لیں گے تو پھر ایسے کام کون کرے گا۔ نیز دوسروں سے الگ رہنا خود بخود طبائع میں انتخاب پیدا کرتا ہے لوگ آپ لوگ ان کا کریکٹر اور حسن شروع کر دیتے ہیں۔ اور آخر ایک دن اسی چیز کا شکار ہو جاتے ہیں جس کو مٹانے کے لئے وہ آگے بڑھتے ہیں۔ پس یہ سارے اعتراضات قلت تدبر کا نتیجہ ہیں۔" (احمدیت کا پیغام ۱۹-۲۰ و ۲۵-۳۰)

جماعت احمدیہ کے یوم تاسیس کی اہمیت

(۱) یہ وہ دن ہے جبکہ قسام نبیوں کی عمری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی پیشگوئیوں کے مطابق شیطان کی عملداری کو دنیا سے مٹانے کے لئے ایک الٰہی فوج کی بھرتی شروع کی گئی اور ان کی روحانی ٹریننگ کا کام باقاعدہ شروع کر دیا گیا۔

(۲) اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ ماموریت پر ۸-۹ سال گزر چکے تھے لیکن باقاعدہ طور پر جب اطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہونے والی جماعت کی بنیاد اسی دن پڑی۔ یہ دن ہمیشہ یاد دلاتا رہے گا کہ ہم ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہونے والی روحانی جماعت ہیں اور ہمیں ہمیشہ جماعتی نظام کو مضبوط رکھنا چاہئے اور کوئی ایسی بات نہ کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت یا جماعتی اتحاد و محبت و یگانگت میں رخنہ پیدا ہو تا اسلام کی فتح کا دن ہماری کسی کوتاہی کی وجہ سے ملتوی نہ ہو جائے۔

(۳) پھر یہ دن ہمیں ان دس شرائط بیعت کی یاد بھی دلاتا ہے جن کی بنیاد پر ہمارے اسلاف اس جماعت میں داخل ہوئے تھے اس دن ہمیں اپنے نفس کا اس رنگ میں محاسبہ کرنا چاہئے کہ آیا ہم ان دس

تو شرائط بیعت پر واقعی کاربند ہیں یا کہ نہیں اور کیا ہمارا جماعت احمدیہ میں داخل ہونا محض برائے نام اور دکھاوا تو نہیں۔ کیونکہ محض نام اور دکھاوے کی خدا تعالیٰ کے حضور کوئی قیمت نہیں۔

سلسلہ بیعت کو آغاز کرنے سے قبل یعنی جماعت احمدیہ کی باقاعدہ بنیاد رکھنے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ سے ایک خاص اشتہار شائع فرمایا تھا۔ اس میں حضور نے اس سلسلہ بیعت کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے ہیں۔ اس اشتہار میں حضور فرماتے ہیں

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت اور نتائج خیر کا موجب ہو۔" (اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ بیعت کی غرض صرف اور صرف متقیوں کی ایک جماعت قائم کرنا تھا۔ ایسی جماعت جو اسلام کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو۔ اور جس کے ہر پہلو سے اسلام کی فتح کا کام لیا جائے۔ پس اس دن ہمیں سب سے بڑھ کر اپنی دو امور کے متعلق اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔

(الف) کیا ہم حقیقی تقویٰ کی راہ پر قدم مار رہے ہیں۔ اگر ہم لاکھ خدمات بجا لائیں۔ سلسلہ کو لاکھوں کروڑوں روپے کا فائدہ پہنچائیں جن کی بنا پر ہم جماعت احمدیہ کی دنیا میں حکومت ہی کیوں نہ قائم کر دیں۔ لیکن ہمارا طریق عمل و کردار حقیقی تقویٰ سے ہٹ گیا ہو تو اس دن جماعت کی حقیقی فتح کا دن نہیں ہوگا۔ کیونکہ حضرت اقدس علیہ السلام کے الفاظ میں

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔"

پس چاہیئے کہ اگر ہم انفرادی کام کریں تو تقویٰ کی پابندی ہو۔ اگر تربیت کریں تو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق سے۔ تبلیغ کریں تو قرآن کی بیان کردہ شرائط کے ساتھ۔ جماعت کی تعداد بڑھنے اور پھیلنے کی وجہ سے یہ خطرہ ہے کہ ہم میں ایسے لوگ آ جائیں جو حقیقی تقویٰ کی راہ پر قدم مارنے والے نہ ہوں۔ انگریزی میں یہ مقولہ ہے کہ اچھا مقصد بُرے طریق سے بھی حاصل کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن قرآن کریم اس کے بالمقابل کہتا ہے کہ

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةٌ
یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ
یَعْدِلُوْنَ

کہ ہمارے کچھ پاکباز بندے ایسے بھی ہیں جو حق و صداقت کے ساتھ دنیا کی راہنمائی کرتے ہیں اور اسی کا حکم دیتے ہیں۔

(ب) اس کے بعد دوسری اہم چیز جس کے متعلق ہمیں اپنے نفوس کا محاسبہ کرنا چاہیئے یہ ہے کہ یہ جماعت خدمت اسلام کے لئے بنائی گئی ہے۔ یہ دراصل اسلام کی علمی و روحانی لڑائی لڑنے والی آخری روحانی فوج ہے۔ اس جماعت کا ہر مرکز اس فوج کی تعلیم و تربیت کی چھاؤنی ہے۔ جو شخص خدمت اسلام پر کمربستہ نہیں ہے۔ اور اس روحانی فوج کی صف میں داخل ہونے کے لئے تیار نہیں اس کو کیا ضرورت ہے کہ وہ اس روحانی فوج میں اپنا نام لکھوائے۔ پس ہر سچے احمدی کا فرض ہے خواہ وہ بوڑھا ہو یا جوان، مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا طفل کہ وہ اس شرائط بیعت کے لحاظ سے اپنا محاسبہ کرے اور اگر اس سلسلہ میں اسے اپنے اندر کوئی خامی نظر آئے تو

اول۔ دعا دوم۔ صحبت صالحین سوم۔ مطالعہ دینی کتب۔ یعنی قرآن کریم، حدیث شریف، مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ سے

چہارم۔ نظام جماعت کی اطاعت کے ذریعہ سے اور

پنجم۔ ایسی ہی کوشش کے ذریعہ سے جو وہ کر سکتا ہے۔ اپنی ان خامیوں کو دور کرنے میں لگ جائے تا ایسا نہ ہو کہ کسی وجہ سے آئندہ ہم پیچھے رہ جانے والے ثابت ہوں اور اسلام کی فتح کا تاج پہننے کا قصہ ہمارا اور فضل الٰہی کی نعمت دوسرے لوگ حاصل کر لیں۔ اور ہم حسرت و ندامت کے ساتھ ہاتھ ملتے رہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بُرے انجام سے بچائے اور توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدے ہمارے ہاتھوں سے پورے ہوں۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا
عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۔ اٰمِیْن
ثُمَّ اٰمِیْن بِرَحْمَتِكَ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

مبلّغینِ اسلام

سینوں میں اپنے دولتِ ایماں لئے ہوئے
مستِ مئے اَلَست دل و جاں لئے ہوئے

سوز و سرور و شوق کا ساماں لئے ہوئے
عشقِ حبیبِ حضرتِ یزداں لئے ہوئے

سامانِ رُشد و عظمتِ انساں لئے ہوئے
لب پر درود ہاتھ میں قرآں لئے ہوئے

دشتِ جنوں میں ہیں رواں گل ریز و گلفشاں
پاؤں میں نوکِ خارِ مغیلاں لئے ہوئے

ہر تشنہ سرزمیں کی طرف جا رہے ہیں آج
آنکھوں میں شانِ ابرِ بہاراں لئے ہوئے

خاشاکِ کفر راستہ روکے گا ان کا خاک
جو بڑھ رہے ہیں ہیبتِ ایقاں لئے ہوئے

دل بیٹھتا ہے کفر کا اٹھیں جو بزم میں
طرزِ بیانِ مہدیؑ دوراں لئے ہوئے

ابھری ہے ان کے دم سے پھر اک کہنہ داستاں
جوش و جنون و جذب کا طوفاں لئے ہوئے

اہل و عیال سے جدا قوم و وطن سے دور
پھرتا ہے ان کو شوقِ فراواں لئے ہوئے

دل ان کا بے نیازِ زلیخائے روزگار
ناز و ادائے یوسفِ کنعاں لئے ہوئے

ممکن ہے ہر محال یہاں فیضِ عشق سے
نگراں ہے دہر دیدۂ حیراں لئے ہوئے

دل وقف ذہن وقف زباں وقف جان وقف
پھرتے ہیں شوقِ جلوۂ جاناں لئے ہوئے

اے کاش مظفر کے لئے ان کی وہ دعا
آئے جو ساتھ رحمتِ رحماں لئے ہوئے

راجہ مظفر

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ

۲۶ فتح (دسمبر) — بروز جمعرات

اجلاس اول

۹-۱۵ تا ۹-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی خطاب	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ دوم)	محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	تیاری نماز	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	

اجلاس دوم

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ تا ۳-۰۰	خلافت راشدہ اور تجدید دین	محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد (تربیت)
۳-۰۰ تا ۳-۴۵	احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ	محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن
۳-۴۵ تا ۴-۱۵	نبوت محمدیہ کی تاثیرات	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد

۲۷ فتح (دسمبر) — بروز جمعۃ المبارک

اجلاس اول

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	منکرین ہستی باری تعالیٰ کے شکوک کا ازالہ	محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر صوبائی
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	فلسفہ دعا	محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	موجودہ زمانہ میں عیسائیوں کے جدید رجحانات	محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰	تیاری نماز	
۱-۰۰ تا ۲-۰۰	نماز جمعہ و عصر	

اجلاس دوم

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ سے	خطاب	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

اجلاس شبینہ — بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔

جماعت اور اسلام	محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل
یہودیت، دشمن تحریک	محترم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی

۲۸ فتح (دسمبر) — بروز ہفتہ

اجلاس اول

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم	محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	مشرقی یورپ کا تبلیغی دورہ	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	اسلامی نماز اور دیگر مذاہب کی عبادتیں	محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	تیاری نماز	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	

اجلاس دوم

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ سے	خطاب	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

نوٹ: (۱) یہ جلسہ نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام ہو رہا ہے۔ نظارت اصلاح و ارشاد کو اس جلسہ کے انتظام کا حق اختیار ہے۔ کسی صاحب کو جلسہ میں ہو... یا سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ مقررین یا کسی صاحب کے دل میں کوئی سوال پیدا ہو تو وہ جلسہ کے اوقات کے بعد نظارت اصلاح و ارشاد میں تشریف لا کر اپنی تسلی کر سکتے ہیں۔ (۲) نظارت اصلاح و ارشاد کی اجازت سے پروگرام میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ (۳) مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کرے گی البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لاویں۔

قاضی محمد نذیر ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

ہمیں پسند نہیں

ہم احمدی ہیں جہالت ہمیں پسند نہیں
دوئی و شرک ضلالت ہمیں پسند نہیں

ہیں جہد و سعی مسلسل ہمارے قومی نشان
فنا ہو وقت کی عادت ہمیں پسند نہیں

رہ ترقی پہ ہیں گامزن بفضل خدا
جمود و کسل و قدامت ہمیں پسند نہیں

فساد و فسق و فجور و ریا و کبر و نفاق
عناد و بغض و عداوت ہمیں پسند نہیں

ہو جن میں تقویٰ سے ہی مفقود اے مرے ہمدم
وہ نیکیاں وہ عبادت ہمیں پسند نہیں

تمام جور و ستم ہیں جو کسی کے خلاف
خدا سے پھر بھی شکایت ہمیں پسند نہیں

ہے کام خدمت خلق خدا ہمارا جو
کسی کی بے جا حمایت ہمیں پسند نہیں

بغیر ختم رسل اور ان کے نائب کے
کسی بشر کی قیادت ہمیں پسند نہیں

خطا معاف ہو یا رب کہ تیری دنیا میں
یہ اہل کفر و ضلالت ہمیں پسند نہیں

عرب کے سر جہاں آب کی فیاضی پر
یہ ظلمتوں کی جسارت ہمیں پسند نہیں

بفضل و ہوش مبارک ہو اہل مغرب کو
یہ آج کا دور سیاست ہمیں پسند نہیں

سیاسیات بھی ہیں گرچہ جزو دین و وطن
پر آجکل کی سیاست ہمیں پسند نہیں

خدا نے جس کو بنایا ہو وقت کا حاکم
خلاف اس کے بغاوت ہمیں پسند نہیں

ہیں کاروبار اگرچہ سبھی پسندیدہ
مگر یہ کالی تجارت ہمیں پسند نہیں

بچا سکیں نہ جو صدیق ساری امت کو
وہ دولتیں وہ حرارت ہمیں پسند نہیں

محمد صدیق امرتسری

عیسائیت میں بدلتے ہوئے رجحانات کسرِ صلیب کا واضح ثبوت ہیں

مکرم وحید احمد صاحب شفیق صاحب
سابق رئیس التبلیغ نائیجیریا

> آجکل جو کتب عیسائیت کے متعلق لکھی جا رہی ہیں ان کی خصوصیت یہ ہے کہ خواہ وہ عیسائی مصنفین کی ہوں یا غیر عیسائی مصنفین کی سب کی سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصدِ بعثت ــ کسرِ صلیب اور عیسائیت کا بطلان ــ میں ممد و معاون ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا موضوع عیسائیت کے بطلان کے گرد ہی گھومتا ہے۔

اگرچہ عیسائیت کے متعلق ــ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ہر مذہب کے متعلق ہی ــ ہمیشہ کتب لکھی ہی جاتی ہیں لیکن آج کل جو کتب عیسائیت کے متعلق لکھی جا رہی ہیں ان کی خصوصیت یہ ہے کہ خواہ وہ عیسائی مصنفین کی ہوں یا غیر عیسائی مصنفین کی سب کی سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصدِ بعثت ــ کسرِ صلیب اور عیسائیت کا بطلان ــ میں ممد و معاون ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا موضوع عیسائیت کے بطلان کے گرد ہی گھومتا ہے۔ اس مختصر سے مضمون میں خاکسار حال ہی میں اس سلسلے میں چھپنے والی چند کتب کا جائزہ لے گا۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔

آج سے پندرہ سولہ سال قبل جب بشپ بارنز نے کتاب رائز آف کرسچینیٹی RISE OF CHRISTIANITY شائع کی تھی تو اگرچہ وہ باتیں جو اس نے پیش کی تھیں کچھ نئی نہ تھیں لیکن عیسائی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی تھی اور ہر طرف سے یہ آواز اٹھنے لگی تھی کہ بشپ بارنز کو اپنے عہدہ سے ہٹا دیا جائے یا وہ خود ہی مستعفی ہو جائیں۔ بات دراصل یہ تھی کہ تنقید تو کئی لوگوں نے عیسائیت کے مختلف عقائد پر بارنز سے پہلے بھی کی تھی لیکن انہیں نہایت آسانی کے ساتھ دہریہ یا بے مذہب کہا جا سکتا تھا۔ ان کے پاس عیسائی نظام کا کوئی عہدہ نہ تھا۔ مثلاً تھامس THOMAS PAYNE پین نے گزشتہ صدی میں امریکہ میں جو کچھ عیسائیت کے متعلق کہا تھا اسے کوئی راسخ العقیدہ عیسائی برداشت نہ کر سکتا تھا لیکن اسے دہریہ یا بے مذہب کہہ کر اس سے چھٹکارا حاصل کر لیا گیا۔ بارنز کی پوزیشن بالکل مختلف تھی۔ وہ بشپ تھا اور بشپ ہونے ہی کی حیثیت سے اس نے عیسائی عقائد پر بحث کرتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ وہ غلط عقائد کی بیخ کنی کر کے صحیح عقائد رائج کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

گزشتہ سولہ سال کے عرصہ میں عیسائی عقائد پر تنقید کرتے ہوئے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ ان لوگوں نے لکھا ہے جو نظام عیسائیت میں معزز عہدوں پر فائز ہیں۔ اس سے کم از کم یہ پتہ چلا کہ عیسائیت کے عقائد پر تنقید ان لوگوں کی طرف سے نہیں ہو رہی جو مذہب یا مذہبی نظام کی اہمیت سے بے بہرہ ہیں بلکہ ان لوگوں کی طرف سے یہ آواز اٹھائی جا رہی ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں عیسائیت کے مطالعہ کرتے، عیسائیت کی تعلیم دیتے اور عیسائی نظام کو مضبوط کرتے ہوئے گزاری ہیں۔

عیسائیت کی بنیاد اس بات پر قائم ہے کہ آدم علیہ السلام کے گناہ کے باعث ساری نسلِ انسانی گنہگار فطری اور اس جرم کی سزا یعنی موت ان کے مقدر میں لکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیج کر اور اس کی قربانی دے کر نسلِ انسانی کو گناہ سے نجات دلانے کی سکیم بنائی۔ اب جو شخص مسیح کی صلیبی موت پر ایمان لائے وہ گناہوں سے نجات پا جاتا ہے۔ اسے وہ کفارہ کہتے ہیں۔

چھ سات سال ہوئے سیموئیل جارج فریڈرک برینڈن SAMUEL GEORGE FREDERICK BRANDON نے ایک کتاب شائع کی جس کا نام انہوں نے MAN AND HIS DESTINY IN THE GREAT RELIGION. رکھا۔ اس کتاب میں انہوں نے کفارہ پر بھی بحث کی۔ چنانچہ انہوں نے اس خیال کا انکار کیا کہ عیسائیت کی یہ تعلیم کہ

"مسیح خدا نے گناہگار
انسانوں کے لئے صلیب
پر جان دی اور انہیں
گناہوں سے چھٹکارا
دلایا اور دنیا کے خاتمہ
سے کچھ عرصہ قبل وہ پھر
دنیا میں واپس آئے گا۔"

یونانی، یہودی اور مصری خیالات کی ترجمانی کرتا ہے اور انہی خیالات سے یہ تعلیم مستعار لی گئی ہے۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ اتنی مفصل تعلیم (آدم سے مسیح تک گناہ اور کفارے کی تب ڈالنے والے کی) بیسیوں سال کی بحث تمحیص ہی کا نتیجہ ہو سکتی تھی۔ گویا حضرت مسیح ناصری کے بعد ان کے پیروؤں نے ایک لمبے عرصہ تک سوچ بچار اور چھان بین کرنے کے بعد یہ تعلیم (کفارہ) لوگوں کے سامنے پیش کی تھی۔ برینڈن نے یہ کہا ہے کہ آجکل کے عیسائی سمجھتے ہیں کہ یہ تعلیم اتنی قدرتی ہے کہ اس کے لئے سوچ بچار کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن وہ ایسا اس لئے سمجھتے ہیں کہ ان کے خیال میں بائبل (نیا عہد نامہ) اسی ترتیب سے لکھی گئی تھی جس طرح اب ایک جلد میں موجود ہے یعنی پہلے متی کی انجیل اور پھر مرقس کی وغیرہ وغیرہ۔ اور ان کے بعد پال (پولوس) کے خطوط لکھے گئے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ (برینڈن کہتے ہیں) کہ پولوس کے بعض خطوط دوسری انجیلوں سے کافی عرصہ پہلے لکھے گئے تھے (اس خیال سے اس بات کو بھی تقویت پہنچتی ہے کہ موجودہ عیسائیت پولوس کی مرہونِ منت ہے اور حضرت مسیح ناصری کی تعلیم سے اسے دور کا بھی واسطہ نہیں)۔

انہوں نے اس کتاب میں صاف صاف اس بات کا انکار کیا ہے کہ وہ بعض عیسائی عقائد کو اپنی تحقیق کے مطابق درست نہیں سمجھتے۔ ایک پروفیسر کی حیثیت سے وہ چاہتے ہیں کہ اپنی عقل کو دھوکہ نہ دیں۔ ان کا ایک فقرہ یہ ہے:

I BELIEVE WE HAVE IN INHERITED A FORM OF CHRISTIANITY WHICH ONE MAY WELL QUESTION AS TO WHETHER IT WAS ORIGINAL AND WHETHER IT HAS DEVELOPED ON THE RIGHT LINES.

ترجمہ:۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ایک ایسی عیسائیت ورثہ میں ملی ہے جس کے متعلق جائز طور پر یہ سوال کیا جا سکتا ہے کیا یہی اصل عیسائیت ہے اور صحیح خطوط پر اس کی نشوونما ہوئی ہے۔"

گویا انہوں نے عیسائیت کے تمام عقائد پر خطِ تنسیخ کھینچ دیا۔

ــ برینڈن ۱۹۳۲ء میں پادری بنے تھے۔ بعد میں جب وہ جنگ کے دوران شمالی افریقہ میں تھے تو انہیں ڈاکٹر آف ڈوونٹی کی ڈگری ملی۔ ۱۹۵۱ء سے وہ یونیورسٹی آف مانچسٹر میں تقابلِ مذاہب کے پروفیسر ہیں۔

اوپر جس کتاب کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ تو ایک پادری نے لکھی اب ایک بشپ کی کتاب پیشِ نظر ہے۔ اس کا نام ہے

HONEST TO GOD

بشپ رابنسن نے لکھا ہے۔ یہ کتاب اتنی مقبول ہوئی ہے کہ چھپتے ہی سب سے زیادہ بکنے والی کتب میں شمار ہونے لگی تھی۔ وہ کہتے ہیں چرچ آف انگلینڈ میں جو اس کتاب نے تہلکہ مچایا ہے ویسا نظارہ دیر کے بعد ہی دیکھنے میں آتا ہے۔

اس کتاب میں بشپ رابنسن نے اس عقیدہ کی تردید کی ہے کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے تھے۔ اور وہ یہ بھی نہیں مانتے کہ جس طرح ان کی کتب (اناجیل) میں لکھا ہے جنت اوپر ہے اور جہنم نیچے اور جس وقت مسیح کو "قبر" میں رکھا گیا تھا اس وقت زمین سے نیچے جانے کو جہنم میں جانا ہی تصور کیا جاتا تھا۔ ان کا خیال ہے کہ عیسائیت کو غیر حقیقی امور سے پاک کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عیسائیت کو DEMYTHOLOGISE کیا جائے تو کچھ بات بنے گی۔

عیسائیت کے اس خیال کو وہ ہرگز ماننے کے لئے تیار نہیں کہ اللہ تعالیٰ کہیں آسمان کے اوپر بیٹھے ہیں۔ رہنے کا جو لکھا ہے کہ مسیح آسمان پر جا کر خدا کے دائیں ہاتھ بیٹھ گئے (رابنسن) جب موجودہ عیسائیت پر غور کرتے ہیں تو ان کے خیال میں اگر اس میں سے غیر حقیقی امور کو نکال دیا جائے تو یہ "عیسائیت بغیر مذہب" کا لبادہ اوڑھ لے گی۔ یعنی RELIGIONLESS CHRISTIANITY ہو جائے گی۔

جب ان کی کتاب چھپی تو لوگوں نے ایک دفعہ پھر وہی آواز بلند کی جو بشپ بارنز کی کتاب کی اشاعت پر اٹھائی گئی تھی اور وہ کہ ایک بشپ ہو کر ایسے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ لوگ کہنے لگے کہ ان کا کام تو عیسائیت کی حفاظت ہے نہ کہ عیسائیت کی توڑ پھوڑ۔ جہاں اس کتاب پر مخالفانہ تبصرے ہوئے وہاں بعض بڑے عیسائی پادریوں نے اس کے حق میں بھی لکھا۔ چنانچہ برمنگھم کے ریورنڈ پیٹر ہالس PETER HOLLIS نے لکھا کہ میں حیران ہوں کہ ہم کب تک نئے عہد نامہ کو اس صورت میں جیسے کہ وہ اب ہے پیش کر کے کسی اچھے نتیجہ کی توقع کرتے رہیں گے۔

ایک اور کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے اس کا نام ہے OBJECTIONS TO CHRISTIAN BELIEF یعنی عیسائی عقائد پر اعتراضات۔ دراصل یہ تین پادریوں اور ایک غیر پادری عیسائی کے مضامین کا مجموعہ ہے۔ رابنسن جن کی کتاب کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان کا کہنا ہے کہ ان مضامین کے مصنفین اخلاقی اور عقلی پیشہ کی صفائی کی مہم میں مصروف ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ زمانے کے انسان کے لئے ایک پاکیزہ اور زندگی سے براہ راست تعلق رکھنے والی عیسائیت پیش کی جا سکے۔ اور عقائد میں سے ایسی باتیں جنہیں خشک ٹہنے کہا جا سکتا ہے کاٹ کر پھینک دی جائیں۔ خاص طور پر وہ جن عقائد کی چھان بین کر رہے ہیں وہ یہ ہیں:-

- کیا خدا صرف صفات کا نام ہے یا اس ہستی کا کسی ذات سے بھی تعلق ہے۔
- کیا یسوع مسیح کی الوہیت حقیقت ہے یا ایک وہم۔
- کیا وہ اخلاقی اقدار جو عیسائیت پیش کرتی ہے کسی تبدیلی کی بھی متحمل ہو سکتی ہیں یا نہیں۔

یہ تینوں پادری اور ان کا غیر پادری ساتھی کیمبرج یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور اسی نسبت سے انہیں کیمبرج کے معترضین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

ان میں سے ایک — کینن ہیو مانٹے فی اورے CANON HUGH MONTEFIORE نے نہ صرف یسوع مسیح کی خالی قبر پر اعتراض کیا ہے بلکہ یہ بھی کہا ہے کہ انہیں یقین ہے کہ اگر ہم اس وقت موجود ہوتے اور ایک کیمرہ لے کر عمل وقوع پر پہنچ جاتے تو ہم مسیح کی کوئی ایسی تصویر نہ لے پاتے جس میں وہ قبر سے نکل رہے ہوتے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کینن ہیو کے خیال میں یہ واقعہ اس طرح ہرگز پیش نہیں آیا جس طرح نیا عہد نامہ اسے پیش کرتا ہے۔

اس کتاب کے مصنفین کے نام یہ ہیں:-

۱۔ الیگزنڈر روپر وڈلر ALEXANDER ROPER VIDLER کنگز کالج کے ڈین ہیں اور وہ پرچہ THEOLOGY اور SOUNDINGS کے ایڈیٹر ہونے کے باعث اپنے آپ کو کیمبرج میں پیدا ہونے والے نئے خیالات کے داعی سمجھتے ہیں۔

۲۔ ہیری ایبٹ ولیمز HARRY ABBOT WILLIAMS یہ صاحب ٹرنٹی کالج کے فیلو اور ڈین ہیں اور چاروں میں سب سے زیادہ "ترقی یافتہ خیالات" کے حامل ہیں۔ ان کا خیال ہے عیسائیت کی تعلیم نہایت مبہم ہے اسے واضح کرنے کی ضرورت ہے۔

۳۔ کینن ہیو مانٹے فی اورے۔ یہ بھی ایک کالج کے ڈین رہے ہیں۔

۴۔ ڈانلڈ میکنزے میکی نان DONALD MACKENZIE MACKINNON کارپس کرسٹی کالج کے مذہبیات کے پروفیسر ہیں۔

تین چار سال سے "بے خدا عیسائیت" کا خوب چرچا ہے۔ یہ بات ایک تحریک یا مہم کی صورت میں پیش کی جا رہی ہے کہ عیسائیت نے جس خدا کا تصور دیا خدا کا جو تصور پیش کیا تھا اب وہ مردہ ہو چکا ہے۔ اس نظریے کی وضاحت کے سلسلہ میں تو بہت سے لوگوں نے لکھا ہے لیکن ان میں چار مصنف خاص طور پر نمایاں ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:-

۱۔ فان بیورن VAN BUREN
۲۔ ہملٹن HAMILTON
۳۔ وہانین VAHANIAN
۴۔ آلٹی زر ALTIZER

ان سب کا خیال ہے کہ عیسائیت کو قائم و برقرار رکھنے کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ خدا کا جو تصور اس نے پیش کیا ہے اسے ذہنوں سے محو کر دیا جائے۔ ان میں سے بعض کا کہنا ہے کہ اگر کوئی خدا ہے بھی تو اس نے ہمیں بالکل چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ ہیملٹن

حمائل انگلش
یعنی
قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ
— نیا ایڈیشن —
ملنے کا پتہ:-
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

نظر و دھوپ کی عینکوں کی مشہور دکان
ممتاز آپٹیکل سروس
ڈاکٹر ممتاز احمد دندان و عینک ساز
— کچہری بازار لائلپور —

قادیان کا قدیمی مشہور عام اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے ہمیشہ خریدتے وقت شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں۔
بڑی شیشی دو روپے — درمیانی ایک روپیہ — چھوٹی آٹھ آنے
دوران جلسہ پر گول بازار ربوہ میں ہمارا سٹال ہوگا

زود جام عشق
طاقت کا بہترین تحفہ
قیمت خوراک ایک ماہ بیس روپے

اکسیر حیات
اعضائے رئیسہ کی زائل شدہ طاقت کو بحال کرتا ہے۔
قیمت خوراک دو ہفتہ چھ روپے

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے بہترین تحفہ۔
بڑی شیشی کی قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے
چھوٹی دس آنے
نیز
جلسہ سالانہ کے ایام کے لئے
بڑی شیشی ایک روپیہ
چھوٹی آٹھ آنے

ادویات ملنے کا پتہ:- شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

زد جامِ عشق مشہور و معروف نسخہ اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بےنظیر علاج۔ مکمل کورس سات گولیاں ۔ تیار کردہ دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

نے اپنی کتاب
THE NEW ESSENCE OF CHRISTIANITY
میں صاف طور پر لکھا ہے کہ اگر مسیح اس بات پر حیرت کا اظہار کر سکتے ہیں کہ خدا نے انہیں چھوڑ دیا ہے تو ہم اس حیرت کا کیوں اظہار نہیں کر سکتے۔

ALTIZER آلٹی زر
اپنی کتاب "عیسائی دہریت کی انجیل" میں لکھتے ہیں کہ ہمیں اس بات کا اعتراف کر لینا چاہیئے کہ خدا کی موت ایک تاریخی واقعہ ہے۔ ہمارے زمانے میں خدا مر چکا ہے۔ ہماری تاریخ سے وہ خارج ہو چکا ہے اور ہماری زندگیوں میں اب وہ موجود نہیں ہے۔

ایک اور مصنف نے لکھا ہے کہ "خدا کوئی نہیں ہے اور نہ یسوع مسیح اس کا اکلوتا بیٹا ہے۔" اس سے نہ صرف خدا کے متعلق مصنف کے خیال کا پتہ چلتا ہے بلکہ یسوع مسیح کے متعلق بھی بات واضح ہو جاتی ہے۔

اختصار کے پیشِ نظر صرف چند ایک کتب اور مصنفین کا ذکر کیا گیا ہے اور اس مضمون کے ختم کرنے سے قبل صرف ایک اور مصنف کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔ اور یہ وہ مصنف ہیں جو غالباً باقی سب سے زیادہ معروف ہیں اور جن کی ضرب عیسائیت پر سب سے کاری لگی ہے۔ ان کا نام بشپ پائک اور ان کی کتاب کا نام ہے "یہ خزانہ کیا ہے؟"
WHAT IS THIS TREASURE
امریکی TIME کے تبصرہ نگار نے ان کے متعلق لکھا ہے کہ شاید ہی عیسائیت کا کوئی عقیدہ ہو جس کا انکار بشپ پائک نہ کر چکے ہوں۔

انہوں نے ہر عقیدے پر پورے غور و فکر کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے غلط عقائد کو غلط قرار دیا ہے۔ تثلیث کے متعلق ان کا خیال ہے کہ یہ خداؤں کی کمیٹی بنا دینے والی بات ہے گویا ایک خدا تو پھر کسی کام کا نہ ہوا۔ ان کا خیال ہے کہ عیسائیت کو عقائد کے بوجھ کے اس طرح دبا دیا ہوا ہے کہ جب تک عقائد کا یہ بوجھ اس کی کمر سے اتار کر پھینک نہ دیا جائے گا عیسائیت دم نہ لے سکے گی۔

اسی سلسلہ میں شکاگو یونیورسٹی کے پروفیسر "مگی" کا خیال ہے کہ آجکل کا نوجوان تو مسیح کی بن باپ پیدائش اور موروثی گناہ کی طرف توجہ دے ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ تو خدا کی ہستی کو زیرِ بحث لاتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر خدا ہی موجود نہیں ہے تو باقی باتیں چہ معنی دارد۔

بشپ پائک کا خیال ہے کہ اب تو کچھ لوگ ایمان کا دعوے کرنے والے موجود ہیں۔ اگر عیسائیت کو جلد از جلد غلط عقائد سے پاک نہ کر لیا گیا تو پھر عیسائیت کا دم بھرنے والا کوئی بھی نہ ملے گا۔ ۱۹۶۰ء میں انہوں نے کرسچین سینچری
CHRISTIAN CENTURY
کے ایڈیٹر کو بتایا کہ وہ یہ بات لکھ کر دینا چاہتے ہیں کہ اس بات کو اپنے عقائد میں شامل نہیں کر سکتے کہ یسوع مسیح بن باپ پیدا ہوئے تھے۔ اور یہ کہ تثلیث میرے لئے ایک بے معنی بات ہے اور اسی طرح وہ یہ بھی نہیں مان سکتے کہ صرف یسوع مسیح ہی نجات کا باعث ہو سکتے ہیں۔

کاسرِ صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد نہ صرف صلیب بلکہ صلیب سے متعلقہ ہر عقیدہ سچائی کی کسوٹی پر پرکھا جا رہا ہے اور عیسائی دنیا کے عالموں کا خیال ہے کہ ہر عقیدہ ایک من گھڑت خیال اور ایک وہم ثابت ہو رہا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم اپنے ماحول سے باخبر رہیں۔ عیسائی خود عیسائیت کے خیمے کی طنابیں ڈھیلی کر رہے ہیں۔ وہ خود اپنے اس گھروندے کو توڑ پھوڑ رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے دیکھا جائے تو یہی مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا تھا اور یہ مقصد خود عیسائی علماء کے ہاتھوں پورا ہو رہا ہے۔

قوم کا نصرت آرٹ پریس
آپ کی ضرورت کے لئے لیٹر پیڈ اور کیش میمو وغیرہ کی نہایت عمدہ طباعت کرتا ہے۔ جماعت کے مخلصین ہمیشہ دور دور سے آرڈر بھجواتے رہتے ہیں۔ احباب کی ضرورت کے لئے الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کے الفاظ چھاپ کر نصرت رائیٹنگ پیڈ بھی تیار کئے ہوئے ہیں آپ ہمیشہ یہی پیڈ استعمال فرمائیں نیز اپنے ناموں کے لیٹر پیڈ ہم سے چھپوا کر ممنون فرمائیں۔ مزید معلومات کے لئے بذریعہ کارڈ یاد فرمائیں۔
مینیجر نصرت آرٹ پریس گولبازار۔ ربوہ

ہر قسم کا چمڑا، کینوس کے ٹرنک، سوٹ کیس، ہولڈال، ہینڈ بیگ سامان سیڈلری، سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں۔
ایم الٰہی بخش حسین بخش ۱۳۱۔ انارکلی لاہور

طباعت کا قدیم ترین ادارہ
لائن پریس
ہسپتال روڈ
انارکلی۔ لاہور
رجسٹرڈ متعلقہ کارخانہ جات ایجنسیاں لیبر اور دیگر محکمہ جات کے لئے تشریف لائیں
تار: "لائن پریس" ٹیلیفون نمبر ۳۰۸۷

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت
جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر شریف احمد بڑا اڈہ چنیوٹ

احمدیت کا مستقبل

بقیہ صفحہ ۳۰

اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہو گا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔"

(تذکرۃ الشہادتین صـ۳)

اسی کتاب میں فرماتے ہیں۔

"اے تمام لوگو سن رکھو یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔"

(تذکرۃ الشہادتین صـ۶۴-۶۵)

یہ اس تحریک کے ابتداء کی بات ہے۔ ساری مخالفتوں کے باوجود اب یہ تعداد بڑھ کر لاکھوں ہو گئی ہے اور دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں یہ جماعت موجود نہیں تھی۔ وقت یہ تعداد کروڑوں بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو گی اور اس کے ساتھ دین اسلام تمام ادیان پر غالب ہو گا۔ اس قادر خدا نے یہی چاہا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کون ہے جو اس کے راستے میں روک ڈال سکے۔ اس کے فضلوں اور اس کی برکتوں سے یہ ہے احمدیت کا مستقبل۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ھوالشافی

"کیورٹیو سسٹم" یعنی جدید ہومیوپیتھی کے

مجرب نسخے SPECIFICS

• بواسیر • دمہ • دائمی سردرد اور جسمانی دردوں کے لئے دس دس روپیہ کی چار خوراکی اکسیریں نہایت کامیاب ہیں۔ ہر اکسیر کی نمونہ کی ایک خوراک مفت حاصل کرکے آزمائش کریں انشاء اللہ پہلی خوراک سے ہی آرام آنا شروع ہو جائیگا۔

تفصیلی معلومات اور لٹریچر مفت حاصل کریں

ٹانکس TONICS (مقویات)

(۱) "بے بی ٹانک" بچوں کی کمزوری سوکھے پن اور بدہضمی وغیرہ کے لئے۔ ۳/-
(۲) "برین ٹانک" دماغی تھکان اور حافظہ کی کمزوری کے لئے۔ ۳/-
(۳) "جنرل ٹانک" دماغی اور اعصابی کمزوری کے لئے۔ ۴/-
(۴) "سپیشل ٹانک" ہر قسم کی کمزوری اور کمی خون کے لئے۔ ۵/-
(۵) "سپیشل کورس" خاص کمزوری کا خاص علاج ۱۰/-
(۶) "ریجووینیٹنگ کورس" سپیشل کورس سے بھی طاقتور نسخہ ۳۰/-

فیس کلینر FACE CLEANER

لگانے سے چہرے کے کیل چھائیاں اور داغ وغیرہ صاف ہو جاتے ہیں۔ ۳/-

آرنیکا ہیئر آئیل

گرتے بالوں کو روکتا اور نئے بال اگاتا ہے ۵/- چھوٹی شیشی ۳/-

عام استعمال کی ادویات

"کیورٹیو" کھانسی زکام بخار اور نمونیہ وغیرہ کا فوری علاج۔ پیکنگ ۳/- و ۱/-
"ڈوائی جسٹیلین" بدہضمی اور بھوک کی کمی وغیرہ کے لئے۔ " " "

عورتوں کی ادویات

(۱) "لیکورین" لیکوریا (سیلان الرحم) کا کامیاب علاج۔ ۴/-
(۲) "مینسلین ۱" ایام کی درد اور رکاوٹ کا کامیاب علاج۔ ۳/-
(۳) "مینسلین ۲" خون کے زیادہ اخراج کو روکتی ہے۔ ۳/-
(۴) "سٹے رلیٹی کورس" بانجھ پن کا مکمل کورس۔ ۲۰/-

دانتوں کی ادویات

(۱) "اینٹی پائیوریا" مسوڑھوں سے خون یا پیپ وغیرہ آنے، گوشت خورہ اور مسوڑھوں کی ہر خرابی کے لئے ۱۰/-
(۲) "اینٹی کیریز" دانتوں کے کھن کا مستقل علاج۔ ۱۰/-
(۳) "اینٹی کیریز فار بے بیز" بچگانہ کورس۔ ۵/-
(۴) "ٹوتھ کیور ۱،۲" دانت درد کا فوری علاج۔ ۲/-

حیوانات کی دوائیں

"اکسیر اپھارہ"، "اکسیر بدہضمی"، "اکسیر منہ کھر"، "اکسیر کھانسی"، "اکسیر پیٹ"، "اکسیر گل گھوٹو"، "کیورٹیو تھنوں"، "اکسیر دودھ"، "تریاق زہر باد"، "اکسیر سرکی"، "اکسیر دودھ"، "کیورٹیو حیوانات"

• درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصدی کمیشن • دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیورٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ گولبازار ربوہ

تریاقِ معدہ
معدہ اور پیٹ کی بیماریوں کے لئے مفید دوا۔ قیمت فی شیشی -/۲ روپے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
گول بازار ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلماتِ طیبات

یعنی

ملفوظات

مکمل سیٹ دس جلدوں میں
ھدیہ -/۴۰ روپے علاوہ محصولڈاک

الناشر۔ **الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ** گولبازار ربوہ
فون نمبر ۱۰

نورکاجل کی شہرت اور قبولیت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں:۔

"میں خود اور میرے بہت سے عزیز نورکاجل تیار کردہ خورشید دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں بہت مفید اور خوشگوار کاجل ہے بیگم کیپٹن پاکستان اور دیگر بھی اپنے عزیزوں کو تحفتاً بھیجتا ہوں کاجل بچوں اور بڑوں کیلئے بہت مفید پایا ہے"۔ قیمت سوا روپیہ

تیار کردہ۔ خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ فون نمبر ۲۰

ایس - سی کالج

و

شارٹ ہینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ
کمرشل بلڈنگ مال روڈ۔ لاہور

سیشن ۱۹۶۸-۶۹ء

داخلہ برائے
اُردو - بنگالی - پشتو - عربی و انگریزی شارٹ ہینڈ

پٹمن سلون ڈپلائن
پٹمین - سلون ڈپلائن - گریگ وغیرہ طریقہ کار سے

میعاد کورس صرف تین ماہ
کُل فیس ایک سو پچاس روپے صرف

{ واقفِ زندگی احباب کو مفت
{ تصدیق امیر جماعت کی ضروری ہے

شریف اللہ شیخ کوثر
گولڈ میڈلسٹ
پی۔ سی۔ ٹی ۔ سی ۔ ایس۔ ڈی
ایف ۔ ایس ۔ ڈی ۔ ایس (لنڈن)
پرنسپل و ڈائریکٹر
شارٹ ہینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

جاوید کوثر جاوید
سیکرٹری

فون ۶۳۳۸۲

(گورنمنٹ طرزی گرلز اسکول ۔ گورنمنٹ سی آئی ۔ ڈی رپورٹرز انیشل ٹریننگ سینٹر)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معروف شاعر و صحافی
حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل رضی اللہ عنہ
کی
دلگداز اور پُر تاثیر نظموں کا مجموعہ!

نغمۂ اکملؓ

(۱۹۰۱ء سے ۱۹۶۶ء تک)

جن میں سے

۱. بعض شاعر نے بزبانِ طوطیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بارگاہ میں بقاء جیتنی بیٹھ کر پڑھیں اور داد پائی۔
۲. بیشتر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے عقیدت و ارادت کی مظہر ہیں۔
۳. اکثر سلسلہ احمدیہ کے اخبار و رسائل میں چھپ کر قبولِ عام کا سند حاصل کر چکی ہیں۔
۴. کئی مقامی اور بیرونی ممالک کے جلسوں اور اجتماعوں میں پڑھ کر سنائی جا چکی ہیں۔
۵. ہر صورت سے نایاب و نادستیاب تھیں اب پہل مرتبہ مشفورکی یادگار کے طور پر کتابی صورت میں یکجا کر دی گئی ہیں۔

- آفسٹ طباعت اور بلاک پرنٹنگ کا حسین امتزاج۔
- ۲۰×۳۰ سائز کے ۲۰۰ صفحات
- سرورق آرٹ کارڈ پر چار رنگ ڈیزائن
- قیمت ساڑھے سات روپے۔
- سفید کاغذ پر خاص ایڈیشن دس روپے
- سلسلہ احمدیہ کی تاریخ روایات اور تاریخ کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہئیے خدام و اطفال کی تربیت کا پاکیزہ ذریعہ۔
- ربوہ کے بک سیلروں اور ایجنٹوں سے طلب کیجئے۔

جنید ہاشمی مکتبہ یادگارِ اکملؓ دار الصدر شرقی ربوہ

اطلاع دیں

اگر کسی صاحب نے ہمیں کوئی آرڈر وغیرہ بھیجا ہو یا دیگر معلومات کے لئے خط لکھے ہوں جس کا جواب نہ ملا ہو اور ہماری طرف سے تعمیل نہ ہوئی ہو تو براہ کرم فوری طور پر اطلاع دیں۔ سید عبدالرحمٰن مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ۔

ہر قسم کی طبی ضروریات کیلئے دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ سے رجوع فرماویں

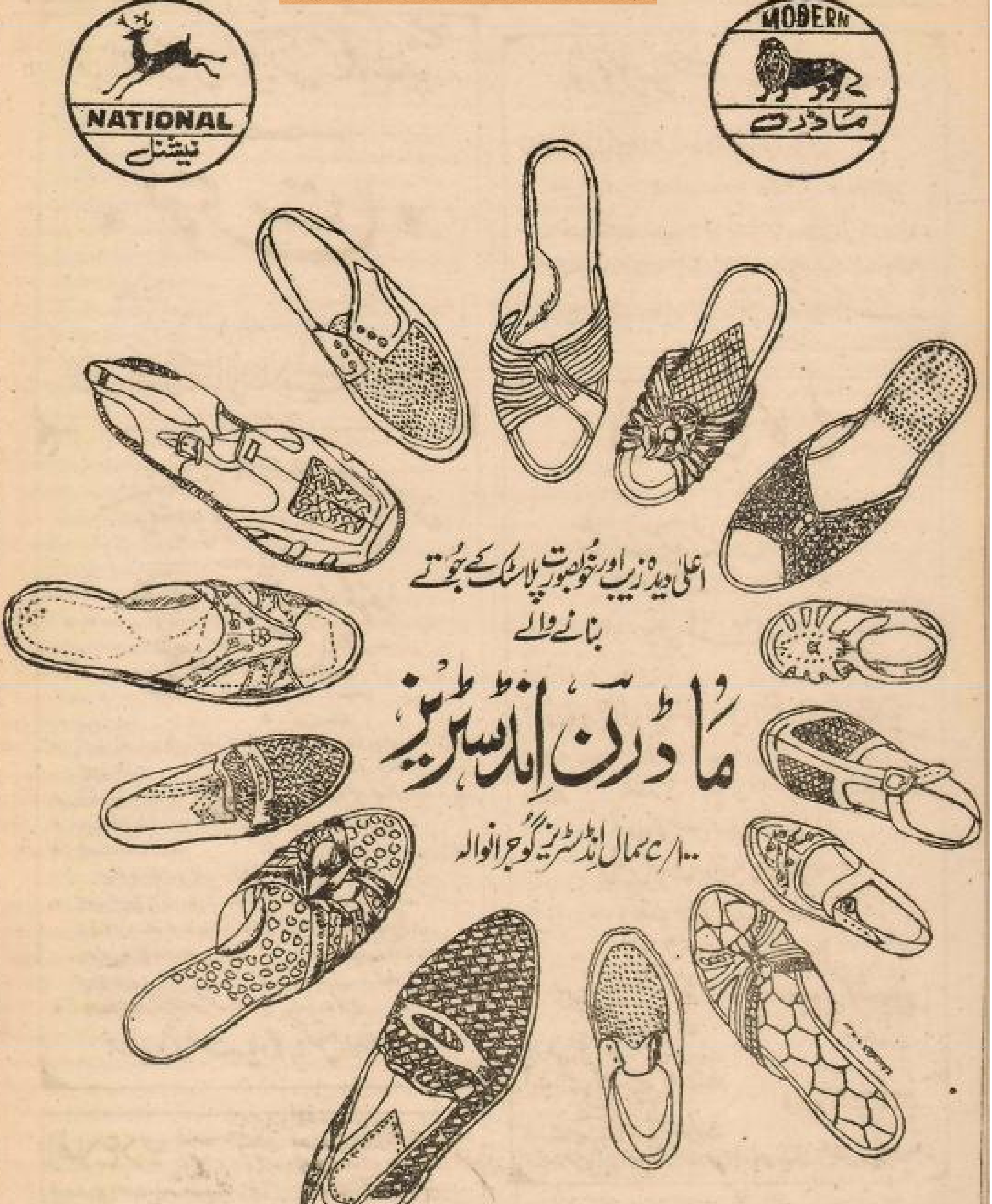
NATIONAL
نیشنل
MODERN
ماڈرن
اعلیٰ دیدہ زیب اور خوبصورت پلاسٹک کے جوتے
بنانے والے
ماڈرن انڈسٹریز
۱۰۰/ سی سمال انڈسٹریز گوجرانوالہ

اسلام کی فتح کا ایک عظیم الشان نشان

مکرم چوہدری عبد الکریم خان صاحب شاہد کاٹھگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ

اسلام ایک عالمگیر اور زندہ مذہب ہے۔ قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے۔ سیدنا و مولانا سید الاولین والآخرین حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں اور اس زندگی کا ثبوت یہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہزاروں کروڑوں بندگان حق سعادت دارین حاصل کر گذرے ہیں جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کی برکت سے بے شمار چمکتے ہوئے نشانات و معجزات دیئے گئے اور ہزاروں ہزار کی غیر معمولی تائید و نصرت سے ان کو عظیم القدر روحانی دینی فتوحات حاصل ہوئیں۔ اسی طرح یہ ہمیشہ سے ہوتا رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامورین اور ان کے متبعین مظفر و منصور ہوتے رہے ہیں۔ اور ان کے مخالف و متعصب ہی ذلیل ہوتے معاندین خائب و خاسر ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح سیدنا و مولانا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا یہی سلوک رہا۔ کہ آپ کو ہر لڑائی میں کامیابی فتح و نصرت حاصل رہی بلکہ ان فتوحات کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری رہا۔ چنانچہ دور کی مانند اس وقت میں بھی اسلام کے دشمن اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے معاند و بدگو ناکام و نامراد رہے اور اسلام کو فتح ملی۔

چنانچہ ۶ مارچ کا دن بھی اسلام کی تاریخ میں بڑی شان رکھتا ہے یہ وہ دن ہے کہ جس میں اسلام کی سچائی کے ثبوت میں خدا تعالیٰ نے سب سے پیارے نبی سیدنا حضرت سید الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر خارق عادت طور پر ایک عدیم المثال آسمانی نشان ظاہر کیا یعنی یہ دن حق و باطل کے درمیان فیصلہ کا دن ہے کفر و اسلام کے مقابلہ کے نتیجہ کا دن ہے اس روز اسلام کے ایک بہادر پہلوان کو ایک مرد غیر مسلم صادق پر غلبہ نصیب ہوا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ آریہ دھرمی ہندو کے سرپرست پنڈت جو سید ولد آدم حضور پر نور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بدخواہ تھے غلام اور عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پنڈت لیکھرام کی موت کے متعلق ایک زبردست و فتح پیشگوئی حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی۔

پنڈت لیکھرام پشاوری ہندو دھرم میں آریہ قوم کے ایک بہت بڑے لیڈر تھے۔ جو اسلام کی مخالفت میں بہت پیش پیش تھے۔ اختلاف عقائد اگرچہ دیانتداری اور نیک نیتی سے ہو تو کوئی بڑی چیز نہیں مگر اختلاف جو تعصب و عناد پر مبنی ہو اور جس میں انسان انسانیت کو چھوڑ کر بد اخلاقی کو شعار بنا لے وہ ایک ایسا کہ خود ان کے لئے زہر ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے پنڈت لیکھرام اسی لاعلاج مرض کا شکار ہو گئے تھے سخت عناد اور تکبر میں مبتلا تھے۔ اسلام پر سخت ناروا حملے کرتے تھے۔ اور دنیا کے عظیم الشان معصوم انسان حضرت بانی اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات کے خلاف نہایت بدزبانی کرتے تھے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو بہتیرا روکا۔ مگر پنڈت صاحب بیباکی و بدسلوکی میں بڑھتے ہی گئے یہاں تک کہ اس کی ایسی گستاخی کہ جو قیامت تک مسلمانوں کے لئے باعث عبرت ہو گی۔

حضور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح و مہدی علیہ السلام نے آخر ایک نہایت عجیب طریق اختیار کیا یعنی آپ نے اللہ سے مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو رسالہ جات کی دعوت دی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں تو ان کی قضا و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں اس پر اندر من نے تو اعراض کیا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے حضور کو جواب دیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو۔ چنانچہ اسے حضور کے اپنے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے :-

لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی

۱۔ "سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جل شانہٗ کی طرف سے الہام ہوا

عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ
لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔ اور اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے۔ اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص (لیکھرام ناقل) اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں واضح رہے کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں جن کے تصور سے بھی بدن کانپتا ہے۔ اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں کون مسلمان ہے جو ان کتابوں کو سنے اور اس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔ باایں ہمہ شوخی و خیرگی یہ شخص سخت جاہل ہے۔ عربی سے ذرہ مس نہیں۔ بلکہ دقیق اردو لکھنے کا بھی مادہ نہیں۔ اور یہ پیشگوئی اتفاقی نہیں بلکہ اس عاجز نے خاص اسی مطلب کے لئے دعا کی۔ جس کا یہ جواب ملا۔ اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کے لئے بھی نشان ہے۔ کاش وہ حقیقت کو سمجھتے اور ان کے دل نرم ہوتے اب میں اسی خدائے عزوجل کے نام پر ختم کرتا ہوں جس کے نام سے شروع کیا تھا۔ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد المصطفیٰ افضل الرسل۔ خیر الوریٰ سیدنا و سیدکل ما فی الارض و السماء۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور
۲۰ فروری ۱۸۹۳ء

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالات اسلام)

اس اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں آپ نے اپنے پیارے آقا و مقتدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک بہت عظیم الشان فارسی قصیدہ بھی رقم فرمایا تھا۔ جس میں لیکھرام کو خصوصاً اور دوسرے معاندین اسلام کو عموماً مخاطب کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں ؂

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بران محمدؐ

خبردار اے نادان اور بے راہ دشمن میرے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر۔ کہ اگر تو باز نہ آیا تو وہ تلوار تجھے کاٹ کر رکھ دے گی۔

۲۔ اس پیشگوئی کے سلسلہ میں رسالہ کرامات الصادقین مطبوعہ صفر ۱۳۱۱ ہجری میں فرماتے ہیں ؂

وَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مُبَشِّرًا
سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ

لیکھرام پشاوری کی نسبت خبر دی

حب احمد دل و دماغ اعصاب اور بیشمار فوائد رکھنے والی مفید و مجرب دوائی ہے۔ قیمت ۲۵/۱ روپے
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

* اب آریوں کو چاہیئے کہ سب مل کر دعا کریں کہ یہ عذاب ان کے دکھ سے ٹل جائے۔

معجون فلاسفہ - کمر درد جوڑوں کے درد، گردہ کی پتھری، دانتوں کی مضبوطی کیلئے کامیاب نسخہ قیمت فی ڈبہ ۲۵ پیسے دواخانہ خدمت خلق ربوہ

اَنَّهٗ مِنَ الْهَالِكِيْنَ . وَاِنَّهٗ كَانَ يَسُبُّ نَبِيَّ اللهِ وَيَتَكَلَّمُ فِيْ شَأْنِهٖ بِكَلِمَاتٍ خَبِيْثَةٍ فَدَعَوْتُ عَلَيْهِ . فَبَشَّرَنِيْ رَبِّيْ بِمَوْتِهٖ فِيْ سِتَّةِ سَنَةٍ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلطَّالِبِيْنَ .

یعنی خدا تعالیٰ کے ایک دشمن اللہ اور رسول کے بارہ میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتا ہے اور ناپاک کلمے زبان پر لاتا ہے جس کا نام لیکھرام ہے مجھے وعدہ دیا اور میری دعا سنی اور جب میں نے اس پر بددعا کی تو خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ چھ سال کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ یہ اُن کے لئے نشان ہے جو سچے مذہب کو ڈھونڈتے ہیں۔

مذکورہ بالا الفاظ (آئینہ کمالات اسلام اور کرامات الصادقین کے) اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں کس قدر سرشار تھے اور آپ کی خاطر کس قدر غیرت رکھتے تھے۔ اور رسول پاک کی محبت ہی اس پیشگوئی کا باعث ہوئی تھی۔

۳ - لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر مندرجہ حاشیہ ٹائیٹل پیج برکات الدعا آج جو ۲ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے۔ صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟ اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے۔ تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے۔ ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے کہ وہ دوسرا شخص انہیں چند آدمیوں میں سے ہے جن کی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں اور یہ یکشنبہ کا دن اور چار بجے صبح کا وقت تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۴ - پیشگوئی کے پورا ہونے کی خبر رسالہ کرامات الصادقین میں علاوہ اس کے ایک دوسری علامت یہ بتائی کہ وہ عید کے دن کے قریب پوری ہوگی چنانچہ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَبَشَّرَنِيْ رَبِّيْ وَقَالَ مُبَشِّرًا سَتَعْرِفُ يَوْمَ الْعِيْدِ وَالْعِيْدُ اَقْرَبُ

اور میرے رب نے مجھے بشارت دی اور بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ تو عنقریب عید کے دن کو پہچان لے گا اور اصل عید بھی قریب ہوگی یعنی لیکھرام سے متعلقہ پیشگوئی کا ظہور عید کے دن کے ساتھ ملحق ہوگا۔

پیشگوئی کے چند چیدہ چیدہ پہلو

(۱) لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں بدزبانی اور گستاخیوں کی سزا میں خارق عادت عذاب کے ذریعہ اچانک مارا جائے گا۔

(۲) یہ واقعہ عید کے دن کے ساتھ ملحق ہوگا۔

(۳) یہ پیشگوئی اسلام کے زندہ مذہب ہونے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچا نبی ہونے کا ایک عظیم الشان ثبوت ہوگی۔

(۴) یہ پیشگوئی ظاہر کر دے گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض اب بھی جاری ہیں اور حضور پُرنور صلعم کی پیروی سے خدا تعالیٰ کے الہام و وحی کا شرف حاصل ہوتا ہے اور غیب کا علم پایا جاتا ہے۔

(۵) غیر مسلموں اور مسلمان کہلانے والے نیچری لوگوں کے لئے یہ ثبوت ہوگا کہ وہ خدا جو پہلے دعائیں سنتا تھا وہ اب بھی سنتا ہے۔ چنانچہ آپ نے سر سید احمد خان صاحب کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے رسالہ برکات الدعا میں آگاہ کیا کہ الہام و وحی برحق ہے اور خدا تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ چنانچہ میری دعا جو لیکھرام کے بارہ میں ہے اس کے متعلق منتظر رہو کہ وہ پوری ہونے والی ہے اور پوری ہو کر اس دعویٰ کو ثابت کر دے گی۔ لیکن اگر

کا نام بتایا جاتا ہے کہ اس میں دعا کی برکات اور عظیم الشان تاثیرات بیان کی گئی ہیں۔

تصویر کا دوسرا رُخ یعنی لیکھرام کی پیشگوئی

یہ چیز بڑی ہی عجیب ہے کہ پنڈت لیکھرام نے بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اپنا الہام خبط احمدیہ اور تکذیب براہین احمدیہ میں لکھا کہ مرزا نعوذ باللہ ہیضہ سے مرے گا اور اس کا تین سال کے عرصہ میں خاتمہ ہو جائیگا (تفصیل ان کتب میں دیکھی جا سکتی ہے)

خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا ظہور۔

لیکھرام کی نسبت کیا پوری ہو سکتی تھی؟ یہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ ہمیشہ صادقوں کا مددگار رہتا ہے۔ جھوٹے کے مقابلہ میں صادق کو کبھی ذلت کا منہ نہیں دکھاتا۔ مردود کاذب کا کیا حق تھا کہ اس کے لئے نشان ظاہر کرے۔ سو خدا تعالیٰ نے وہ پیشگوئی پوری فرمائی جو اس نے اپنے پیارے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو بتائی تھی۔ یعنی چھ سال کے عرصہ کے دوران ۶ مارچ ۱۸۹۷ء عیدالفطر کے دوسرے دن لیکھرام لاہور میں اپنے گھر پر ناگہانی طور پر نہایت رنگ میں مارا گیا۔ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ قاتل انسان تھا یا فرشتہ۔ یہ ایک عجیب و غریب مرحلہ ہے۔ یعنی کہ انسان کے ہی جا سکتا ہے لیکھرام کس قدر خوش فہمی میں مبتلا تھا مگر ہوا یوں کہ اور لاکھوں کو دل میں لئے ہوئے پنڈت جی ذلت کی موت مرا۔ بلکہ قتل کے ساتھ وہ بڑی تکلیف پہنچی ہوتا تھا۔ بلکہ خیال بھی ہو کہ کچھ عرصہ زندہ رہ کر مرا تھا۔ یہ دکھ بھرے اور مرنے کے درمیانی عرصہ کے لمحات اس نے کس طرح بسر کئے ہونگے وہ دیکھ رہا تھا کہ جناب مرزا صاحب کی بات پوری ہو رہی ہے۔ مرزا صاحب زندہ صحیح سلامت ہیں اور میں اب مر رہا ہوں مرزا صاحب

وہ روحانی کاپی زندہ اور قائم ہے۔ لیکن میرا یہ اعلان مردہ ہوئی۔ میرا نشان ختم ہو جائے گا۔ اور مرزا صاحب کی یادگار دین موجودہ ہے ایک ترکم کی طرح جب تک ہو جائیگی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بہرحال حسب منشائے خداوندی کے مطابق لیکھرام کا خاتمہ ہوا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پیشگوئی کے بعد گیارہ سال کے عرصہ تک زندہ رہے حالانکہ لیکھرام نے بتایا تھا کہ زندہ نہ رہیں گے بلکہ اس کے بعد تین سال گیارہ برس زندہ رہے۔ پھر یہی نہیں کہ لیکھرام کی پیشگوئی پوری ہونے کے بعد اور کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔ بلکہ بے شمار ایک سے ایک بڑھ کر آسمانی و زمینی بے مثال نشانات ظاہر ہوئے۔ وفضل کے بہت سے منصوبوں سے محفوظ رہے اور اولاد عطا ہوئی۔ جماعت میں روز افزوں ترقی ہوئی۔ بیسیوں حقائق و معارف پر مشتمل کتب تصنیف فرمائیں۔ اور پھر خدائے قادر کے مطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کا اس حالت میں وصال ہوا کہ آپ کا ظاہری جسمانی وجود عالی لاکھوں افراد موجود تھے۔ وہ بستان جس کی حفاظت اور آبیاری کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تھا وہ ہرا بھرا اور آباد تھا۔ سرسبز و شاداب تھا۔ بعد ازاں خدا تعالیٰ آپ کے مخلص خلفاء کرام و جانشین کے ذریعہ اس سلسلہ کو ترقی دے رہا ہے۔ کئی مخالف لشکر بے جانے گئے کئی زندہ رہنے کا دعویٰ قائم کئے گئے۔ کئی ابتلاء آئے۔ آزمائشیں ہوئیں۔ بڑے بڑے انقلاب کا سامنا ہوا۔ مگر وہ خدا جو زندہ خدا ہے جس نے خود اس سلسلہ کو قائم کیا تھا۔ وہی ہر آن اور ہر مشکل سے مشکل وقت میں اس کی پوری حفاظت کی۔ مخالفانہ منصوبے اور تدابیر بری طرح ناکام ہوئے بلکہ ان کے بعد خدا تعالیٰ نے پہلے سے بھی زیادہ اس سلسلہ حقہ کی دستگیری فرمائی اور آج ارکان عالم میں اسکو عزت اور وقار حاصل ہے۔ خدا تعالیٰ اس سے اشاعت اسلام اور تبلیغ قرآن کریم کے وہ عظیم الشان کام لے رہا ہے کہ جس کی نظیر اس دور میں عام مسلمانوں اور ان کے امیر کو بھی توفیق نہیں ملی۔ فالحمد للہ

قرص نور محافظ جوانی۔ جلد شکایات کیلئے مفید قیمت فی شیشی پانچ روپے نائب دواخانہ گولبازار ربوہ
گول کچہری بازار لائلپور

خالص سونے چاندی کے زیورات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ پاک جیولرز گولبازار ربوہ

سازش کا الزام اور اس کا بہترین جواب

مخالفین اور مجوزوں کی ایک یہ بھی عادت ہے کہ جب ایک بندہ حق کسی غیب کی اہم خبر کو پیشتر از وقت بتاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ایک پیشگوئی کیا ہے (نعوذ باللہ) جھوٹ ہے پھر جب وہ خدائی فرمان پورا ہو جاتا ہے تو وہ یہ طریق اختیار کرلیتے ہیں کہ یہ جادو ہے یا یہ کوئی سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت یہ ہوا ہے چنانچہ لیکھرام کا عبرت انگیز ہلاکت پر مخالفین خصوصاً ہندوؤں نے یہ الزام لگایا کہ لیکھرام مرزا صاحب کی (نعوذ باللہ) سازش سے قتل ہوا ہے یا یہ کہ قتل میں مرزا صاحب کے مرید کا دخل ہے وغیرہ وغیرہ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مکروہ الزام کے جواب میں نہایت تحدی اور زور کے ساتھ مندرجہ ذیل فیصلہ کن حل پیش کیا فرماتے ہیں :۔

"اور اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دور نہیں ہو سکتا اور مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے تو میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے سارا قصہ فیصلہ ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص سازش قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے پس اگر یہ سچ نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بد دعا سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کے لئے ہونی چاہئے اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے جو اس طریق سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے۔ یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا فیصلہ ہے شاید اس طریق سے ہمارے مخالف مولویوں کو بھی فائدہ پہنچے۔ پرانے بچنے والے یہ لکھا ہے۔"

(کتاب سراج منیر صفحہ ۲۴)

ظاہر ہے کہ کیسا شاندار صاف اور واضح طریق فیصلہ تھا مگر کوئی بھی اس سے طریق اس کو قبول کرنے کے لئے آگے نہ بڑھا۔ گویا حضرت کے اس فیصلہ نے مزید بھی تصریح ثبت کردی کہ لیکھرام خدائی قہر کا نشانہ ہوا اس میں سازش کا ہرگز کوئی دخل نہیں۔

اے کاش! اہل عقل اور اہل علم دیانتداری کے ساتھ تدبر سے کام لیں اور اللہ کو دل میں رکھتے ہوئے حضرت امام الزمان علیہ السلام کو پہچانیں اور جماعت احمدیہ کی خدمت اشاعت اسلام میں تعاون کر کے خدائی رضاؤں کے وارث بنیں۔ آمین ثم آمین۔

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے وائٹ لیگھارن کی جدید ترین نسل کے بٹھانے والے انڈے اور یک روزہ چوزے حاصل کریں۔ ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے۔ ریٹ انڈے ۱/۶ روپے درجن اور یک روزہ چوزے ۱۸/ روپے درجن۔

حیاتِ بشیرؓ

حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ کی مکمل سیرت و سوانح

قیمت ۸ روپے

"لاہور تاریخ احمدیت"

قیمت ۱۰ روپے

تصنیفات حضرت مولانا شیخ عبد القادر مربی سلسلہ احمدیہ

ربوہ کے ہر کتب فروش سے مل سکتی ہیں

شیخ عبد الشکور۔ مکان نمبر ۵ گلی نمبر ۲ جناح پارک سلطان پورہ۔ لاہور

دنیا بھر میں بہترین

رشید چولہے

جو بلحاظ خوبصورتی پائیداری تیل کی بچت اور افراط حرارت بے مثال ہیں۔

اپنے شہر کے ڈیلر سے مقررہ نرخ پر طلب کریں۔

تیار کنندگان: رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

ربوہ کے دو مشہور تحفے

ہاشمون چورن (رجسٹرڈ)

تبخیر معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا

سرمہ مسیحائی

امراض چشم کے لئے بہترین سرمہ

المشتہر حکیم نذیر احمد رجسٹرڈ طبیب
نصرت دواخانہ ہاشمون رجسٹرڈ ربوہ

یونس احمد اسلم مرحوم

درویش قادیان کی یادگار

سرمہ درویش — درویش کاجل

دواخانہ درویش قادیان کا بے نظیر تحفہ

حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کا نسخہ

یہ سرمہ آنکھوں کی جملہ امراض کے لئے بے حد مفید ثابت ہو رہا ہے کئی سال سے احباب استعمال کر کے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ درویش کاجل آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور صاف رکھتا ہے اور آنکھوں کو خوبصورت بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۔/۵۰ پیسے۔ ملنے کا پتہ پاکستان میں: الفضل جنرل سٹور ربوہ

المشتہر: اہلیہ قریشی یونس احمد اسلم مرحوم قادیان

بندوق، پستول، ریوالور، کارتوس وغیرہ ہر قسم خریدنے کے لئے قریشی محمود الحسن اسلحہ ڈیلر کچہری بازار سرگودھا

- کیا آپ بالوں میں سیکری کی وجہ سے پریشان ہیں،
- آپ کے بال گر تو نہیں رہے
- کیا آپ کو سر میں خشکی کی شکایت ہے
- آپ کے بال وقت سے پہلے سفید ہونے تو شروع نہیں ہو گئے

ان تمام پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے

ہزاروں محبانِ وطن کا آزمودہ ہیئر ٹانک

سیکرول

SICROL

HAIR TONIC

استعمال کریں

سیکرول — پانچ بیش قیمت اور مجرب و آزمودہ اجزاء کا مرکب ہے جو جدید ترین طبی اصولوں کے مطابق ماہرین کی زیرِ نگرانی تیار کیا جاتا ہے

— تیار کردہ —

برائٹ فارماسیوٹیکل انڈسٹریز لاہور

سول ایجنٹ — برائٹ ایجنسیز

جودھامل بلڈنگ۔ تھارنٹن روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۶۳۱۱۲

ہر قسم کا اسلامی اور احمدیہ لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

— سے —

حاصل کریں

(مینیجنگ ڈائریکٹر)

اقبال زنانہ دواخانہ دارالرحمت وسطی گراسی پلاٹ

— ربوہ —

رات دن جلسہ کے ایام میں خدمت گار ہے، داخل ہونے کا بھی انتظام ہے۔ زچہ بچہ۔ اندرونی بیماریاں اور رسولی وغیرہ بانجھ پن۔ بچوں کا سوکھا کے علاوہ عام موسمی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ امسال بھی حسبِ سابق جلسہ گاہ میں بھی ہو گا۔

انچارج لیڈی ڈاکٹر رضیہ اقبال۔ ڈی۔ ایم۔ پی۔ ایس

ربوہ میں پی آئی اے

کا خاص بکنگ اور

ریزرویشن آفس

سالانہ جلسہ میں شرکت کرنے والے پاکستانی اور غیر ممالک سے آنے والے حضرات کی سہولت کے لئے پی آئی اے نے گول بازار ربوہ میں ایک خاص بکنگ اور ریزرویشن آفس قائم کیا ہے۔

سالانہ جلسہ میں شرکت کرنے والے حضرات پاکستان کے کسی بھی شہر یا بیرون ملک کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ اور ریزرویشن اب ربوہ ہی میں کرا سکیں گے۔

زرمبادلہ اور اسٹیٹ بینک سے متعلق دوسرے کاموں کے سلسلے میں لائل پور میں پی آئی اے کا دفتر آپ کی ہر ممکن مدد کرے گا۔

PIA

پاکستان انٹرنیشنل ائیر لائنز

جماعتِ احمدیہ کے مشہور و معروف ادارہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کی شائع کردہ کتب

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ ۸۴ کتب کا مکمل سیٹ

"تیئیس ۲۳ جلدوں میں"

ھدیہ ۲۲۰/- روپے
علاوہ محصول ڈاک

نوٹ۔ جلد اول تا نہم اس وقت سٹاک میں ختم ہیں جو دوبارہ چھپ رہی ہیں۔ طبع ہونے پر خریداران کو دی جائیں گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلماتِ طیبات
یعنی

ملفوظات

مکمل سیٹ دس جلدوں میں
ھدیہ ۸۰/- روپے
علاوہ محصول ڈاک

نوٹ۔ جلد اول اس وقت سٹاک میں ختم ہے۔ باقی نو جلدوں کی رعایتی قیمت ۷۲/- روپے ہے۔

سرورِ کونین سید ولدِ آدم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ

"سیرۃ خاتم النبیین"

حصہ اول و دوم

مصنفہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یہ معرکۃ الآراء تصنیف مستند اور صحیح حالات پر مشتمل ہے اور نامور شخصیتوں سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہے۔ ہر مسلمان کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کا مطالعہ ضروری ہے۔
ھدیہ مجلد حصہ اول پانچ روپے۔ ھدیہ مجلد حصہ دوم چھ روپے علاوہ محصول ڈاک

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی پُر معارف اور پُر حکمت تفسیر

"تفسیر کبیر"

اس وقت صرف پانچ جلدیں سٹاک میں موجود ہیں باقی چھ نایاب ہیں۔ جلد سالانہ پر حاصل کریں۔
ھدیہ پانچ جلد ۵۰/- علاوہ محصول ڈاک

فصل الخطاب

سیدنا حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کی ردّ عیسائیت پر مبسوط کتاب جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہے۔
ھدیہ مجلد فی جلد سات روپے
علاوہ محصول ڈاک

فضائل القرآن

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی جلسہ سالانہ کی چھ تقریروں کا مجموعہ

ھدیہ مجلد سات روپے فی جلد

اس کے علاوہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیگر لٹریچر ہمارے ہاں سے طلب فرمائیں۔ فہرست کتب مفت حاصل کریں۔

الناشر۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ — فون نمبر ۱۹

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز۔ دی مال لاہور۔ فون ۲۹۲۳

لائلپور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، بیڈ شیٹ، بستر، فرشی دریاں، کھیس، تولئے، جائے نماز تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیکسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر
امین پور بازار لائلپور

آپ کی صحت و توانائی کے لئے مفید اور

مجرّب نسخے
SPECIFICS

صفحہ ۲۸ پر درج ہیں جن کا مطالعہ آپ کے لئے از حد مفید ہے

عجیب و غریب تاریخی کتابیں

مکتوب سکندریہ (ایک حواری کا لکھا ہوا) طول طویل خط۔
حضرت مسیح کشمیر میں۔ چھپے ہوئے دلچسپ تاریخی داستان۔
قیمت ہر دو چار روپے
حکیم عبد اللطیف تاجر کتب مقابل دفتر ربوہ

بائیسکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت و ارزاں ملنے کا پتہ: محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تزکیہ نفوس

احبابِ جماعت کیلئے دعوتِ غوروفکر

"خدا تعالیٰ اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہو۔" (المسیح الموعودؑ)

(مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی)

اللہ تعالیٰ کے مقدس اور برگزیدہ مامورین اور مصلحین ایسے زمانہ میں مبعوث ہوتے ہیں جبکہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کے مطابق خشکی اور تری میں بسنے والے کیا عوام اور کیا علم و فضل کے مدعی لوگ قسم قسم کے شرک و معاصی اور دیگر روحانی امراض کا شکار ہوتے ہیں ایسے پُرظلمت زمانہ میں جہاں ایک طرف انسانی قلوب سے توحید خداوندی کا تصور اور دین سے تعلق رکھنے والے دیگر ضروری روحانی امور محو ہو چکے ہوتے ہیں وہاں معبودانِ باطلہ کی محبت اور مادی دنیا سے رابطہ کا احساس بڑی شدت سے نسلِ انسانی کے دلوں میں جاگزیں ہوتا ہے۔ ان حالات کی موجودگی میں پژمردہ دلوں میں روحانی بیداری پیدا کرنے اور انسان کو اس کی تخلیق کے حقیقی مقصد یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجاآوری کی طرف توجہ دلانے اور تائیدِ حق اور ابطالِ باطل کے لئے مامورینِ ربانی کا ظہور ہوتا ہے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے گزشتہ زمانوں کی طرح اس زمانہ میں بھی قادیان کی سرزمین سے اپنے ایک برگزیدہ مامور حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تجدیدِ دین اور اصلاحِ خلق نیز دنیا میں ایک عظیم روحانی تغیر پیدا کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک آمد کا مقصد وحید وہی ہے جو ہمارے مقدس آقا نبیوں کے سرتاج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کا تھا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اس زمانے کو تاریک پاکر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کرکے مجھے بھیجا ہے تاکہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملوں سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۱)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور مقام پر رقم فرماتے ہیں کہ:۔

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرکے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور خدا کی طاقتیں جو اس کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہو گا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۴۷)

یہ حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری زندگی ہی اپنی مقدس بعثت کے مقاصد عالیہ میں گزری ہے۔ کوئی گھڑی بھی تو ایسی نہ تھی جس میں خدا تعالیٰ کا یہ برگزیدہ انسان اپنے فرضِ منصبی سے غافل پایا گیا ہو۔ جن بزرگ انسانوں نے بھی آپ کی حیاتِ قدسیہ کا عظیم الشان دور اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور آپ کی صحبت میں رہے ہیں وہ اس امر کی بخوبی گواہی دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر آن خدا تعالیٰ کی حمد و ستائش اور کبریائی کے اظہار میں مصروف رہتے

کے علاوہ مخلوقِ خدا کی روحانی بہتری اور بہبودی میں شب و روز فکرمند رہتے تھے اور آپ کی یہ دلی تمنا تھی کہ میرے ماننے والوں میں نیکی اور تقویٰ کے اعتبار سے ایسی تبدیلی پیدا ہو جائے کہ جسے دیکھ کر آسمان کے فرشتے بھی ان سے مصافحہ کرنے لگیں اور اللہ تعالیٰ اپنے ان مخلص اور مقبول بندوں کی دعاؤں اور التجاؤں کو شرفِ قبولیت بخشے اور ان اللہ والوں کے ہاتھوں سے ظاہری عالم میں ایک عظیم روحانی انقلاب رونما ہو ایسا عظیم الشان انقلاب جس کی نظیر سوائے اسلام کے دورِ اوّل کے کسی اور زمانہ میں نہیں پائی جاتی۔

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے احباب کو اپنی مقدس زندگی میں جس قدر بھی حقائق و معارف سے لبریز تقاریر اور مواعظ حسنہ فرمائے ہیں یا حضورؑ نے اپنے پیارے دوستوں کے نام جو خطوط رقم فرمائے ہیں وہ "جواہر پارے" ہیں جن بیش قیمت روحانی حقیقتوں اور ہیرے اور جواہرات کو اپنے حلقۂ احباب میں مختلف اوقات میں بکھیرا ہے انہیں سلسلہ کی کتب اور اخبار و رسائل میں مشاہدہ کرکے انسانی روح وجد میں آنے لگتی اور دل بوجہ خوشی و انبساط جھومنے لگتے ہیں اور بے اختیار ایک مومن انسان بارگاہِ رب العزت میں سربسجود ہو کر اس امر کا اظہار کرنے لگتا ہے کہ واقعی خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کے مقدس مقصد کو کما حقہ سرانجام دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوتِ قدسیہ اور آپ کے فیضِ صحبت اور حضورؑ کی نیم شبی دعاؤں اور تضرعات کے نتیجہ میں حضورؑ کے ماننے والوں میں پاکباز انسانوں کا ایک گروہ ایسا بھی شامل ہو گیا جنہوں نے آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے فی الحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر دکھایا جب ہم صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ خدا کے پاک بندے اگرچہ اس دنیا میں پیدا ہوئے لیکن روحانیت کے میدان میں

بلند درجہ کو ترقی کرنے کے باعث ایک اور ہی روحانی عالم کے وجود بن گئے حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّلؓ، حضرت سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ، حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمیؓ، حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ، حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ، حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ، حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیرویؓ، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ اور ان جیسے دیگر مخلص کے بہت سے بزرگ اصحاب کی مقدس زندگیاں نیکی اور تقویٰ و طہارت اور دینی کاموں میں صرف ہوئیں۔ ان برگزیدہ ہستیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی فیضان سے حصہ پاکر ایک خاص مقام حاصل کر لیا۔ یہ لوگ خدا کے ہو گئے اور خدا تعالیٰ ان کا ہو گیا رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمیشہ یہ فکر دامنگیر رہتا تھا کہ کاش میری جماعت کے سبھی لوگ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کریں اور اپنے اوصاف حمیدہ اور دیگر کمالات روحانیہ کے باعث اپنی نظیر آپ ہوں اور ان کا وجود اہل دنیا کی ہدایت اور راہنمائی کا موجب ہو۔

اس میں شک نہیں کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ جماعت میں اور بھی بہت سے افراد ایسے پائے جاتے ہیں کہ جنہوں نے صدق و وفا، اخلاص اور ایثار و قربانی اور دیگر روحانی امور میں کمال کر دکھایا ہے اور جن کی زندگیاں نہ صرف اس دور کے لوگوں کے لئے قابل نمونہ ہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی ان کا وجود قابل رشک ہے۔

لیکن جیسا کہ گزشتہ سطور میں ذکر کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر احمدی زن و مرد، چھوٹے اور بڑے افراد جماعت میں ایک خاص تبدیلی دیکھنے کے متمنی تھے اور اس انقلاب کے لئے حضورؑ زندگی بھر دعائیں کرتے رہے چونکہ مامورین ربانی کی ایک حیثیت روحانی معالج کی بھی ہوتی ہے اس لئے وہ اہل زمانہ کے مختلف روحانی امراض کو مشاہدہ کرنے کے بعد بطور نسخہ ایسے ایسے پُرمعارف امور بیان فرماتے ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہونے سے انسان کی روحانی امراض کا علاج ہوتا اور اس کی اخلاقی اور عملی حالت میں ایک خاص تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم اور احادیث نبویؐ اور خدا تعالیٰ کی تازہ وحی کی روشنی میں خداداد ذہانت کے ذریعہ ایسے ایسے امورِ روحانیہ بیان فرمائے ہیں کہ جنہیں پڑھ کر اپنے تو اپنے دوسرے لوگ بھی متاثر ہوتے ہیں اور اچھے علم کلام کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس وقت ہم احباب جماعت کی توجہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ کلمات طیبات میں سے کچھ حصہ درج کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ہر احمدی بھائی اور بہن نہ صرف ان اقوال کو اپنے ملاحظہ میں ہی لائے بلکہ پوری کوشش کرے کہ ان امور پر عمل کیا جائے۔ خدا تعالیٰ اس امر کی ہم سب کو توفیق بخشے آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"تمہارا فرض ہے کہ سچی توبہ کرو اور اپنی سچائی اور وفاداری سے خدا کو راضی کرو تاکہ تمہارا آفتاب غروب نہ ہو اور تاریکی کے چشمہ کے پاس جانے والے نہ ٹھہرو اور نہ تم ان لوگوں سے ہو جنہوں نے آفتاب سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا پس تم پورا فائدہ حاصل کرو اور پاک چشمہ سے پانی پیو تا خدا تم پر رحم کرے۔

وہ انسان بدقسمت ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان لا کر وفاداری اور صبر کے ساتھ ان کی انتظار نہیں کرتا اور شیطان کے وعدوں کو یقینی سمجھ بیٹھتا ہے اس لئے کبھی ہلاک نہ ہو جاؤ اور تنگی اور عسر کی حالت میں گھبراؤ نہیں خدا تعالیٰ خود رزق کے سامان

[redacted]

فون ۶۰۲۰۹

لاہور میں آپ کا اپنا واحد اور جدید پریس

گن آرٹ پرنٹرز

پرنٹرز ◉ پبلشرز ◉ جدید طباعت

کا

بہترین مرکز

۶۸ فلیمنگ روڈ (عقب لاہور ہوٹل) لاہور

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر تمام بیرونی احباب جماعت کی خدمت میں

ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

◉ احمدیوں کی کپڑے کی مشہور دکان ◉

ملتان کلاتھ ہاؤس (رجسٹرڈ)

◉ ٹیلیفون نمبر ۲۵۱ ◉

چوک بازار ملتان شہر کو یاد رکھیں

مالکان

◉ چوہدری عبدالرحمن عبدالرحیم احمد ◉

یہ فرماتا ہے وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ۔

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء)

اسی طرح حضور علیہ السلام اپنے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے یوں گویا ہیں کہ:-

"تمہارا کام اب یہ ہونا چاہیئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادتِ الٰہی اور تزکیہ و تصفیہ نفس میں مشغول ہو جاؤ اس طرح اپنے تئیں مستحق بنا دو خدا تعالیٰ کی ان عنایات اور توجہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے اور پیشگوئیاں ہیں جن کی نسبت یقین ہے کہ وہ پوری ہوں گی مگر تم خواہ مخواہ ان پر مغرور نہ ہو جاؤ۔ ہر قسم کے حسد، کینہ، بغض، غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ اس لئے متقی بننے کی فکر کرو۔"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۵ اپریل ۱۹۰۲ء کی شام کو تقریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو موت سے بڑھ کر اور کوئی بیدار کرنے والی چیز نہیں ہے۔ جب انسان سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتا ہے۔ جس وقت انسان اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے گناہ بخش دیتا ہے پھر بندے کا نیا حساب چلتا ہے۔ اگر انسان کا کوئی ذرا سا بھی گناہ کرے تو وہ ساری عمر اس کا کینہ اور دشمنی رکھتا ہے اور گو زبانی معاف کر دینے کا اقرار بھی کرے لیکن پھر بھی جب اسے موقع ملتا ہے تو اپنے اس کینہ اور عداوت کا اس سے اظہار کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اس کی طرف آتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا اور رجوع برحمت فرماتا ہے اپنا فضل اس پر نازل کرتا ہے اور اس گناہ کی سزا کو معاف کر دیتا ہے اس لئے تم بھی اب ایسے ہو کر جاؤ کہ تم وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے نماز سنوار کر پڑھو خدا جو یہاں ہے وہاں بھی ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہاں ہو تمہارے دلوں میں رقت اور خدا کا خوف ہو اور جب پھر اپنے گھروں میں جاؤ تو بے خوف اور نڈر ہو جاؤ نہیں بلکہ خدا کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہیئے۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اور دیکھ لو کہ اس سے خدا تعالیٰ راضی ہو گا یا ناراض۔ نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماری جاویں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں۔ بہت لوگ ایسی ہی نماز پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں یہ کچھ نہیں۔

نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے اس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مدِنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو۔ اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے۔ اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے۔ اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو۔"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو اخلاق فاضلہ اور باہمی الفت و محبت سے زندگی بسر کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے یہ اصلاح نہیں ہوتی۔ زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں اس لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہیئے۔ دیکھو کوئی شخص ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نہیں کر سکتا جس کو وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں

عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے
ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرماویں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور
۹۰۔ فیروزپور روڈ۔ لاہور

لائلپور ٹمبر سٹور
راجباہ روڈ۔ لائلپور فون ۲۸۰۸

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس نو ماہ سولہ ۱۶ روپے

اپنا خیر خواہ سمجھتا ہے پھر وہ شخص کیسا بیوقوف ہے جو اپنے نفس پر بھی رحم نہیں کرتا اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے جبکہ وہ اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا اور اخلاقی قوتوں کی تربیت نہیں کرتا ہر شخص کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہئے ......

ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں جس کو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں جو سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے اگر عفو نہ کیا جائے ہمدردی نہ کی جاوے اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے پردہ پوشی کی جاوے جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔

(الحکم ۲۴ر اگست ۱۹۰۲ء)

نیز حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہماری جماعت کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو کیونکہ اگر سستی ہو تو پھر وضو کرنا بھی ایک مصیبت معلوم ہوتی ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے اگر اعمال صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کے لئے جوش نہ ہو تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔ ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے لیکن جو محض نام رکھ کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل اس جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آ جاوے گا کہ وہ الگ ہو جاوے گا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔"

(الحکم ۲۴ر مارچ ۱۹۰۳ء)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک موقع پر توبہ کا اصلی مفہوم بیان کرتے ہوئے اپنی جماعت کے دوستوں کو ان الفاظ میں خطاب فرماتے ہیں :-

"توبہ کے معنی ہی یہ ہیں کہ گناہ کو ترک کرنا اور خدا کی طرف رجوع کرنا۔ بدی چھوڑ کر نیکی کی طرف آگے قدم بڑھانا۔ تو ایک

لیڈیز پارچات
خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان
۸۵- انارکلی لاہور
الفردوس کلاتھ مرچنٹ
کو یاد رکھیں
ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں کریپ پرنٹ۔ کاٹن پرنٹ۔ ٹشو ساٹن۔ بروکیڈ شنیل، کشمیری شالیں اور سٹولز کا تازہ سٹاک موجود ہے۔ تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں
الفردوس کلاتھ مرچنٹ ۸۵- انارکلی لاہور

شربت خانہ ساز نزلہ زکام، بلغمی کھانسی، دمہ اور امراض سینہ میں بچوں بڑوں سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ شیشی نمونہ منگوا کر دیکھیں۔ تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

موت کو چاہتی ہے جس کے بعد انسان زندہ کیا جاتا ہے اور پھر نہیں مرتا۔ توبہ کے بعد انسان ایسا بن جاتا ہے کہ گویا نئی زندگی پا کر دنیا میں آیا ہے نہ اس کی وہ چال ہوتی نہ اس کی وہ زبان نہ ہاتھ نہ پاؤں سارے کا سارا نیا وجود ہوتا جو کسی دوسرے کے ماتحت کام کرتا ہوا نظر آجاتا دیکھنے والے جان لیں کہ یہ وہ نہیں ہے یہ کوئی اور ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ یقین جانو کہ توبہ میں بڑے بڑے ثمرات ہیں یہ برکات کا سرچشمہ ہے درحقیقت اولیاء اور صلحاء یہی لوگ ہوتے ہیں جو توبہ کرتے اور پھر اس پر مضبوط ہو جاتے ہیں وہ گناہ سے دور اور خدا کے قریب ہوتے جاتے ہیں کامل توبہ کرنے والا شخص ہی ولی قطب اور غوث کہلا سکتا ہے۔ اسی حالت سے وہ خدا کا محبوب بنتا ہے اس کے بعد بلائیں اور مصائب جو انسان کے واسطے مقدر ہوتی ہیں ٹل جاتی ہیں (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

پھر حضور ارشاد فرماتے ہیں۔

"یہ کہ عقل روح کی صفائی سے پیدا ہوتی ہے جس قدر انسان روح کی صفائی کرتا ہے اسی اسی قدر عقل میں تیزی پیدا ہوتی ہے اور فرشتہ سامنے کھڑا ہو کر اس کی مدد کرتا ہے مگر فاسقانہ زندگی والے کے دماغ میں روشنی نہیں آ سکتی۔ تقویٰ اختیار کرو کہ خدا تمہارے ساتھ ہو صادق کے ساتھ رہو کہ تقویٰ کی حقیقت تم پر کھلے اور تمہیں توفیق ملے۔ یہی ہمارا منشاء ہے اور اسی کو ہم دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہیں"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء کے "دربار شام" میں درسِ روحانیت دیتے ہوئے نہایت پیارے انداز میں فرماتے ہیں:۔

"انسان کو چاہیئے کہ ساری کدورتوں کو جلا دے اور صرف محبت الٰہی ہی کی کندن کو باقی رہنے دے خدا نے بہت سے نمونے پیش کئے ہیں آدم سے لے کر نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تک کل انبیاء اسی نمونہ کی خاطر ہی تو اس نے بھیجے ہیں تا لوگ ان کے نقشِ قدم پر چلیں۔ جس طرح وہ خدا تک پہنچے اسی طرح اور بھی کوشش کریں۔ سچ ہے کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

احباب جماعت! آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس اور پاکیزہ کلمات جو نہایت ہی بیش قیمت پند و نصائح کو اپنے اندر لئے ہوئے ہیں ملاحظہ فرمائے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو اس زمانے کے راستباز امام مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنی زندگیوں میں خاص تبدیلی پیدا کرنے کی فکر میں ہیں اور کتنے ہیں کہ جو اپنے فرائض سے غافل ہو رہے ہیں۔ یاد رکھئے کہ جو لوگ احمدیت کو قبول کرنے کے بعد اپنی عملی زندگی کو نیکی اور تقویٰ کے سانچے میں نہیں ڈھالتے اور ان راہوں پر قدم نہیں مارتے جو آسمانی تعلیم کی روشنی میں حضرت مسیح موعود

ہر قسم کا کاغذ اور گتہ
بازار سے رعائتی نرخوں پر خریدنے کے لئے
پیپر کارنر
گنپت روڈ
لاہور
پر
تشریف لاویں
فون نمبر دکان ۶۴۵۲۳
گھر ملک عبداللطیف ستکوہی ۶۲۵۱۶
گھر ملک محمد حنیف ۶۲۵۱۸

ہمدردِ نسواں (رجسٹرڈ) مرضِ اٹھرا کا بےنظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس چھ روپے

علیہ السلام نے ہمارے سامنے پیش فرمائی ہیں وہ یقیناً آج نہیں تو کل بارگاہِ خداوندی میں جواب دہ ہوں گے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جنہیں خدا تعالیٰ کے مامور مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ ذیل الفاظ میں خطرہ کا الارم دے رکھا ہے:-

"اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پُرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے حال سے بدتر ہوگا ...... جو جدا ہونے والے ہیں جدا ہو جائیں ان کو وداع کا سلام لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عنداللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے"

(اخبار الحکم ۱۷ جون ۱۹۰۳ء)

لیکن وہ لوگ جو وفاداری اور اطاعت شعاری اور اپنے اخلاص اور قربانی اور دیگر اوصاف کی وجہ سے خدامِ احمدیت بنتے ہیں ان کے لئے بڑے بڑے انعامات ہیں جو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں اور آخرت میں انہیں دے گا۔ اور وہ لوگ خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے وارث ٹھہریں گے وہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور عظیم الشان روحانی کارنامے رہتی دنیا تک درخشندہ رہیں گے اور آنے والے اسلام کے فرزند ان لوگوں کے حق میں درود و سلام بھیجیں گے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم عاجزوں کا بھی ایسے ہی مقبول بندوں میں شمار ہو۔

آمین اللّٰھم آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:-

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

ہر قسم کے سامان بجلی مثلاً پنکھے، موٹریں، پمپ، الیکٹرک کیبلز، سامان وائرنگ کے لئے

ملتان ڈویژن کی واحد بڑی دکان

پاور الیکٹرک کمپنی

فون ۲۷۳۸

(ڈسٹری بیوٹرز فلپس لیمپس اینڈ الائیڈ آئیٹمز برائے ملتان و بہاولپور ڈویژن)

بیرون حرم گیٹ ملتان شہر سے رجوع فرمائیں

پروپرائٹر، چوہدری عبد اللطیف قادیانی

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے خود اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس چھ روپے چھوٹی شیشی تین روپے

حبِ مفید النساء
عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا
قیمت فی شیشی برائے ایک ماہ پانچ روپے

حبِ مسان
سُرکے کی مجرب دوا
فی شیشی تین روپے

شہزین
خرابی جگر۔ کمزوری جسم اور
مرض اٹھرا کی دوا
قیمت ۳۲ خوراک چھ روپے

تسہیل ولادت
پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنیکی دوا
قیمت تین روپے

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا علاج کیا جاتا ہے
زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے

قدیمی — اوّلین — شہرہ آفاق
حبِّ اٹھرا رجسٹرڈ
مکمل کورس ۲۰/ بیس روپے

ہمارا اصول
- صاف ستھرے اجزاء
- دیانتدارانہ دواسازی
- عمدہ پیکنگ
- غریبانہ قیمت
- مخلصانہ مشورہ

اور

اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں

[redacted]

مقوی دماغ گولیاں
ذہنی کام کرنیوالوں کی بہترین معاون
قیمت فی شیشی پانچ روپے

زود جامِ عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی ۱۶ روپے

نرینہ اولاد گولیاں
سو فیصدی مجرب دوا
قیمت فی کورس پندرہ روپے

تریاقِ خاص
نوجوانوں کی صحت کا نگہبان
پانچ روپے

معین الصحت
تلی۔ تبض۔ خرابی جگر اور
یرقان کا علاج
قیمت ۱۶ دن کی خوراک پانچ روپے

مقوی دانت منجن
دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے کیلئے
قیمت فی شیشی ۵۰ پیسے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

بالمقابل ایوان محمود دربرہ

فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

بعض وفات یافتہ بزرگ اور سلسلہ احمدیہ کے ممتاز خدام

حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب سنوری
(تاریخ وفات [illegible] ۱۹۶۸ء)

حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
(تاریخ وفات ۲۱ جولائی ۱۹۶۸ء)

حضرت مولوی عبدالمنان صاحب [illegible]
(تاریخ وفات ۱۰ نومبر ۱۹۶۸ء)

محترم حافظ [illegible] (تاریخ وفات [illegible] ۱۹۶۸ء)

مربی سلسلہ محترم حافظ محمد عمر صاحب فاضل
(تاریخ وفات ۳ دسمبر ۱۹۶۸ء)

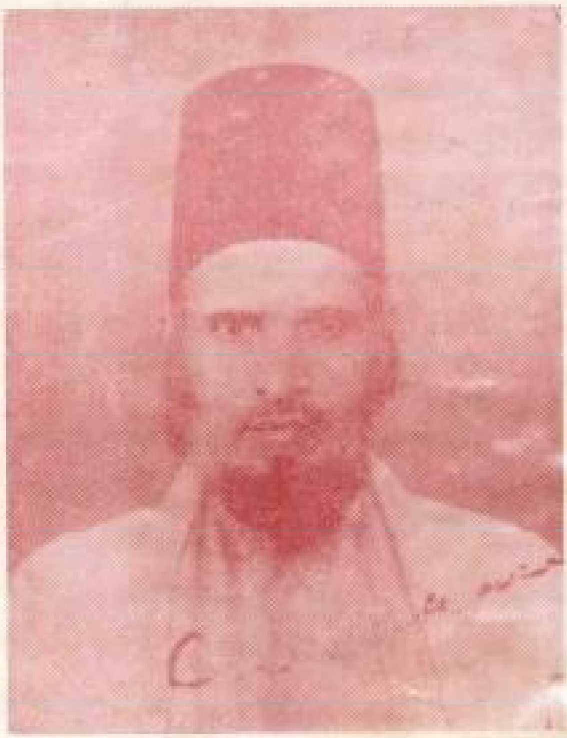

مبلغ اسلام محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب مالاباری
(تاریخ وفات ۹ دسمبر ۱۹۶۸ء)

محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب [illegible]
(تاریخ وفات [illegible])

محترم حکیم مولوی نظام الدین صاحب
(تاریخ وفات [illegible] ۱۹۶۸ء)

محترم [illegible] صاحب
(تاریخ وفات [illegible] ۱۹۶۸ء)

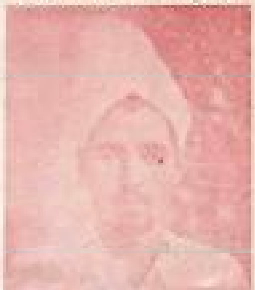

محترم [illegible]
(تاریخ وفات [illegible])

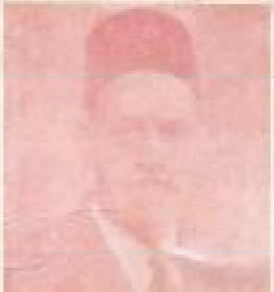

محترم [illegible] احمد صاحب
(تاریخ وفات ۷ جون ۱۹۶۸ء)

محترم عبدالصمد [illegible] صاحب درویش
(تاریخ وفات [illegible] اگست ۱۹۶۸ء)

محترم شیخ [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] (تاریخ وفات ۱۰ نومبر ۱۹۶۸ء)

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ کے خاص تحفے

زد جام عشق	طاقت کے لئے مشہور و معروف دوا۔ رعایتی قیمت	۱۸ — ۰۰
حب مقوی اعصاب	فالج، لقوہ، اعصابی دردوں اور وجع المفاصل کے لئے۔	۳ — ۰۰
وگروبین ٹانک	مولد خون، مقوی اعصاب اور مقوی معدہ۔	۵ — ۰۰
وگروجن ٹانک	امراض سینہ اور سردیوں کے لئے خوش ذائقہ ٹانک۔	۵ — ۵۰
معجون فلاسفہ	حکیم سید آغا احمد صاحب ترکستانی مرحوم کے مطب کا خاص نسخہ جو آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے لئے تیار کیا کرتے تھے مقوی اعضائے رئیسہ، مقوی باہ اور کثرت پیشاب کے لئے۔ فی پاؤ	۹ — ۰۰
سرمہ ممیرہ	نگہ، سرخی، جالا، ضعف بصارت اور جملہ امراض چشم کے لئے بے حد مفید ہے۔	۰ — ۷۵
تریاق بواسیر	خونی بادی بواسیر کے لئے مجرب دوا ہے۔	۱۰ — ۰۰
کوفیکس	نزلہ، زکام، کھانسی کے لئے خوش ذائقہ شربت۔	۱ — ۵۰
کفشی	کھانسی اور گلے کی خرابی کے لئے خوش ذائقہ ٹکیاں۔	۱ — ۰۰
فریگرنٹ اینٹی پمپل کریم	چہرہ کے کیل اور چھائیوں کے لئے مجرب کریم ہے۔	۳ — ۰۰
نور بوش	چہرہ کی خشکی، کیل اور چھائیاں دور کرتا ہے۔	۲ — ۰۰
شافتی	صحت و حسن کو قائم رکھتی اور اسقاط کا شافی علاج ہے۔	۷ — ۵۰
مفتسوم کارڈیل	امراض نسواں کا مکمل شافی علاج ہے۔	۹ — ۰۰
کارمون	بد ہضمی، درد شکم اور جملہ امراض شکم کے لئے خوش ذائقہ ٹکیاں۔	۲ — ۰۰
قرص صندلین	مصفی خون، خون پیدا کرتی اور رنگت کو نکھارتی ہے۔	۲ — ۰۰
اکسیر جگر	ضعف جگر، کمی خون اور سر میں چکر آنے کے لئے مفید ہے۔	۲ — ۰۰

تریاق سلیمانی کے متعلق ایک معتبر رائے

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری صحابی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"مَیں تریاق سلیمانی ایک مدت سے استعمال کرتا ہوں اور مجھے اس سے بہت فائدہ ہوا ہے میں ہمیشہ اس کی ایک شیشی اپنے پاس رکھتا ہوں میرے نزدیک امراض معدہ کیلئے بہت مفید اور خوش ذائقہ دوا ہے۔"

"تریاق سلیمانی" بدہضمی، درد شکم، تبخیر معدہ، ہیضہ، اسہال، قولنج، متلی، قے، بھوک نہ لگنا، قبض اور تبخیر معدہ کی وجہ سے اختلاج قلب میں بے حد مفید ہے۔ معدہ اور جگر کو طاقت دے کر بھوک بڑھاتا اور غذا کو جزو بدن بننے میں مدد دیتا ہے۔ ایک شیشی گھر اور سفر میں ہمیشہ پاس رکھئے اور فوری ضرورت کے وقت فائدہ اٹھائیے۔

قیمت: ایک روپیہ۔ دو روپے

مغربی پاکستان میں روزنامہ الفضل کی ایجنسیاں

مغربی پاکستان کے جن مقامات پر روزنامہ الفضل کی ایجنسیاں موجود ہیں ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ احباب کرام ان ایجنسیوں کے ذریعہ الفضل حاصل کر سکتے ہیں۔ (مینیجر)

۱۔ بشیر احمد صاحب ایجنٹ الفضل معرفت کریم میڈیکل ہال گول بازار لائلپور۔
۲۔ سمیع اللہ صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل سانگلہ ہل۔
۳۔ شیخ عنایت اللہ صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل وزیر آباد۔
۴۔ خواجہ اللہ دتہ صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل بڈھی بازار سیالکوٹ۔
۵۔ عبدالحکیم صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل ریل بازار اوکاڑہ۔
۶۔ عبدالرحمٰن خان صاحب ایجنٹ الفضل واحد بک ایجنسی گوگی روڈ کوئٹہ۔
۷۔ میاں صاحب عطاء الرحمٰن صاحب ابن ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور
۸۔ حکیم مرغوب اللہ صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل جلیل دواخانہ بازار شیخوپورہ۔
۹۔ بشیر احمد صاحب صحرائی ۳۲۔ ریل بازار گوجرانوالہ ماڈل ٹاؤن۔ گوجرانوالہ۔
۱۰۔ قریشی رشید احمد صاحب سرگودھا۔
۱۱۔ چوہدری نذیر احمد صاحب منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔
۱۲۔ ایم بی احمد اینڈ سنز پٹرول پمپ جھنگ صدر۔
۱۳۔ شیخ عبدالرحیم صاحب پان فروش ریلوے روڈ۔ جہلم۔
۱۴۔ عبدالرزاق صاحب گلی جوگیاں توالی ٹبہ ضلع سیالکوٹ۔
۱۵۔ مینیجر صاحب عارف نیوز ایجنسی کھاریاں کینٹ ضلع گجرات۔
۱۶۔ محمد صدیق صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔
۱۷۔ محمد ابراہیم صاحب گاس منڈی ساہیوال۔
۱۸۔ حنیف نیوز ایجنٹ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ۔
۱۹۔ ملک سعادت احمد صاحب کاظم ریڈیو۔ الراب روڈ۔ پشاور کینٹ۔
۲۰۔ ملک اللہ دتہ صاحب بمقام پنڈی رسول سٹیشن براستہ منڈی بہاؤالدین ضلع سرگودھا
۲۱۔ سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال میگزین لائن کراچی ۳
۲۲۔ ملک جی براور ز گولبازار۔ ربوہ۔

مسعود احمد جہلمی ... ابوالسلام ... ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا